صحیفۂ زہرا سلام اللہ علیہا

تالیف:

جناب جواد قیومی اصفہانی

امامیہ پبلیکیشنز لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صحیفۃ الزہراء سلام اللہ علیہا

مناجات اور ارشادات کا مجموعہ

تالیف:

جناب جواد قیومی اصفہانی

ترجمہ

جناب مولانا عبدالخالق اسدی

ناشر:

امامیہ پبلیکیشنز ۳۵۔ حیدر روڈ اسلام پورہ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب	:	صحیفۃ الزہراء سلام اللہ علیہا
تالیف	:	جواد قیومی اصفہانی
ترجمہ	:	مولانا عبدالخالق اسدی
ناشر	:	امامیہ پبلی کیشنز
طابع	:	معراج پرنٹرز
کمپوزنگ	:	سید قارب حسین زیدی
باراول	:	جون 2002ء
تعداد	:	500

ملنے کا پتہ

العصر اسلامک بک سنٹر

35-حیدر روڈ، اسلام پورہ، لاہور، فون: 7119027

ای۔میل: ippakistan@hotmail.com

فہرست

نمبر شمار		تفصیل	صفحہ نمبر
۱۔		عرض ناشر۔	۴
۲۔		مقدمہ مؤلف۔	۹
۳۔	**فصل اوّل**	آنحضرتؐ کی دعائیں۔	۲۹
۴۔	پہلا باب	ثنائے الٰہی میں آنحضرتؐ کی دعائیں اور حاجتیں	۳۱
۵۔	دوسرا باب	آنحضرتؐ کی نماز اور اس کے متعلق دعائیں	۳۹
۶۔	تیسرا باب	جنابِ سیدہؑ کی دعائیں حاجتوں کی برآوری میں۔	۱۰۹
۷۔	چوتھا باب	جنابِ سیدہؑ کی خطرات اور بیماریوں سے دور رہنے کیلئے دعائیں۔	۱۳۳
۸۔	پانچواں باب	دنوں اور مہینوں میں جنابِ سیدہؑ کی دعائیں۔	۱۴۱
۹۔	چھٹا باب	سونے کے آداب میں جنابِ سیدہؑ کی دعائیں۔	۱۵۷
۱۰۔	ساتواں باب	لوگوں کی تعریف یا مذمت میں جنابِ سیدہؑ کی دعائیں۔	۱۶۵
۱۱۔	آٹھواں باب	قیامت کے متعلق جنابِ سیدہؑ کی دعائیں۔	۱۷۵
۱۲۔	نواں باب	مختلف اُمور میں جنابِ سیدہؑ کی دعائیں۔	۱۹۵
۱۵۔	**فصل دوم**	جنابِ سیدہؑ کے خطبات۔	۲۰۹
۱۶۔	**فصل سوم(۱)**	جنابِ سیدہؑ کے ارشادات۔	۲۵۵
۱۷۔	**فصل سوم(۲)**	جنابِ سیدہؑ کے منتخب اقوال	۲۷۵
۱۸۔	**فصل چہارم**	جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کی خدمت میں استغاثے۔	۲۹۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

فاطمہؑ وہ کوثر ہے جو خدا نے انہیں عطا کی ہے۔

فاطمہؑ شجرہ طوبیٰ سے اٹھنے والی وہ خوشبو ہیں جسے شب معراج رسالت مآبؐ ہمراہ لائے تھے۔

فاطمہؑ شجرہ طوبیٰ کا وہ پھل ہے جسے شب معراج رسالت مآبؐ نے تناول فرمایا۔

فاطمہؑ وہ الہیات سے مانوس ہستی ہیں جو اپنی ولادت سے پہلے اپنی والدہ ماجدہؑ سے ہم کلام ہوتی تھی۔

فاطمہؑ ذبح عظیم کی مادر گرامی ہیں جس کی وجہ سے انہیں ام ابیہا بولا جاتا ہے۔

فاطمہؑ جنت کے جوانوں کے سردار حسنین شریفین کی مادر گرامی ہیں۔

فاطمہؑ مباہلہ نجران میں مرکزی نقطہ ہیں۔

فاطمہؑ باپ، شوہر اور بیٹوں کے درمیان حدیث کساء میں محور ہیں۔

فاطمہؑ ....

بل هی ام الکلمات المحکة   فی غیب ذاتها فکانت مبهمة

فی افق المسجد هی الزهراء   للشمس من زهرتها الضیاء

بل هی نور عالم الانوار   ومطلع الشموس ولا قمار

فاطمہ محراب عبادت میں ملکوت کو منور کرنے والی ہیں۔

فاطمہؑ بہشتی حوروں سے مانوس مخلوق ہے جس کے بازوؤں پر تازیانوں کے زخم ہیں۔

فاطمہؑ ایسی معصومہ ہیں جن کا غضب و رضا اللہ کا غضب اور رضا ہے۔

فاطمہؑ مرضیہ، محدثہ، طاہرہ، بتول اور منصورہ سماوات ہے۔

فاطمہؑ امام وقت کی غم گسار ہیں۔ سخت ترین حالات میں بھی حتیٰ کہ حضرت محسنؑ کی شہادت کے وقت بھی حضرت فضہؓ سے امیر المومنینؑ کے متعلق پوچھا۔

فاطمہؑ اس مہدیٔ برحق کی والدہ ہیں جو اہلبیت اطہار کا انتقام لینے والے ہیں۔

فاطمہؑ تسبیح و تہلیل کی صداؤں میں اونٹ پر سوار ہو کر محشر میں نمودار ہوں گی۔

فاطمہؑ اپنے حسینؑ کی قمیص لئے اپنے چاہنے والوں کی شفاعت کی خاطر بارگاہ ایزدی میں حاضر ہوں گی۔

عن الجواد عليه السّلام

يَا مُمْتَحِنَةُ اِمْتَحَنَكِ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَكِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَكِ، فَوَجَدَكِ لِمَا امْتَحَنَكِ صَابِرَةً، وَزَعَمْنَا اَنَّا لَكِ اَوْلِيَاءُ وَمُصَدِّقُونَ، وَصَابِرُونَ لِكُلِّ مَا اَتَانَا بِهِ اَبُوكِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاَتَانَا بِهِ وَصِيُّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَاِنَّا نَسْأَلُكِ اِنْ كُنَّا صَدَّقْنَاكِ اِلاَّ اَلْحَقْتِنَا بِتَصْدِيقِنَا لَهُمَا بِالْبُشْرَىٰ، لِنُبَشِّرَ اَنْفُسَنَا بِاَنَّا قَدْ طَهُرْنَا بِوِلاَيَتِكِ.

امام جواد علیہ السلام نے فرمایا

اے آزمائشوں سے گزرنے والی خاتون! خداوند تبارک وتعالیٰ نے آپ کی خلقت سے پہلے آپ کو آزمایا، امتحان لیا، اور اس امتحان میں آپ کو صابر پایا، اور ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہم آپ کی تصدیق کرنے والے اور آپ سے خصوصی ارادت رکھنے والے لوگ ہیں، اور جو کچھ آپ کے والد گرامی اور ان کے جانشین لائے ہیں اس پر صابر ہیں، پس اگر ہمارا یہ عقیدہ درست ہے تو ان دونوں کی تصدیق کے بدلے ہمیں اپنے ساتھ متصل فرما تا کہ اپنے آپ کو بشارت دے سکیں کہ آپ سے مودت اور دوستی کی وجہ سے پاک ہو گئے ہیں۔

التہذیب ۶: ۹

جمال الاسبوع ۶۸

بحار الانوار ۱۰۰: ۱۹۴

madblib.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمۂ مؤلف

اے زہرا عزیز آپ کی عظیم الشان بارگاہ میں ہدیہ پیش کرتے ہیں۔

اے محبوبہ خدا!

اے خاتم الانبیاء کے دل وجان وسکون!

اے دختر نبوت اور مادر ولایت!

اے زوجہ اور شریک حیات علیؑ!

اے عطائے خدائے سبحان اور قیمتی ترین کوثر قرآن!

اور اے جہان خلقت میں عظیم المرتبہ خاتون۔

اے ہم سب کے دل وجان سے پیاری، اگر اس دن آپ پر ظلم کیا گیا، اور پیغمبرؐ اسلام کے پڑے جنازے سے بھی شرم نہیں کی گئی، اور وحی اترنے والے گھر کی حرمت کا بھی لحاظ نہیں رکھا گیا، اور آپ کی زندگی کو انتہائی بے رحمی کے انداز میں بند دروازوں میں محصور کیا گیا، تو اب اپنی نگاہیں اٹھائیں اور دیکھیں کہ کس طرح لوگ آپ کے دکھوں میں بیٹھے پیٹتے ہیں۔

اگر اس دن آپ نے انتہائی دکھی دل سے فریاد بلند کی تھی، کیسی فریاد تھی گویا آپ کے غم میں ہمارے دل سے اٹھی، اور اے خدا اور اس کے رسول کی محبوبہ، اگر اس دن آپ سے یوں رویہ رکھا گیا تھا تو معجزہ خداوندی یہ ہوا کہ ان تمام پردہ پوشیوں کے باوجود زمانے کے گہرے بادلوں سے آپ کے چہرے کو نمایاں کیا اور لوگوں کو آپ سے آگاہ کیا۔

حضرت فاطمہؑ سے معرفت درحقیقت کتاب رسالت کے ایک باب سے معرفت ہوجانا ہے۔ جس کا مطالعہ معرفت روح اسلام کی راہ میں ایک کوشش ہے اور دنیا کا گرانقدر ذخیرہ ہے کیونکہ وہ وحی خدا کی گود میں پروان چڑھی اور پیغمبرؐ اسلام نے انہیں ام ابیہا کہہ کر افتخار بخشا۔ وہ اسلام کا ایک حصہ ہیں جو رسول اکرمؐ کے وجود پاک سے روشن ہوا۔ اور ان کی زندگی ہر مسلمان عورت بلکہ ہر دور کے صاحب ایمان انسان کیلئے نمونہ عمل ہے۔ کیونکہ حضرت فاطمہ زہرا آسمان معرفت کا آفتاب اور پرہیزگاری اور خداپرستی کا روشن باب ہیں، اور یہ روشنی کچھ گھنٹوں اور دنوں سے مخصوص نہیں ہے بلکہ اپنی ذمہ داریوں کے آغاز سے آج تک اور پھر رہتی دنیا تک اسلامی تربیت کے ساحل پر گوہر کی مانند چمکتی رہیں گی۔

وہ انسانی صورت میں فرشتہ ہیں جو عالم وجود میں بہترین انداز میں جڑا ہوا ہے، وہ تمام جہانوں کی عورتوں سے عظیم ہیں کہ ان کے نور کی شعائیں قیامت کے دن ہر جگہ پڑیں گی اور آخر کار یہ وہی فاطمہ ہیں جن کی ناراضگی سے خداوند تبارک وتعالی بھی ناراض اور رضاعت کے ساتھ راضی ہے، وہ گناہگاروں کی شفاعت کر کے انہیں ہمیشہ کے لئے جنت کا سزاوار بنائیں گی، وہ قیامت میں ہمارے لئے وسیلہ ہیں، یہ ساری باتیں ان کے فضائل ومناقب کی دنیا سے ایک جزو کو بھی نمایاں نہیں کرتیں۔

آپ کی ولادت

کسی بھی شخصیت کا زیادہ تعلق خاندان، والدین اور معاشرے سے ہوتا ہے۔ والدین اپنی گود سے ہی اولاد کی اساس اور بنیاد تشکیل دیتے ہیں اور اس کو اپنے روحانی اور اخلاقی سانچے میں ڈھال کر معاشرے کے حوالے کرتے ہیں۔

پیغمبرؐ اسلام جیسی عظیم الشان شخصیت جو روحانی برتری، اخلاق حسنہ، بلند ہمتی اور فداکاری اور شجاعت جیسے اوصاف سے مزین ہے، سے ہر مسلمان بلکہ کسی بھی صاحب دانا وبینا سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ان کی عظمت وبزرگی کیلئے یہی کافی ہے کہ خداوند تبارک وتعالی فرماتا ہے، اے محمدؐ آپ خلق عظیم کے مالک ہیں۔ آپ کی مادر گرامی خدیجہؑ نامی خاتون تھیں، جو سرمایہ دار عورت تھیں اور تجارت کرتی تھیں، بہت سے لوگ خدیجہؑ کیلئے تجارت کرتے تھے، جب انہوں نے پیغمبرؐ اسلام کو تجارت کی غرض سے منتخب کیا تو انکی ایمانداری اور صداقت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں، لہٰذا انہیں شادی کا پیغام بھجوایا کیونکہ حضرت خدیجہؑ نے بعض دانشمندوں سے سن رکھا تھا کہ یہ آخرالزمانؐ نبی ہیں۔

وہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے پیغمبرؐ اسلام کی دعوت پر لبیک کہا اور اپنی تمام تر دولت بغیر کسی شرائط کے ان کے اختیار میں دے دی، عائشہ کہتی ہیں کہ پیغمبرؐ اسلام ہر وقت خدیجہؑ کو خوبیوں کے ساتھ یاد کرتے تھے تو ایک دن میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ خدیجہؑ ایک بوڑھی عورت تھی جبکہ خدا نے اس سے بہتر خوبیاں آپ کو عطا کی ہیں، تو پیغمبرؐ اسلام غضبناک ہوئے اور فرمایا، خدا کی قسم، اس سے بہتر خوبیاں خدا نے مجھے نہیں

دیں، خدیجہ اس وقت مجھ پر ایمان لائیں جب دوسرے انکار کر رہے تھے، اس وقت میری تصدیق کی جب دوسرے مجھے جھٹلا رہے تھے، اور اس وقت اپنی تمام دولت میرے اختیار میں دی جب دوسروں نے مجھے محروم کیا، اور میری نسل کو اس کی اولاد سے قرار دیا۔

روایات میں ہے، کہ جب جبرئیل پیغمبر اسلامؐ پر نازل ہوتے تو عرض کرتے کہ بارگاہ ایزدی سے خدیجہؑ کو سلام پہنچا دیں اور انہیں کہیں خداوند تبارک وتعالیٰ نے بہشت میں ان کے لئے ایک خوبصورت محل تعمیر کیا ہے۔ ایک روز جبرئیل نازل ہوئے اور عرض کیا کہ خداوند تبارک وتعالیٰ نے سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ چالیس دن اور چالیس راتیں خدیجہؑ سے الگ ہو کر عبادت اور تہجد میں مشغول رہیں اور پھر پیغمبر اسلامؐ خداوند حکیم کے حکم کے مطابق چالیس دن تک خدیجہؑ کے گھر نہیں گئے، اس عرصے میں پیغمبر اسلامؐ راتوں کو نماز اور عبادت میں مصروف ہوتے اور دن میں روزے رکھتے۔ جیسے ہی چالیس دن پورے ہوئے فرشتہ آیا اور جنت سے لائی ہوئی غذا پیش کرتے ہوئے عرض کی آج رات اس بہشتی غذا سے تناول فرمانا، رسول خداؐ نے ان ہی جنتی اور روحانی غذاؤں سے روزہ افطار کیا، جیسے ہی پیغمبر اسلامؐ نماز کیلئے اٹھے، جبرئیل آئے اور عرض کی، کہ اے رسول خداؐ آج رات مستحبی نمازوں کو چھوڑ کر حضرت خدیجہؑ کے گھر جائیں، کیونکہ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ آپ کے صلب سے ایک پاکیزہ اولاد پیدا کرے۔

امام صادقؑ فرماتے ہیں جب سے خدیجہؑ نے رسول خداؐ سے عقد کیا، مکہ کی عورتوں نے آپؐ سے قطع تعلق کر لیا تھا اور آپ کے گھر آنا جانا بند کر دیا تھا، وہ اس وجہ سے غمگین رہتی تھیں، لیکن جیسے ہی حضرت فاطمہؑ سے حاملہ ہوئیں تو تنہائی کے غم سے نجات پا گئیں اور اپنے شکم میں موجود بچے سے مانوس ہو گئیں اور اس سے باتیں کرتی رہتیں۔ جبرئیل پیغمبر اسلامؐ اور حضرت خدیجہؑ کو خوشخبری سنانے کیلئے آئے اور کہا کہ اے پیغمبر اسلامؐ خدیجہؑ کے رحم میں ایک ایسی بیٹی ہے جس سے تیری نسل چلے گی، وہ پیغمبر دین کے پیشواؤں اور اماموں کی ماں ہوگی جو وحی کے منقطع ہو جانے سے تیرے جانشین ہوں گے، جیسے ہی پیغمبر اسلامؐ نے پروردگار جہاں کا پیام خدیجہؑ کو پہنچایا تو وہ بہت خوش ہوئیں۔

جی ہاں! پروردگار جہاں نے کچھ اس طرح کا ارادہ کر رکھا تھا کہ پاک و پاکیزہ نسل نبویؐ فقط فاطمہؑ سے ہی چلے اور یہ پاکیزہ زمین اس شرف و عزت والے درخت کو اپنے دامن میں پروان چڑھائے، نسل پیغمبرؐ ہی اولاد فاطمہؑ ہیں اور پیغمبرؐ کی ان پر خصوصی توجہ اس کی بہترین دلیل ہے۔

نام

امام صادقؑ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؑ کے نو نام ہیں، فاطمہ، صدیقہ، مبارکہ، طاہرہ، ذکیہ، راضیہ، مرضیہ، محدثہ، زہرا۔

آپ کے نام مختلف مناسبتوں سے رکھے گئے ہیں، اسم اور مسمی کے درمیان مطابقت توجہ طلب ہے اور یہاں پر فقط دو ناموں (فاطمہ، محدثہ) کے متعلق عرض کرنا ہے۔

نام اور شخصیت

اس بات کی تائید بہت سی روایات سے ملتی ہے۔

(الف)۔ لغت میں فطم کے معنی کاٹنے والا، جدا کرنے والا کے ہیں، اور فاطم اور فاطمہ بمعنی کٹا ہوا کے ہیں،

امام رضا علیہ السلام پیغمبر اسلام سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کیلئے فاطمہؑ نام رکھنے کی علت یہ ہے کہ وہ اور ان کے شیعہ جہنم کی آگ سے الگ ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ کے نام فاطمہؑ رکھنے کی علت یہ ہے آپؑ نے علم دودھ کے ذریعہ سے اخذ کیا ہے یعنی وہ علم و دانش کا مرکز ہیں۔

امام صادقؑ سے روایت ہے کہ آپ کا نام فاطمہ رکھنے کی علت یہ ہے کہ شر اور برائی آپؑ کے وجود اقدس سے جدا ہیں۔

(ب)۔ ان کے ناموں سے ایک نام محدثہ ہے، محدث وہ ہوتا ہے جس پر فرشتہ نازل ہو، جس طرح بارہ امام محدث تھے اسی طرح فاطمہؑ بھی محدثہ ہیں۔

امام صادقؑ سے روایت ہے کہ پیغمبر کی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا محدثہ تھیں البتہ پیغمبرؐ نہ تھیں، اسی وجہ سے ان کو محدثہ کہتے ہیں کیونکہ فرشتے آسمان سے اتر کر آپؑ سے ہم کلام ہوتے جس طرح مریم بنت عمرانؑ سے ہم کلام ہوتے تھے۔

روایات میں واضح طور پر اس موضوع کے متعلق آیا ہے۔ پیغمبرؐ اسلام کی رحلت کے بعد خداوند تعالیٰ نے آنحضرتؑ کی تسلی اور تشفی کیلئے فرشتوں کو آپؑ سے مانوس کردیا۔ حضرت جبرئیل آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آنحضرتؐ کی زندگی کے بعد ہونے والے واقعات کی خبر دیتے، حضرت علیؑ ان کو تحریری طور پر محفوظ کرلیتے۔ ان آثار کو مصحف فاطمہؑ کہتے ہیں، جو آئمہ سے ہوتے ہوئے اب امامِ زمان (عجل) کی خدمت میں ہیں۔

آپؑ کی تاریخ تولد اور اس کا تعین

فاطمہ زہراؑ انتہائی عظیم المرتبت والدین سے پیدا ہوئیں، لیکن تاریخ ولادت بلکہ سال ولادت بھی صحیح طور پر واضح نہیں ہے۔ مورخین فقط آپؑ کے بارے میں ہی متفق نہیں ہیں بلکہ ہادیان اور آئمہ معصومین کی تاریخوں اور مزید یہ کہ ان کی تاریخ تولد بلکہ پیغمبرؐ اسلام کی تاریخ وفات جیسے اہم ترین موضوع پر بھی متفق نہیں ہیں۔ بہر حال جو کچھ آسمانی ستارے کی تاریخ تولد کے بارے میں کہا گیا ہے، اس میں تین مشہور اقوال ہیں:

الف۔ بعثت سے پانچ سال قبل۔

ب۔ بعثت کے پانچ سال بعد پیدا ہوئیں۔ البتہ تمام راویوں اور علماء و محدثین کی باتوں میں ایک قوی اور قابل توجہ قرینہ پایا جاتا ہے جو واضح کرتا ہے کہ آنحضرتؑ کی ولادت بعثت کے بعد میں ہوتی ہے اور وہ قرینہ آپ کی ولادت اور معراج النبیؐ کے درمیان ارتباط سے ہے کیونکہ روایات میں آیا ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا ہے کہ شب معراج مجھے جنت سے سیب دیا گیا جس سے میری بیٹی زہراؑ کا وجود اقدس تشکیل پایا۔ علاوہ ازیں علمائے شیعہ معراج کو بعثت سے دو سال بعد سے لے کر

ہجرت سے چھ ماہ قبل تک لکھتے ہیں۔

دوسری طرف سے کتاب شریف امالی میں شیخ صدوق علیہ الرحمۃ سے روایت ہے کہ جناب سیدہؑ کی ولادت کے موقع پر قریش اور بنی ہاشم کی خواتین سے کوئی بھی حضرت خدیجہؑ کی مدد کیلئے نہیں آئیں۔ بلکہ کہنے لگیں کہ خدیجہؑ نے اس وقت ہماری بات نہیں سنی اور ابوطالبؑ کے یتیم بھتیجےؐ سے شادی کرلی۔

مسلمہ بات ہے کہ اگر تاریخ تولد کو بعثت سے پانچ سال بعد قبول کرلیں تو اس مدت میں تو یقیناً پیغمبرؐ مددگار رکھتے تھے بلکہ ایک طبقہ ایسا تھا جو دل وجان سے پیغمبرؐ کا شیدائی تھا اور حضرت خدیجہؑ غیر مسلموں سے امداد کی نیازمند ہی نہ تھیں اور یتیم ابوطالبؑ کے طعنے بھی بے بنیاد تھے۔

دوسری طرف سے چند شیعہ اور سنی روایات جناب فاطمہؑ کی ولادت کو خانہ کعبہ کی تعمیر نو کے ساتھ مربوط کرتے ہیں۔ یہ تعمیر نو والی داستان اور حجر اسود کے نصب کرنے میں پیغمبرؐ کو قاضی قرار دینے والی باتیں مسلماً بعثت سے پہلے یا اوائل بعثت میں تھیں کیونکہ بعثت کے پانچویں سال میں قریش پیغمبرؐ سے دشمنی رکھتے تھے، لہٰذا اس حکم کی قضا پیغمبرؐ کو نہ دیتے۔

شیعہ روایات میں اس طرح ہے کہ سیدہؑ بعثت سے پانچ یا دو سال بعد پیدا ہوئیں، جبکہ اہل سنت کی روایات بعثت سے پانچ سال پہلے والے قول کی تائید کرتی ہیں۔

حقیقی بات یہ ہے کہ بزرگ وعظیم المرتبت شخصیات کی تاریخ ولادت یا شہادت یا رحلت اتنی اہم نہیں ہوتی بلکہ جو چیز ایسے برجستہ اور عظیم المرتبت شخصیات کی زندگیوں سے آئندہ نسلوں کیلئے قابل توجہ ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ جان لیں کہ وہ بے نظیر لوگ کون تھے، کیسے زندگی بسر کرتے تھے اور اپنے دور میں اور آئندہ کیلئے معاشرے میں کیا اثر چھوڑ گئے ہیں۔

حضرت فاطمۃ الزہراؑ کا بچپن

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اپنی انتہائی شفیق ماں حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کی گود میں پرورش پائی اور پاکیزہ دودھ جو شرافت، نجابت، بردباری اور توحید پرستی جیسے صاف شفاف چشمہ اور مرکز

سے ملا ہوا تھا سیراب ہوتی رہیں۔ جناب سیدہ کی شیر خوارگی کے ایام اور بچپن صدر اسلام کے انتہائی خطرناک اور بحرانی ایام پر محیط ہیں۔ زندگی کا کچھ حصہ شعب ابی طالب میں گزرا۔ تقریباً تین سال تک آپ نے سوائے شعب ابی طالب کے کچھ نہ دیکھا۔

جب آپؑ اور بنی ہاشم شعب ابی طالب کی تنگ گھاٹی سے نجات پاتے ہیں اور اپنے گھروں کو واپس لوٹتے ہیں تو زندگی کے مناظر اور آزادی جیسی نعمتیں آپؑ کیلئے خوش کن تھیں لیکن افسوس کہ خوشی کے ایام دوام پیدا نہ کرسکے کیونکہ اپنی انتہائی شفیق ماں حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کے سایہ سے محروم ہو جاتی ہیں جس سے ان کی حساس روح افسردہ ہو جاتی ہے۔

ماں کی شفقت سے محرومی کے بعد پیغمبرؐ اسلام کی محبت آپ سے بڑھ گئی۔ روایات میں وارد ہوا ہے کہ رسولؐ خدا جب تک آپؑ کو پیار نہ کر لیتے، سوتے نہیں تھے۔

اس قسم کے حادثات اور مسلسل مشکلات ممتاز اور عظیم لوگوں کیلئے فقط روح کی تقویت کا سبب ہوتے ہیں بلکہ ان کی اندرونی استعداد اور پوشیدہ صلاحیتوں کو ابھارتے ہیں اور مشکلات کے مقابلے میں پائیداری کا سبب بنتے ہیں۔

جی ہاں! حضرت فاطمہؑ کی زندگی میں موجود بحرانوں اور سختیوں نے نہ فقط ان کی روح کو متاثر کیا بلکہ ان کی صلاحیتوں کو جلا بخشی اور ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے میں مدد دی۔

آپؑ کے وجودِ اقدس میں انسانیت، جوانمردی، عفت و بزرگواری جیسے خواص جو کسی خاتون میں ممکن نہیں ہو سکتے تھے، موجود تھے۔ وہ خود فخر و مباہات کرتے ہوئے کہتیں کہ میں نے مدرسۂ نبوت میں تربیت پائی ہے اور رسالت کی درس گاہ میں کمال پایا ہے۔

اس گھر میں جو فرشتوں کے اترنے کا محل اور وحی کے نزول کی جگہ تھی پرورش پائی اور اپنے والد اور شوہر جو مجسمہ انسانِ کامل تھے، ان سے استفادہ کیا۔ حضرت ابوبکر سے گفتگو کے دوران جس انداز میں آیات قرآنی سے استفادہ کیا یہ ایک حقیقت کو ظاہر کر رہی ہے کہ آپؑ قرآن کی آیات پر مکمل عبور رکھتی تھیں،

ایسے کیونکر نہ ہو جبکہ رسولؐ خدا کی زبان اقدس سے قرآن سنتی تھیں اور پیغمبرؐ اور علیؑ کے وجود میں اس کی تجلیاں دیکھتی تھیں۔ اپنی روح کو قرآن کے مفاہیم کے ساتھ منطبق کرتے ہوئے احکام اور اپنے وظائف کا اس سے استخراج کرتی تھیں کیونکہ آپ بھی اہل بیتؑ کی طرح فصاحت و بلاغت سے بہرہ مند تھیں۔ اپنی گفتار کی قوت سے دلوں پر حکمرانی کرتی تھیں، زورِ بیان سے جانوں کو اپنے اختیار میں لے لیتی تھیں اور بہترین انداز میں بات کرتی تھیں۔ یہ ساری باتیں ابوبکر سے فدک اور امر خلافت میں بحث کرتے ہوئے واضح کی تھیں۔

جناب فاطمۃ الزہراؑ کی شادی

جب سے آسمان رسالتؐ سے خورشید رخ "زہراؑ" نمودار ہوا اور پھر جلالت وعظمت کے افق پر کامل ہوا تو تمام لوگوں کی فکریں اور نگاہیں آپ کی طرف تھیں۔

اصحاب پیغمبرؐ چونکہ آپ کی اہمیت سے واقف تھے اور جانتے تھے اس لئے دروازۂ رسالتؐ پر شادی کے پیغام بھیجے لیکن پیغمبرؐ ہر بار ٹال جاتے تھے۔

کفو کی تشخیص کوئی معمولی کام نہیں بلکہ انسان اس کو سمجھنے سے عاجز ہے فقط وہ ذات جو لوگوں کے ضمیروں سے آگاہ ہے جانتا ہے کہ کون کس کا کفو ہے اور موجودات عالم میں کون کس کے برابر ہے۔

اس حوالے سے حضرت فاطمہؑ کا انتخاب امیر المومنین کے لئے ایک الٰہی انتخاب ہے۔ زہراؑ کیلئے شوہر اور کفو خود ذاتِ احدیت نے چنا۔ اس آسمانی نکاح کا خطبہ خود پروردگار نے پڑھا اور اس ازدواجِ مقدس کے گواہ ذاتِ پیغمبرؐ اسلام اور حضرت جبرئیل اور خود فرشتے ہیں۔

آپ کے مقام و مرتبہ کے بارے میں جہالت اور ناواقفی کی وجہ سے عمرؓ اور ابوبکرؓ جیسے لوگ رشتے کے پیغام بھیجتے تھے۔ لیکن پیغمبرؐ اسلام سب کے جواب میں یوں فرماتے کہ فاطمہؑ کنیز خدا ہے، لہٰذا میں اس میں کسی قسم کا اختیار نہیں رکھتا، تنہا خداوند قدوس جانتا ہے کہ زہراؑ کیلئے کفو اور ہمسر کون ہے۔

چھٹے امام علیہ السلام فرماتے ہیں:

''لو لا ان امیر المومنین تروجها لها کان لها کفو الی یوم القیامة علی وجه الارض ادم فمن دونه''۔

''اگر حضرت علی علیہ السلام حضرت زہرا سلام اللہ علیہا سے عقد نہ کرتے تو حضرت آدم سے لے کر قیامت تک آپؑ کے لئے کفو پیدا نہ ہوتا''۔

جنابِ فاطمہؑ کی ازدواجی زندگی

جس طرح آپؑ کی پوری زندگی نمونہ ہے۔ آپؑ نے شوہر کے گھر میں بھی بے نظیر زندگی گزاری۔ بعینہ اسی طرح ان کے شوہر، والد اور فرزند نمونہ تھے۔

حضرت علیؑ اور حضرت زہراؑ کی باہمی زندگی پیغمبرؐ اسلام کے ارشادات کے سائے میں گزری۔ وہ دونوں زندگی کے معاملات میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے تھے۔ معاشی مشکلات ان کے دامن گیر رہیں۔ حتیٰ کہ خدمت گزار اور نوکر رکھنے کے لئے مالی وسائل نہ تھے جو حضرت علیؑ کو مشکل اور سخت کاموں میں مدد دے۔ ایسا بہت کم ہوا ہے کہ یہ شفیق اور مہربان میاں بیوی خنک اور چھوٹے بستر پر سردی کی وجہ سے چین سے سو سکے ہوں۔ اگر اوڑھنی کو پاؤں پر ڈالیں تو سر خالی اور اگر سر کو چادر میں کریں تو پاؤں ننگے ہو جاتے۔ حضرت زہراؑ طبعاً بے نیاز اور پرسکون تھیں۔ انہوں نے اپنے والد گرامیؐ سے سن رکھا تھا کہ حقیقت میں بے نیازی ثروت سے نہیں ہوتی بلکہ بے نیازی انسان کی طبیعت اور نفس کے غنی ہونے میں مضمر ہے۔

اسی طرح اپنے والد گرامیؐ سے سن رکھا تھا کہ خداوند قدوس چاہتا تھا کہ مکہ کے بیابانوں کو سونے سے بھر کر مجھے دے۔ لیکن میں نے عرض کیا: پروردگار! میں پسند کرتا ہوں کہ ایک دن خالی پیٹ رہوں تو دوسرے دن سیر ہو کر کھاؤں تا کہ جس دن خالی پیٹ رہوں، تیری بارگاہ میں تضرع اور عرض نیاز کروںؐ اور جس دن سیر ہوں، تیری حمد و ثنا اور نعمتوں پر شکر بجالاؤں۔

انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ ایک دن پیغمبرؐ اسلام نے ہم سے پوچھا کہ عورتوں کیلئے سب سے اچھی چیز کیا ہے؟ کوئی بھی اس کا جواب نہیں جانتا تھا۔ حضرت علی علیہ السلام فوراً حضرت فاطمہؑ کے

پاس آئے اور ان سے سارا ماجرا بیان کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: کہہ کیوں نہیں دیا کہ عورتوں کے لئے بہترین چیز یہ ہے کہ وہ نامحرم کو نہ دیکھے اور نامحرم اس کو نہ دیکھ سکیں۔

حضرت علیؑ نے واپس آ کر پیغمبر اسلامؐ کے سوال کا جواب عرض کر دیا۔ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا کہ اے علیؑ! کس نے آپ کو اس کا جواب بتلایا ہے؟ فرمایا حضرت فاطمہؑ نے۔ اس وقت پیغمبرؐ نے فرمایا: حقیقتاً فاطمہؑ میرے بدن کا ٹکڑا ہے۔

کچھ ہی عرصے بعد اس معمولی سے گھر کو انتہائی پیارے اور روح افزا بچوں نے روشن کر دیا، لہٰذا یہ نیک میاں بیوی حسنؑ، حسینؑ اور محسنؑ اور زینبؑ و ام کلثومؑ جیسی اولاد کی نعمت سے سرفراز ہوتے ہیں۔

تینوں بیٹوں کے نام پیغمبرؐ نے رکھے جبکہ دونوں صاحبزادیوں کے نام حضرت زہراؑ نے رکھے۔

سایۂ پدری سے محروم ہونا

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے ابھی زندگی کی کچھ ہی بہاریں گزاری تھیں کہ ایک واقعہ نے ان کی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کئے اور وہ واقعہ پیغمبر اسلامؐ کی رحلت ہے۔

حضرت زہراؑ، پیغمبر اسلامؐ کی بیماری کے دوران ہمیشہ ان کی خدمت میں رہیں۔ جیسے ہی دہن مبارک پیغمبرؐ سے یہ فرماتے ہوئے سنا: "تمہارے غم و دکھ"، تو دکھ بھرے لہجے میں فریاد بلند کی: "کیسے غم و دکھ؟"

پیغمبر اسلامؐ حضرت فاطمہؑ کی حالت زار پر پریشان ہوئے تو اپنی بیٹی کے دل کو آرام پہنچانے کیلئے فرمایا: اے بیٹی! آج کے بعد باپ کیلئے پریشان نہ ہونا۔

حضرت فاطمہ زہراؑ کو یاد آنے لگا کہ والد نے بڑے رازدارانہ انداز میں فرمایا تھا کہ بیٹی تیری موت کا وقت بھی نزدیک ہے، اور اہل بیت علیہم السلام میں سب سے پہلے مجھ سے ملاقات کرے گی۔ مزید یاد آیا کہ پیغمبرؐ نے مجھے بشارت دی تھی کہ اے فاطمہؑ جان! کیا اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ سیدۃ النساء العالمین ہیں، حضرت زہراؑ والد کی وفات کے بعد کبھی نہیں ہنسی بلکہ اس قدر زیادہ روئیں کہ تاریخ کے چھ زیادہ رونے والے افراد میں شمار ہونے لگیں اور اس قدر زیادہ روتیں کہ اہل مدینہ تنگ آ کر مطالبہ کرتے

کہ یا دن میں روئیں یا رات میں روئیں۔ آخر کار جناب سیدہؑ رونے کیلئے جنت البقیع جاتیں۔ ایک مرتبہ اپنے والد کے غم میں یوں اشعار پڑھے:

ماذا علی من شم تربة احمد

ان لا یشم مدی الزمان غوالیا

قل للمغیب تحت اطباق الثری

ان کنت تسمع صرختی ندائیا

صبت علی مصائب لوانها

صبت علی الایام صرن لیالیا

قد کنت ذات رحمی بظل محمد

لا اخش من ضیم و کان حما لیا

فالیوم اخضع للذلیل واتقی

ضیمی، وادفع ظالمی بردائیا

فاذا بکت قمریة فی لیلها

شجنا علی غصنٍ بکیت صباحیا

فلا جعلن الحزن بعدک مونسی

ولا جعلن الدمع فیک و شاحیا

”کیا پرواہ ہے اس کو جو پیغمبر کی مٹی سے ایسی خوشبو سونگھے، گویا تمام عمر ایسی خوشبو نہیں سونگھی۔ اے خاک کے نیچے اپنے رخ کو چھپانے والے ابولو کیا میرے نالہ وفریاد کی آوازیں سن رہے ہو؟ مجھ پر ایسی مصیبتیں آئیں کہ اگر یہ روشن دنوں پر آتیں تو وہ اندھیری راتوں میں بدل جاتے۔ میں جب تک پیغمبرؐ کے سایہ اور ان کی حمائیت وتائید میں تھی، کسی دشمن اور کینہ پرور سے نہیں ڈرتی تھی لیکن آج ذلیل لوگوں کے

سامنے عاجز ہوں اور ڈر رہی ہوں کہ مجھ پر ظلم کیا جائے جبکہ اکیلی خود دفاع کر رہی ہوں۔ جب پرندے ہنگامہ رات میں اپنے اپنے آشیانوں سے گریہ و نالہ بلند کرتے ہیں تو میں بھی بار بار آہ و فغاں کرتی ہوں۔ اے پدر جان! تیرے غموں کو اپنے لئے مونس قرار دیا ہے اور تیرے سوگ میں غم میرے دامن سے متصل ہو گیا ہے''۔

فاطمہ زہرؑا اپنے شفیق اور مہربان والد کی وفات پر بہت زیادہ روتی تھیں۔ دل کی گہرائیوں سے اٹھنے والی حسرتیں اور آہیں کھلی فضا میں بکھر جاتیں۔

جب پیغمبرؐ اسلام کے جنازے کو قبر میں اتار چکے تو ایک صحابی سے یوں کہا: کس طرح تیرا دل پیغمبرؐ اسلام کو منوں مٹی تلے اتارنے کے لئے راضی ہوا! اور ایک دم اس طرح فریاد بلند کی:

اغبر آفاق السماء و کورت
شمس النهار والظلم العصران
والارض من بعدی النبی
اسفاعليه كثيرة الرجفان

''آسمان کے کنارے بکھرے گئے ہیں اور سورج دن کی تاریکی میں ڈوب گیا ہے اور دنوں نے اندھیری راتوں کا سماں ڈھال لیا ہے۔ زمین ان کی وفات کے بعد ان پر اظہار تاسف کے لئے غمگین تھی اور لرز رہی تھی''۔

جنابِ سیدہؑ کی شہادت

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا پیغمبرؐ اسلام کے بعد نوے دن یا پچھتر دن زندہ رہ سکیں۔ اس عرصے میں کسی نے ان کو خوش نہیں دیکھا۔ کہتے ہیں کہ اپنی زندگی کے آخری روز اپنے معمول سے بستر پر دراز ہوئیں تو کئی گھنٹوں تک سوتی رہیں۔ اس دوران اپنے والد گرامی کو خواب میں فرماتے سنا: اے پیاری بیٹی! میری طرف آؤ میں تجھ سے ملنے کا مشتاق ہوں۔ تو میں نے عرض کی کہ میں آپ کے دیدار کیلئے بہت زیادہ مشتاق

ہوں۔ پھر پیغمبرؐ اسلام نے فرمایا: تو آج رات میرے پاس ہوگی۔ حضرت زہراؑ جب نیند سے بیدار ہوئیں اور آنکھیں کھولیں تو طبیعت میں تازگی لوٹ آئی گویا آپ کیلئے بہترین زندگی موت سے کچھ دیر پہلے تھی۔ وہ اس وجہ سے کہ بہت جلد غموں اور دنیا کے دکھوں سے نجات پا کر اپنے والد گرامیؐ سے ملاقات میں خوشی کا احساس کر رہی تھیں تو دوسری جانب ان کے دل کو آگ لگی تھی کہ انتہائی مہربان اور شفیق شوہر کو چھوڑنے والی ہیں۔ وہ شوہر جو دشمنوں اور قساوتوں سے بھری دنیا میں سوائے خدا کے اور حضرت زہراؑ کے کوئی ہمدم و غمگسار نہیں رکھتا تھا۔ ان سنگین حالات میں حضرت زہراؑ مرضیہ ان کی حامی و ناصر اور دفاع کرنے والی تھیں۔ آج اگر وہ دنیا سے چلی جائیں تو ان کی جگہ کون لے گا؟ اپنی چھوٹی چھوٹی اولاد کا مسئلہ ذہن میں تھا۔ آپ کے ناموں میں ایک نام "حانیہ" ہے کیونکہ آپ اپنے شوہر اور اولاد کے متعلق بہت مہربان اور شفیق ہیں اور وہ بہت جلدی اپنے دل کے ٹکڑوں سے علیحدہ ہونے والی ہیں۔ اس کی رضاعت کے ساتھ راضی تھیں۔

وہ اب قریب المرگ تھیں لیکن کینہ پرور لوگوں کے کینے، حسد، قساوتوں اور سنگدلی سے، خصوصاً وہ لوگ جو منافقانہ انداز میں کہ دائرۂ ایمان میں داخل ہوئے اور اسلام پر پشت سے خنجر گھونپنے والوں سے، دل پارہ پارہ ہو چکا تھا۔

وہ زہراؑ جو صبر و بردباری کا مجسمہ ہیں، آج موت کی آرزو کر رہی ہیں اور لقاء اللہ کی امید لئے بیٹھی ہیں۔ انہوں نے اپنے والد کی رحلت کے بعد ایک بھی خوشی کا لمحہ نہیں دیکھا بلکہ جب سے پیغمبرؐ اسلام بستر بیماری پر تھے، آپ نے دیو سیرت انسان نما چہروں کو دیکھا تھا جن کے خیالات سے خیانت جھلک رہی تھی کہ وہ پیغمبرؐ اسلام کی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے متعلق وصیتوں کو روندتے ہوئے اسلام کو اپنے صحیح راستے سے منحرف کر دیں گے۔ ان کا دل اس بات سے بوجھل تھا کہ مسلمانوں نے اپنی بیٹی اور داماد کی حمایت میں آواز بلند نہیں کی۔ وہ بستر بیماری پر ایسی موت کے استقبال میں ہیں جو اپنے وقت کے امام اور شوہر اور بیٹیوں کی حمایت میں آ رہی ہے۔ اور وہ ایسی موت کا استقبال کر رہی ہیں جو پیغمبرؐ اسلام کی فریاد قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ کے مقابل میں مسلمان اپنے رہبر اور مقتداء کو کیسے

جواب دیتے ہیں۔ ہاں! وہ وراثت جو پیغمبرؐ اپنے بدن کے ٹکڑے کے لئے چھوڑتے ہیں غصب کر لیتے ہیں اور اہل بیتؑ کے گھر کو آگ لگا دیتے ہیں اور حضرت زہراؑ کو دروازے اور دیوار کے درمیان دبا دیتے ہیں، حتیٰ کہ چھ ماہ کے محسن کی موت کا سبب بنتے ہیں۔ اس بے کسی کی حالت میں اپنی کنیز حضرت فضہ کو اپنی پناہ گاہ سمجھ کر کہتی ہیں اے فضہ مجھے اٹھاؤ، میرا محسن شہید ہو گیا ہے۔

وہ بستر پر ایسی موت کے استقبال میں ہیں جو ایسے لوگوں کی طرف سے آ رہی تھی جنہوں نے اپنے دونوں کانوں سے پیغمبرؐ کی زبانی سن رکھا تھا کہ جس نے فاطمہؑ کو اذیت دی گویا اس نے مجھے اذیت دی اور حضرت زہراؑ کی ناراضگی گویا خدا کی ناراضگی ہے۔

وہ لوگ جن کی آنکھوں کو دنیا کی چند روزہ زندگی نے پر کر رکھا تھا اور دنیاوی مقام و منصب سے عشق نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا، گویا اپنے رب کو بھی بھول گئے۔ وہ لوگ اپنے آپ کو مسلمانوں کے امور کا ناخدا سمجھ بیٹھے ہیں۔ حقیقت میں ابھی تک کفر کی زنجیر ان کی گردنوں میں آویزاں ہے۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ دین الٰہی کو ایسے لوگوں کے حوالے کیا جائے جو کفر و بت کی پرستی کے گرداب میں غوطہ زن رہے ہوں اور پتھروں اور لکڑی سے بنے بتوں کے سامنے سربسجود رہے ہوں اور ان کا اعمال نامہ ہر قسم کی نجاست اور غلط کاریوں سے پر ہو؟

کیا یہ ہو سکتا ہے کہ دین خدا کو ایسے لوگوں کے حوالے کر دیا جائے جن کی پوری زندگی میں روشنی کا نشان تک نہ ہو؟ پردے کے پیچھے تو عورتیں بھی اپنے آپ کو دانا سمجھتی ہیں۔ جنگوں میں انتہائی ذلت کے ساتھ فرار کرتے تھے اور اپنے پیغمبرؐ پر انتہائی ناروا کاموں کی وجہ سے الزام لگاتے تھے اور معارف قرآن سے ناواقف تھے گویا قرآن پڑھا ہی نہیں ہے۔

وہ ایسی موت کے استقبال میں ہیں کہ گویا اپنے شوہر نامدار اور اپنی پیاری اولاد سے جدائی کا وقت آن پہنچا ہے۔ جیسے ہی اٹھنے کی سکت ختم ہوتی نظر آئی تو اپنے بستر بیماری سے اٹھتی ہیں اور گھر کے کام کاج میں مشغول ہو جاتی ہیں۔ اتنے میں امیر المومنین علی علیہ السلام گھر میں آتے ہیں اور کام کرنے کی وجہ پوچھتے

ہیں۔ بی بی اپنا خواب نقل کر دیتی ہیں۔

اب وہ وقت آن پہنچا ہے کہ بی بی تمام مدت سے دل میں رکھے ان تمام واقعات سے اپنے شوہر نامدار کو آگاہ کریں اور اپنی وصیتیں کریں۔ حضرت علیؑ سب کو کمرے سے باہر بھیج دیتے ہیں اور خود اپنی شفیق رفیقۂ حیات کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں: اے چچا کے بیٹے! پوری زندگی میں مجھ سے جھوٹ اور خیانت نہیں دیکھی ہوگی اور مزید یہ کہ اس عرصے میں کسی بھی وقت آپ کی مخالفت نہیں کی۔ حضرتؑ نے فرمایا: آپؑ اس سے کہیں زیادہ دانا، متقی اور عزت دار ہیں کہ میں آپؑ کو اپنی مخالفت کرنے پر سرزنش کروں۔ آپؑ سے جدائی میرے لئے بہت سخت اور دشوار ہوگی لیکن کیا کریں کہ موت سے کسی کو گریز نہیں۔ خدا کی قسم آپؑ کے جانے سے رسولؐ خدا کی مصیبت دوبارہ زندہ ہو جائے گی۔

اناللہ وانا الیہ راجعون. یہ بہت بڑی مصیبت ہے۔ اس مصیبت میں کوئی مددگار نہیں ہے اور ایسا غم ہے جو اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: میں آپ کو وصیت کرتی ہوں کہ میرے جنازے میں جنہوں نے مجھ پر ظلم کیا، شریک نہ ہوں۔ ہرگز ایسے لوگوں میں سے کوئی مجھ پر نماز جنازہ نہ پڑھے۔ مجھے آدھی رات میں جب آنکھیں بند ہو جائیں اور لوگ سو جائیں، دفن کرنا۔

- بعض روایات سے یوں استفادہ ہوتا ہے کہ وقتِ احتضار میں امیر المومنینؑ گھر میں نہیں تھے۔ فقط حضرت اسماء گھر میں تھیں اور دنیا سے چلے جانے کے بعد امام حسن اور امام حسین علیہما السلام گھر میں آئے اور حضرت اسماءؓ سے کہتے ہیں کہ ہماری ماں پہلے تو اس وقت میں نہیں سوتی تھیں۔ وہ جواب دیتی ہیں: اے فرزندانِ رسولؐ خدا! آپ کی ماں سوئی نہیں بلکہ دنیا سے جا چکی ہیں۔

یہ بات سنتے ہی بچوں نے فریاد بلند کی اور ماں کے جنازے پر گر پڑے اور اپنی ماں سے گفتگو کی۔ اتنے میں حضرت اسماء بچوں سے امیر المومنینؑ کو مسجد سے بلانے کے لئے کہتی ہیں۔ حضرت علیؑ اپنی وفادار رفیقۂ حیات کے پاس بیٹھ کر کہتے ہیں کہ آج کے بعد کس سے دل کی بات کروں گا؟ پیغمبرؐ اسلام کی وفات کی طرح آج پھر مدینہ کے لوگوں نے رونے اور بینوں کی آوازیں سنیں۔ لوگ اس انتظار میں تھے کہ

تشیع جنازہ میں شریک ہو کر نماز جنازہ پڑھیں گے۔ لیکن امیر المومنینؑ نے تشیع جنازہ میں تاخیر کر دی تا کہ وصیت کے مطابق عمل کیا جائے۔

جب مدینے والے سو گئے اور خاموشی چھا گئی۔ امام علیہ السلام نے اس نحیف سے بدن کو جو چاند کی طرح کمر خمیدہ تھیں، غسل و کفن دیا اور پیغمبر اسلامؐ کے دیئے ہوئے بہشتی حنوط سے حنوط کیا۔ ان مراحل کے بعد امیر المومنینؑ نے اپنی اولاد کو آواز دی: اے حسنؑ، حسینؑ، اے زینبؑ، اے کلثومؑ! آؤ اور اپنی ماں سے الوداع کر لو کیونکہ جدائی کا وقت آن پہنچا ہے۔ پھر اس کے بعد جنت میں ان سے ملاقات کرو گے۔ بچے گویا اسی انتظار میں تھے۔ جلدی سے آئے اور خود کو ماں کے جنازے پر گرا دیا۔ پھر آہستہ آہستہ رونا شروع کیا یہاں تک کہ ماں کے کفن کو آنسوؤں سے تر کر دیا۔

بہر حال حضرت زہراؑ کے لئے قبر تیار کی گئی جس کی جگہ کسی کو بھی معلوم نہیں اور ایسے ہی امام زمانہ عجل اللہ کے ظہور تک مخفی رہے گی۔ فضائل و مناقب کے مجموعہ کو دفنانے کے بعد امیر المومنینؑ یوں گویا ہوئے: اے زمین! اپنی امانت تیرے حوالے کی۔ یہ رسولؐ خدا کی بیٹی ہے۔ اے فاطمہؑ! تجھے اس کے حوالے کرتا ہوں جو مجھ سے زیادہ شائستہ اور حق دار ہے اور جس سے خدا راضی ہوتا ہے، میں بھی اسی سے راضی ہوں۔

امیر المومنینؑ اپنی زندگی کے سخت ترین دور سے گزر رہے تھے کیونکہ اپنی زندگی کی شروعات میں ہی قیمتی ترین متاع اپنے ہاتھ سے دے چکے تھے۔ ان دکھ بھرے لمحات میں حضرت علیؑ قبر سے مٹی کو ہاتھ میں اس انداز میں مسل رہے ہیں اور آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور کہہ رہے ہیں:

السلام علیک یا رسول اللّٰہ عنی، السلام علیک عن ابنتک وزائرتک ولبائتة فی الثری بقعتک، والمختاره اللّٰہ لھا سرعة اللحاق بک، قل یا رسول اللّٰہ عن صفیتک صبری، وعفا عن سیدہ نساء العالمین تجلدی.........،

بلی و فی کتاب اللّٰہ بی انعم القبول، ان للّٰہ وانا الیہ راجعون، قد استرجعت

الوديعة واخذت الرهينة واختلست الزهراء، فمااقبح الخضراء والغبراء .

يا رسول الله اما حزني فسرمد، اما يسلی فمسهد وهم لا يبرح من قلبی، اويختار الله لی دارک التی انت فيها مقيم کمد مقيح و هم مهيج، سرعان مافرق الله بيننا، الی الله اشكو .

وستنبئک ابنتک بتضافر امتک علی، وعلی هضمها حقها، فاحفها السؤال واستخبرها الحال .

فكم عن غليل متعلج بصدرها لم تجد الی بثه سبيلاً، وستقول و يحكم الله وهو خير الحاكمين.

والسلام عليكما يا رسول الله سلام مودع لا ولا قال، فان انصرف فلا عن ملالة، وان اقم فلا عن سوء ظن بما وعند الله الصابرين.

واها واها، والصبر ايمن واجمل، ولو لا غلبة المستولين علينا لجعلت المقام عند قبرک الزاماً، والتلبث عنده عكوفا ولا عولت اعوال التكلی علی جليل الرزية.

فبعين الله تدفن ابنتک سرا، ويهتضم حقها قهراً بيمنع ارثها جهراً، ولم يطل منک العهد، ولم يخلق منک الذكر.

فالی الله يا رسول الله المشتكی، وفيک يا رسول الله اجمل العزاء فصلوات الله عليها وعليک ورحمة الله وبركاته.

کلامِ امیر المؤمنین علیہ السلام

”اے رسولؐ خدا! آپ پر سلام، آپ کی بیٹی اور آپ کی زیارت کرنے والی کی طرف سے سلام، جو آپ کی مقدس بارگاہ میں منوں مٹی تلے پرسکون سو رہی ہے۔ وہ جس کو خدا نے آپ سے ملاقات کے لئے سب سے پہلے چن لیا۔ ہم اس بات پر صابر ہیں کہ آپ کی محبوبہ حضرت زہراؑ کی آپ سے جدائی کم ہوگی

ہے لیکن سیدۃ النساء العالمین کے فراق میں ہماری قوت برداشت ختم ہو رہی ہے۔

جی ہاں! تقدیر الٰہی کے سامنے سرتسلیم خم کیے بغیر چارہ نہیں جب ہی تو کہہ رہے ہیں: انا للّٰہ وانا الیہ راجعون، پس امانت لوٹا لی گئی اور گروی شدہ چیز واپس لے لی گئی اور حضرت زہراؑ ان دکھوں سے نجات پا گئی۔

اے رسول خداؐ! مجھے نیلا آسمان اور خاکی زمین بہت پست نظر آ رہے ہیں۔ میرے دکھ ہمیشہ رہنے والے ہیں اور میری راتیں بیداری میں گزریں گی اور غموں نے میرے دل میں آشیانہ بنا لیا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے وہ گھر منتخب کرلے جس میں آپ مقیم ہیں۔ گہرے دکھوں نے دل خون کر دیا اور ایسے غموں میں مبتلا ہوں جو ابل رہے ہیں۔ کتنی جلدی خدا نے ہمارے درمیان جدائی ڈال دی اور میں بارگاہ ایزدی میں اس کی شکایت کرتا ہوں۔

عنقریب آپ کی بیٹی آپ کو بتائیں گی کہ آپ کی امت میرے خلاف جمع ہو گئی ہے اور فدک کے غصب ہونے کے متعلق پوچھنا اور اپنی بیٹی سے بار بار پوچھنا کہ حالات سے پردہ اٹھائے کیونکہ بعض دکھ ان کے سینے میں آگ کی طرح بھڑک رہے تھے جنہیں دنیا میں کسی سے بیان نہیں کرسکیں۔ لیکن وہ جلد کہیں گی اور خدا فیصلہ کرے گا کیونکہ وہ بہترین قضاوت کرنے والا ہے۔

اے رسولؐ خدا! آپ دونوں پر سلام، اس الوداع کہنے والے کو سلام جو نہ پریشان ہے اور نہ ناراض ہے اور اگر یہاں سے چلا جاؤں تو یہ پریشانی کی وجہ سے نہیں یا یہاں پر رک جاؤں تو اس وجہ سے نہیں کہ خدا کے صبر کرنے والوں سے کئے گئے وعدے سے بدگمان ہوں۔

صبر اور بردباری مبارک اور سب سے پسندیدہ ہیں اور اگر دشمنوں کے مخالف آ جانے کا خوف نہ ہوتا تو آپ کی قبر کے پاس ہی اپنی قیام گاہ بنا لیتا اور بڑے سکون سے اعتکاف بیٹھنے والوں کی طرح یہیں رک جاتا اور اس ماں کی طرح بین کرتا رہتا جو اپنے جوان بیٹے کی موت پر بین کرتی ہے۔

جی ہاں پیغمبر! آپ کی بیٹی خدا کے حضور میں رات کی تاریکی میں دفن کی گئی۔ جبراً اس کا حق چھینا

گیا۔ واضح طور پر اس کو اپنی وراثت سے محروم کر دیا گیا حالانکہ آپ کے دنیا سے چلے جانے سے زیادہ عرصہ بھی نہ گزرا تھا اور آپ کا نام بھی ذہنوں سے محو نہیں ہوا تھا۔

پس رسولؐ خدا! میری شکایت فقط بارگاہِ ایزدی سے ہے اور آپ بہترین دل جوئی کرنے والے ہیں۔ پس خداوند تبارک وتعالیٰ کا درود وسلام ہو رحمتیں اور برکتیں ہوں آپؐ پر اور حضرت فاطمہؑ پر۔

اس کتاب کے بارے میں

جہانِ ہستی کے بحرِ بیکراں کی وسعتوں میں انسان ایک کمزور اور بھٹکا ہوا قطرہ ہے۔ روشن راہ کے باوجود بھٹکا ہوا اور حادثات اور ناکامیوں کے مقابل میں کمزور، لیکن فقط زندگی کے بحرِ بیکراں سے اتصال اور واقع اور حقیقی منبع فیض پر توکل اور تمسک اور فقر و ناتوانی کو توڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان اطمینان قلب کے ساتھ پُر اعتماد انداز میں بہتر مستقبل کے لئے کوشش کرتا چلا جا رہا ہے یا قدم بڑھاتا جا رہا ہے۔ جب انسان ہر طرف سے ناکام ہو کر تھک ہار جائے، جب امید کی کرنیں دم توڑ جائیں تو پھر بھی آرزوؤں کی پرواز کسی منزل کی جستجو میں ہے، جب انسان تمام عادی اور مادی ذرائع اور اسباب سے مایوس ہو جائے تو لاشعوری طور پر دستِ نیاز بارگاہ کی طرف اٹھتا ہے جو تمام قدرتوں کا منبع ہے۔ ہاں! اگر دعا نہ ہو اور اگر بشر خدا کو نہ پکارے تو کس طرح حالات پر قابو پا سکتا ہے اور مشکلات اور سختیوں میں اس کے علاوہ کون سی پناہ گاہ رکھتا ہے۔ جی ہاں! دعا کی شمعیں لوگوں کے ضمیروں کو روشن اور دل پر چھائی گھٹاؤں کو برطرف کرتی ہیں اور بدن سے سختیوں کو دور کر دیتی ہیں اور مصائب وآلام کے بوجھ کو کم کرتی ہیں۔ انسان جب سختیوں اور مشکلات سے گھرے معاشرے میں قدم رکھتا ہے جبکہ دنیا تو ہمیشہ مصیبتوں کی موجوں کی لپیٹ میں اور بڑے بڑے حادثات کے گرداب میں پھنسی رہتی ہے تو ایسی صورت میں رحمتِ الٰہی کا بحرِ بیکراں تقاضا کو پورا کرتا ہے کہ مضبوط پناہ گاہ رکھتا ہو۔ جب سے حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور حضرت جبرئیل کے ذریعے سے دعا کے قبول ہونے اور رفع مشکلات پنجتن پاک علیہم السلام کو وسیلہ اور بارگاہِ ایزدی میں شفیع قرار دینے کی تعلیم دی گئی تو اس سے بنی آدم کی ذمہ داری واضح ہو جاتی ہے۔

اس کتاب سے دعائیں اور اہل بیت اطہار سے منقول آپ کے راز و نیاز و خطبے اور احادیث پیش خدمت ہیں۔ ان منقولات کے مضامین خود بہترین گواہ ہیں کیونکہ ایک تو ان کی سطح علمی بہت بلند ہے اور آپ کے افکار کی روشنی ہر مطالعہ کرنے والے کو حیران کر دیتی ہے، ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ ان کا علم اور دانائی علم الٰہی کے بحر بیکراں سے حاصل شدہ ہے۔ اے زہراؑ! یہ آپ کا صحیفہ ہے، یہ نور کا صحیفہ ہے۔

اے زہراؑ! اے جہانوں کے خدا کی برگزیدہ، اے رسولوں کے سردار کے بدن کا ٹکڑا، اے امیر المومنینؑ کی رفیقۂ حیات، معصومین کی پرورش کرنے والی، اے مظلومۂ دوراں، اے ظالموں کے ظلم کا نشانہ بننے والی، اے دشمنوں کے ستم اٹھانے والی! اس معمولی سی کاوش کو آپ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں تاکہ اپنی عنایات میں شامل قرار دے دیں اور ہمارے سلام اور آداب کو قبول فرمائیں۔

اب خلوص سے بھرے دل کے ساتھ بارگاہ ایزدی سے امیدوار ہوں اور آپ کے مقدس اور عزت دار وجودِ مسعود کو شفیع اور واسطۂ فیض قرار دیتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ آپ کی شفاعت کا طلبگار ہوں۔

فصل اوّل

جنابِ زہراسلام اللہ علیہا کی دعائیں

☆ اللہ تعالٰی کی تسبیح و تقدیس میں دعائیں اور حاجتیں
☆ نماز اور اس کے متعلق دعائیں
☆ مصیبتوں سے چھٹکارے اور قضائے حوائج کیلیے دعائیں
☆ خطرات اور بیماریوں سے دور رہنے کیلیے دعائیں
☆ ہفتے کے دنوں اور مہینوں میں آپؑ کی دعائیں
☆ سونے کے آداب میں دعائیں
☆ لوگوں کی تعریف یا مذمت میں دعائیں
☆ روزِ قیامت کیلیے آپؑ کی دعائیں
☆ متفرق اُمور میں آپؑ کی دعائیں

maablib.org

پہلا باب

جنابِ زہرا سلام اللہ علیہا کی ثنائے الٰہی میں دعائیں اور حاجتیں

☆ اللہ سبحانہٗ کی تسبیح و تقدیس میں

☆ ہر ماہ کی تیسری تاریخ میں

☆ اچھے اخلاق اور پسندیدہ کاموں کے حصول میں

☆ دنیا و آخرت کی حاجات کے بارے میں

(١) دعاؤها عليها السلام

في تسبيح الله سبحانه

سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِيفِ، سُبْحَانَ ذِي الْجَلالِ الْبَاذِخِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِيمِ، سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْبَهْجَةَ وَالْجَمالَ، سُبْحَانَ مَنْ تَرَدّٰى بِالنُّورِ وَالْوَقَارِ، سُبْحَانَ مَنْ يَرىٰ أَثَرَ النَّمْلِ فِي الصَّفَاءِ، سُبْحَانَ مَنْ يَرىٰ وَقْعَ الطَّيْرِ فِي الْهَوَاءِ، سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰكَذَا وَ لاٰهٰكَذَا غَيْرُهُ.

و في رواية:

سُبْحَانَ ذِي الْجَلالِ الْبَاذِخِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِيفِ، سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِيمِ، سُبْحَانَ ذِي الْبَهْجَةِ وَالْجَمالِ، سُبْحَانَ مَنْ تَرَدّٰى بِالنُّورِ وَالْوَقَارِ، سُبْحَانَ مَنْ يَرىٰ أَثَرَ النَّمْلِ فِي الصَّفَا وَوَقْعَ الطَّيْرِ فِي الْهَوَاءِ.

maablib.org

(۱) اللہ سبحانہ، کی تسبیح وتقدیس میں

پاک ہے وہ ذات جو صاحب عزت اور سر بلند وسرفراز ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو جلالت اور بزرگی کی مالک ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کی بادشاہی ہمیشہ رہنے والی ہے۔ پاک ہے وہ ہستی جس نے خود کو خوبصورت ترین لباس پہنا رکھا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے خود کو نور اور وقار کے ساتھ چھپا رکھا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو چیونٹی کے قدموں کے نشان سخت پتھر پر دیکھتی ہے۔ پاک ہے وہ ذات گرامی جو ہوا میں تیرنے والے پرندوں کو دیکھتی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو اس طرح ہے کہ کوئی بھی اس طرح نہیں۔

دوسری روایت میں نقل ہے:

پاک ہے وہ ذات جس کی حکومت تمام تر افتخارات کے ساتھ ہمیشہ رہنے والی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو جلالت وعظمت کی مالک ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو خوبصورتی اور زیبائی کی مالک ہے۔ پاک ہے وہ ہستی جس نے خود کو نور اور وقار کے پردے میں چھپا رکھا ہے۔ پاک ہے وہ ذاتِ گرامی جو چیونٹی کے قدموں کے نشان صاف پتھر پر اور ہوا میں محو پرواز پرندوں کو دیکھتی ہے۔

(جمال الاسبوع: ص ۱۶۱)

(٢) دعاؤها عليها السلام

في تسبيح الله سبحانه في اليوم الثالث من الشهر

سُبْحانَ مَنِ اسْتَنارَ بِالْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ، سُبْحانَ مَنِ احْتَجَبَ فِي سَبْعِ سَماواتٍ، فَلاعَيْنَ تَراهُ، سُبْحانَ مَنْ اَذَلَّ الْخَلائِقَ بِالْمَوْتِ، وَاَعَزَّ نَفْسَهُ بِالْحَياةِ، سُبْحانَ مَنْ يَبْقىٰ وَ يَفْنىٰ كُلُّ شَيْءٍ سِواهُ.

سُبْحانَ مَنِ اسْتَخْلَصَ الْحَمْدَ لِنَفْسِهِ وَارْتَضاهُ، سُبْحانَ الْحَيِّ الْعَلِيمِ، سُبْحانَ الْحَلِيمِ الْكَرِيمِ، سُبْحانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ، سُبْحانَ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، سُبْحانَ اللّهِ وَ بِحَمْدِهِ.

(٣) دعاؤها عليها السلام

في طلب مكارم الاخلاق و مرضيّ الافعال

اَللّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَي الْخَلْقِ، اَحْيِني ما عَلِمْتَ الْحَياةَ خَيْراً لِي، وَتَوَفَّني اِذاكانَتِ الْوَفاةُ خَيْراً لِي.

اَللّهُمَّ اِنّي اَسْاَلُكَ كَلِمَةَ الْإِخْلاصِ، وَخَشْيَتَكَ فِي الرِّضا وَالْغَضَبِ، وَالْقَصْدَ فِي الْغِنيٰ وَالْفَقْرِ.

(۲) ہر مہینے کے تیسرے دن میں تسبیح و تقدیس

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی قوت وقدرت کے ساتھ جہاں کو منور کیا۔ پاک ہے وہ ذات جو سات آسمانوں میں مخفی ہے اور اس طرف سے کہ کوئی آنکھ اس کو نہیں دیکھ سکتی۔ پاک ہے وہ ذات جس نے بندوں کو موت کے ساتھ ذلیل کیا اور خود کو زندہ جاوید کی صفت سے عزیز و گرامی بنایا۔ پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ زندہ رہے گی اور باقی سب کچھ فنا ہو جائے گا۔ پاک ہے وہ ذات جس نے حمد و ستائش کو اپنے ساتھ مخصوص قرار دیا اور اس پر راضی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو زندہ اور دانا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو بردبار اور بزرگوار ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو حقیقی بادشاہ اور برائیوں سے مبرا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو بزرگ و برتر ہے۔ پاک ہے وہ ذات کہ حمد و ستائش اسی کے ساتھ مخصوص ہے۔

(دعوات: ص ۹۱، بحار: ج ۹۴، ص: ۲۰۵)

(۳) اچھے اخلاق اور پسندیدہ کاموں کے حصول میں آپؐ کی دعا

پروردگارا! تو غیب سے بھی واقف ہے اور تمام موجودات پر قادر و توانا۔ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لئے مفید ہے اور مجھے اس وقت موت دے جب خیر و نیکی کو میری موت میں دیکھے۔

خداوندا! خوشی وغمی میں اخلاص اور تجھ سے ڈرتے رہنے اور فقر و ثروت مندی سے میانہ روی کی خواستگار ہوں اور تجھ سے ایسی نعمت مانگتی ہوں جو ختم نہ ہو اور تجھ سے ایسی چیز کی طلبگار ہوں جو مجھے خوش کرے اور ختم نہ ہو۔

وَاَسْأَلُكَ نَعِيماً لايَنْفَدُ، وَاَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لاتَنْقَطِعُ، وَاَسْأَلُكَ الرِّضا بِالْقَضاءِ، وَاَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَاَسْأَلُكَ النَّظَرَ اِلي وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ اِلي لِقائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرّاءِ مُضِرَّةٍ وَلافِتْنَةٍ مُظْلِمَةٍ.

اَللّهُمَّ زَيِّنّا بِزينَةِ الاْيمانِ، وَاجْعَلْنا هُداةً مَهْدِيّينَ، يا رَبَّ الْعالَمينَ.

(٤) دعاؤها عليها السلام

في جوامع مطالب الدنيا والآخرة

اَللّهُمَّ قَنِّعْني بِما رَزَقْتَني، وَاسْتُرْني وَعافِني اَبَداً ما اَبْقَيْتَني، وَاغْفِرْلي وَارْحَمْني اِذا تَوَفَّيْتَني، اَللّهُمَّ لاتُعْيِني في طَلَبِ ما لَمْ تُقَدِّرْلي، وَماقَدَّرْتَهُ فَاجْعَلْهُ مُيَسَّراً سَهْلاً.

اَللّهُمَّ كافِ عَنّي والِدَيَّ، وَكُلَّ مَنْ لَهُ نِعْمَةٌ عَلَيَّ خَيْرَ مُكافاةٍ، اَللّهُمَّ فَرِّغْني لِماخَلَقْتَني لَهُ، وَلاتَشْغَلْني بِما تَكَفَّلْتَ لي بِهِ، وَلاتُعَذِّبْني وَاَنا اَسْتَغْفِرُكَ، وَلاتَحْرِمْني وَاَنا اَسْأَلُكَ.

اَللّهُمَّ ذَلِّلْ نَفْسي، وَعَظِّمْ شَأْنَكَ في نَفْسي، وَاَلْهِمْني طاعَتَكَ، وَالْعَمَلَ بِما يُرْضيكَ، وَالتَّجَنُّبَ لِما يُسْخِطُكَ، يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ.

اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں دعا کرتی ہوں کہ اس دنیا میں تیری رضا پر راضی رہنے کی توفیق عنایت فرما اور مرنے کے بعد اچھی زندگی عطا فرما اور ملاقات کے شیدائی کو اپنا دیدار نصیب فرما۔ ایسا دیدار جس میں کسی قسم کا رنج والم نہ ہو۔

اے پروردگارا! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت دینے والا قرار دے اور صحیح ہدایت کرنے والا قرار دے تاکہ تیری ہدایت ہمارے شامل حال ہو۔ اے دونوں جہاں کے پالنے والے۔ (بحار: ج ۹۴ ص ۲۲۵)

(۴) دنیا و آخرت کی حاجات کے متعلق دعا

اے پالنے والے! جو کچھ تو نے دیا ہے اس پر قناعت کرنے کی توفیق عطا فرما اور میرے عیوب کو چھپا، مجھے سلامتی عطا فرما اور میری موت سے پہلے مجھے بخش دے۔ میرے گناہ معاف فرما اور اپنی رحمت میرے شامل حال فرما۔

بارالہا! جو کچھ میرے لئے مقدر کر رکھا ہے اس میں مجھے آزمائش میں نہ ڈال اور جو کچھ میرے مقدر میں ہے اسے میرے لئے آسان کردے۔

پروردگار! والدین اور جو بھی مجھ پر حق رکھتا ہے اس کو بہترین جزائے خیر سے نواز۔

بارالہا! جس مقصد کے لئے مجھے پیدا کیا ہے فقط اسی جانب مجھے مشغول رکھ اور وہ امور جن کی کفالت کی ذمہ داری خود تو نے لی ہے ان میں مشغول نہ فرما۔ مجھے عذاب نہ دے میں بخشش کی طلبگار ہوں۔ میں تجھ سے سوال کرتی ہوں مجھے محروم نہ رکھ۔

پروردگار! میرے نفس کو ذلیل وخوار، اپنے مقام ومرتبہ کو میرے نفس میں زیادہ فرما اور مزید یہ کہ اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ ایسے اعمال جو تیرے پسندیدہ ہیں کرنے کی توفیق عطا فرما اور وہ اعمال جو تیرے لئے ناپسند ہیں ان سے مجھے دور رکھ، اے بہترین رحم کرنے والے۔ (مہج الدعوات: ص ۱۴۱)

[illegible]

maablib.org

دوسرا باب

(۲) جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کی نماز اور اس کے متعلق دعائیں

- ☆ نماز کے وتر کے بعد
- ☆ تعقیبِ نمازِ ظہر
- ☆ تعقیبِ نمازِ عصر
- ☆ تعقیبِ نمازِ مغرب
- ☆ تعقیبِ نمازِ عشاء
- ☆ ہر نماز کے بعد
- ☆ تسبیح جنابِ سیدہؑ
- ☆ دعا کی فریق
- ☆ صبح اور شام کے وقت

(٥) دعاؤها عليها السلام

بعد صلاة الوتر

عن فاطمة عليها السلام : رغّب النبيّ صلى الله عليه وآله في الجهاد و ذكر فضله ، فسألته الجهاد ،فقال :ألا أدلّك على شيء يسير و اجره كبير ، ما من مؤمن و لا مؤمنة يسجد عقيب الوتر سجدتين و يقول في كل سجدة:

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلائِكَةِ وَالرُّوحِ ـ خمس مرات.

لايرفع رأسه حتّى يغفر اللّه ذنوبه كلها و استجاب اللّه دعاءه و ان مات في ليلته مات شهيداً.

(٦) دعاؤها عليها السلام

في تعقيب صلاة الظهر

سُبْحَانَ ذِي الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِيفِ، سُبْحَانَ ذِي الْجَلالِ الْبَاذِخِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلّهِ الَّذي بِنِعْمَتِهِ بَلَغْتُ مَابَلَغْتُ مِنَ الْعِلْمِ بِهِ وَالْعَمَلِ لَهُ، وَالرَّغْبَةِ اِلَيْهِ وَالطَّاعَةِ لاَمْرِهِ.

maablib.org

نماز اور اس کے متعلق دعائیں

(۵) نمازِ وتر کے بعد

روایت ہے کہ پیغمبرؐ نے اپنے اصحاب کو جہاد کی جانب رغبت دلائی تو حضرت فاطمہؑ نے جہاد میں شرکت کے لئے پیغمبرؐ سے پوچھا تو پیغمبرؐ نے ارشاد فرمایا کہ تجھے ایک ایسی چیز کی طرف رہنمائی کرتا ہوں جو بظاہر چھوٹی ہے لیکن اس کے انجام دینے میں اجر و ثواب بہت زیادہ ہیں۔ ہر مومن مرد و عورت اگر نماز کے بعد دو سجدے انجام دے اور ہر سجدے میں پانچ مرتبہ درج ذیل دعا پڑھے:

"پاک و پاکیزہ ہے وہ ذات ہے جو فرشتوں اور روح کا پروردگار ہے"۔

تو اللہ سبحانہٗ سجدہ سے سر اٹھانے سے پہلے ہی اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور اگر اس رات مر جائے تو وہ شہید قرار پاتا ہے۔

(اہل البیت: ص ۱۸۷)

(۶) تعقیبِ نمازِ ظہر

پاک ہے وہ ذات جو صاحب عزت و عظمت ہے جو جلالت و بزرگی پر فائز ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو بہت زیادہ عزتوں کی مالک اور ہمیشہ سر بلند اور سرفراز ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کا ملک تمام تر شان و شوکت کے ساتھ قائم و دائم رہنے والا ہے۔

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس کے خاص لطف و کرم کی وجہ سے، اپنے علم و عمل کی وجہ سے اس کی تبلیغ کی، اس کی طرف متوجہ ہوئی اور اُس کے اوامر کی اطاعت کی۔

وَالْحَمْدُلِلّهِ الَّذي لَمْ يَجْعَلْني جاحِداً لِشَيْءٍ مِنْ كِتابِهِ، وَلا مَتَحَيِّراً في شَيْءٍ مِنْ اَمْرِهِ، وَالْحَمْدُلِلّهِ الَّذي هَداني لِدينِهِ، وَلَمْ يَجْعَلْني اَعْبُدُ شَيئاً غَيْرَهُ.

اَللّهُمَّ إنّي اَسْاَلُكَ قَوْلَ التَّوّابينَ وَ عَمَلَهُمْ، وَنَجاةَالْمُجاهِدينَ وَثَوابَهُمْ، وَتَصْديقَ الْمُؤْمِنينَ وَ تَوَكُّلَهُمْ، وَالرّاحَةَ عِنْدَالْمَوْتِ، وَالْأَمْنَ عِنْدَالْحِسابِ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ خَيْرَ غائِبٍ اَنْتَظِرُهُ، وَخَيْرَ مُطَّلِعٍ يَطَّلِعُ عَلَيَّ.

وَارْزُقْني عِنْدَ حُضورِ الْمَوْتِ وَعِنْدَ نُزُولِهِ، وَ في غَمَراتِهِ، وَحينَ تَنْزِلُ النَّفْسُ مِنْ بَيْنِ التَّراقي، وَحينَ تَبْلُغُ الْحُلْقُومَ، وَفي حالِ خُرُوجي مِنَ الدُّنْيا، وَ تِلْكَ السّاعَةُ الَّتي لا اَمْلِكُ لِنَفْسي فيها ضَرّاً وَلانَفْعاً، وَلاشِدَّةً وَلارَخاءً، رُوحاً مِنْ رَحْمَتِكَ، وَحَظّاً مِنْ رِضْوانِكَ، وَ بُشْرىً مِنْ كَرامَتِكَ.

قَبْلَ اَنْ تَتَوَفّي نَفْسي، وَتَقْبِضَ رُوحي، وَتُسَلِّطَ مَلَكَ الْمَوْتِ عَلي اِخْراجِ نَفْسي، وَبِبُشْرىً مِنْكَ يا رَبِّ لَيْسَتْ مِنْ اَحَدٍ غَيْرِكَ، تَثْلُجُ بِها صَدْري، وَتَسُرُّ بِها نَفْسي، وَتَقَرُّ بِها عَيْني، وَيَتَهَلَّلُ بِها وَجْهي، وَيَسْفُرُبِها لَوْني، وَيَطْمَئِنُّ بِها قَلْبي، وَيَتَباشَرُ بِها عَلي سَرائِرِ جَسَدي.

اور تمام تعریفیں اسی کی ہیں جس نے اپنی کتاب کی کسی چیز کا انکار کرنے والا نہیں بنایا۔ نہ کسی حکم کے بارے میں پریشان رکھا۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے سزاوار ہیں جس نے مجھے اپنے دین کی رہنمائی کی اور اس کی توفیق سے اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کی۔

بارالہا! میں تجھ سے توبہ قبول ہو جانے والوں کی التجا اور ان کا عمل، نجات پانے والے اور ان کا ثواب، مؤمنین کی تصدیق اور ان کا توکل، جان کنی کے وقت آرام وراحت، حساب کے وقت امن وسلامتی کی خواستگار ہوں۔ موت کو میرے لئے بہترین غائب قرار دے کہ میں اس کی منتظر ہوں اور اس چیز کو کہ جس سے میں مطلع ہو جاؤں، کو میرے لئے مفید قرار دے۔

جب میری موت کا وقت قریب ہو اور اس وقت جب موت مجھے آدبوچے اور میری جان سینے کی ہڈیوں میں پہنچے، اور اس وقت جب میری جان حلق میں پہنچے اور اس وقت جب میں دنیا سے رخصت ہو رہی ہوں اور اس گھڑی جب مجھے نفع ونقصان سختی اور آسانی کے فراہم کرنے کا اختیار نہ ہو تو اے بارالہا! اس وقت مجھے اپنی رحمت سے نواز اور اپنی عنایات سے بہرہ مند فرما اور اپنی کرامت وبزرگواری کی بشارت عطا فرما۔ میری موت سے پہلے اور میری روح قبض کرنے سے قبل اور جب ملک الموت کو میری جان لینے کیلئے مسلط کرے تو مجھے اپنی کرامت کی بشارت سے نواز، اپنی بشارت جو فقط تیری جانب سے ہو جو میرے قلب کو اطمینان بخش دے اور میری جان کو شادمان کردے اور میری آنکھوں کو نورانی کردے اور میرے چہرے کو مسرور بنا دے اور میرے رخساروں کو تازگی عطا کرے جو میرے قلب وجان کیلئے آرام بخش ہو بلکہ ایسی بشارت جو میرے بدن کے تمام اعضاء کو آرام اور آسودگی عطا کرے تا کہ تیری

يَغْبِطُني بِها مَنْ حَضَرَني مِنْ خَلْقِكَ، وَمَنْ سَمِعَ بي مِنْ عِبادِكَ. تُهَوِّنُ بِها عَلَيَّ سَكَراتِ الْمَوْتِ، وَ تُفَرِّجُ عَنّي بِها كُرْبَتَهُ، وَتُخَفِّفُ بِها عَنّي شِدَّتَهُ، وَتَكْشِفُ عَنّي بِها سُقْمَهُ، وَ تَذْهَبُ عَنّي بِها هَمَّهُ وَحَسْرَتَهُ، وَتَعْصِمُني بِها مِنْ اَسَفِهِ وَ فِتْنَتِهِ، وَتُجيرُني بِها مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ ما يَحْضُرُ اَهْلَهُ، وَ تَرْزُقُني بِها خَيْرَهُ وَخَيْرَ ما يَحْضُرُ عِنْدَهُ، وَخَيْرَ ما هُوَ كائِنٌ بَعْدَهُ.

ثُمَّ اِذا تُوُفّيَتْ نَفْسي وَقُبِضَتْ رُوحي، فَاجْعَلْ رُوحي فِي الْاَرْواحِ الرّائِحَةِ، وَاجْعَلْ نَفْسي فِي الْاَنْفُسِ الصّالِحَةِ، وَ اجْعَلْ جَسَدي فِي الْاَجْسادِ الْمُطَهَّرَةِ، وَاجْعَلْ عَمَلي فِي الْاَعْمالِ الْمُتَقَبَّلَةِ.

ثُمَّ ارْزُقْني مِنْ خِطَّتي مِنَ الْاَرْضِ، وَ مَوْضِعِ جُثَّتي، حَيْثُ يُرْفَتُ لَحْمي، وَ يُدْفَنُ عَظْمي، وَ اُتْرَكُ وَحيداً لا حيلَةَ لي.

قَدْ لَفَظَتْنِي الْبِلادُ وَتَخَلاّ مِنّي الْعِبادُ، وَافْتَقَرْتُ اِلي رَحْمَتِكَ، وَاحْتَجْتُ اِلي صالِحِ عَمَلي، وَاَلْقيٰ ما مَهَّدْتُ لِنَفْسي، وَقَدَّمْتُ لِاَخِرَتي، وَعَمِلْتُ في اَيّامِ حَياتي، فَوْزاً

مخلوقات میں سے جو بھی مجھے دیکھے اور تیرے بندوں میں سے جو بھی میری باتیں سنے ان پر رشک طاری ہو جائے۔ مجھ پر موت کی سختیوں کو آسان فرما اور اس کی تکالیف کو مجھ سے دور رکھ اور اس کی شدت سے محفوظ رکھ اور اس کی بیماری کو مجھ سے برطرف فرما اور اس کے ہم و غم کو مجھ سے دور رکھ اور مجھے اس کے فتنوں اور غموں سے محفوظ فرما اور مجھے اس کے شر اور جو وہاں موجود ہوں ان کے شر سے پناہ دے۔ اس کی نیکی اور ان کی اچھائیاں جو اس زمانے میں موجود ہیں اور وہ اچھائیاں جو بعد میں واقع ہوں ان سے بہرہ مند فرما۔

بارِالہا! جب مجھے موت آجائے اور میری روح میرے بدن سے پرواز کر جائے تو میری روح کو پاکیزہ ارواح میں سے قرار دینا اور میری جان کو صالحین کے ساتھ اور میرے جسم کو پاک بدنوں کے ساتھ اور میرے اعمال کو اپنی بارگاہ میں مقبول قرار دینا۔ پھر مجھے قبر کی جگہ عطا فرما جو میرے بدن کو چھپائے اور وہ جگہ جہاں میرے گوشت کو ریزہ ریزہ کیا جائے اور میری ہڈیوں کو دفن کیا جائے اور جہاں میں تنہا اور بے سہارہ چھوڑ دی جاؤں جہاں میں کسی قسم کی قدرت نہ رکھتی ہوں۔

بارالہا! شہر والوں نے مجھے تنہا کر دیا ہے اور لوگوں نے مجھے اپنے حال پر چھوڑ دیا ہے، ایسی صورت میں اپنے صالح اعمال اور تیری رحمت کی محتاج ہوں اور جس چیز کو اپنے لئے تیار کیا اور دنیا کی زندگی میں جو کچھ انجام دیا ہے اور اپنی آخرت کے سفر کیلئے بھیج چکی ہوں آج اس کا حصہ پا رہی ہوں تو اب اپنی رحمت اور نورانیت سے روشنی عطا

مِنْ رَحْمَتِكَ، وَضِياءً مِنْ نُورِكَ، وَتَثْبِيتاً مِنْ كَرامَتِكَ، بِالْقَوْلِ الثّابِتِ فِي الْحَياةِ الدُّنْيا وَ الْآخِرَةِ، إِنَّكَ تَضِلُّ الظّالِمِينَ وَتَفْعَلُ ما تَشاءُ.

ثُمَّ بارِكْ لِي فِي الْبَعْثِ وَالْحِسابِ، إِذَا انْشَقَّتِ الْأَرْضُ عَنِّي، وَ تَخَلاَّ الْعِبادُ مِنِّي، وَغَشِيَتْنِي الصَّيْحَةُ، وَ أَفْزَعَتْنِي النَّفْخَةُ، وَنَشَرْتَنِي بَعْدَ الْمَوْتِ، وَبَعَثْتَنِي لِلْحِسابِ.

فَابْعَثْ مَعِي يا رَبِّ نُوراً مِنْ رَحْمَتِكَ، يَسْعىٰ بَيْنَ يَدَيَّ وَعَنْ يَمِينِي، تُؤْمِنُنِي بِهِ، وَتَرْبِطُ بِهِ عَلىٰ قَلْبِي، وَتُظْهِرُ بِهِ عُذْرِي، وَتُبَيِّضُ بِهِ وَجْهِي، وَتُصَدِّقُ بِهِ حَدِيثِي، وَتُفْلِجُ بِهِ حُجَّتِي، وَتُبَلِّغُنِي بِهِ الْعُرْوَةَ الْقُصْوىٰ مِنْ رَحْمَتِكَ، وَتُحِلُّنِي الدَّرَجَةَ الْعُلْيا مِنْ جَنَّتِكَ.

وَ تَرْزُقُنِي بِهِ مُرافَقَةَ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ دَرَجَةً، وَأَبْلَغِها فَضِيلَةً، وَ أَبَرِّها عَطِيَّةً، وَأَرْفَعِها نَفْسَةً، مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَداءِ وَالصّالِحِينَ، وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقاً.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ خاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَعَلىٰ جَمِيعِ الْأَنْبِياءِ وَالْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى الْمَلائِكَةِ أَجْمَعِينَ، وَعَلىٰ آلِهِ

فرما اور مزید یہ کہ اپنی کرامت سے دنیا اور آخرت کی زندگی میں سچائی کے عوض ثابت قدم فرما، تحقیق تو ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور ہر چیز کے کرنے پر قادر ہے۔

بارالہا! قیامت میں اور حساب وکتاب کے وقت اور جب میری قبر کو دولخت کیا جائے اور لوگ مجھ سے دور بھاگیں اور جب حکم آسمانی مجھے اپنی گرفت میں لے اور جب صور اسرافیل مجھے وحشت زدہ کردے اور جب مجھے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کریں اور حساب کیلئے آمادہ کریں تو مجھے متبرک قرار دینا۔

پس اے پالنے والے! اپنی رحمت سے میرے ساتھ ایک نور پیدا کر جو میرے آگے اور دائیں (حرکت کرے) چلے، مجھے امن وسلامتی عطا کرے اور میرے قلب کے لئے اطمینان کا باعث ہو اور عاجزی کو ظاہر کرے، جو میرے چہرے کو روشنی عطا کرے اور میری باتوں کی تصدیق کرے اور میری دلیلوں کو درجہ اثبات تک پہنچائے اور مجھے تیری رحمت کے آخری مرتبہ پر فائز کردے اور بہترین درجہ بہشت تک پہنچادے۔

بارالہا! جنت کے اعلیٰ ترین رتبوں میں سے اپنے بندے اور رسولؐ کی ہم نشینی عطا فرما اور مزید یہ کہ بافضیلت ترین، نیک ترین اور قیمتی ترین درجہ جنت ایسے لوگوں کے ہمراہ عطا کر جن پر تیرا انعام ہے جیسے انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین یہ بہترین دوست ہیں۔

پروردگار! حضرت محمدؐ خاتم النبیین اور تمام انبیاء اور مرسلین پر تمام ملائکہ پر، اور محمدؐ اور ان

الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ، وَعَلىٰ اَئِمَّةِ الْهُدىٰ اَجْمَعِينَ، آمِينَ رَبَّ الْعالَمِينَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَما هَدَيْتَنا بِهِ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَما رَحِمْتَنا بِهِ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَما عَزَّزْتَنا بِهِ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَما فَضَّلْتَنا بِهِ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَما شَرَّفْتَنا بِهِ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَما نَصَرْتَنا بِهِ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ كَما اَنْقَذْتَنا بِهِ مِنْ شَفا حُفْرَةٍ مِنَ النّارِ.

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهَهُ، وَاَعْلِ كَعْبَهُ، وَاَفْلِجْ حُجَّتَهُ، وَاَتْمِمْ نُورَهُ، وَثَقِّلْ مِيزانَهُ، وَعَظِّمْ بُرْهانَهُ، وَافْسَحْ لَهُ حَتّىٰ يَرْضىٰ، وَبَلِّغْهُ الدَّرَجَةَ وَالْوَسِيلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَابْعَثْهُ الْمَقامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ، وَاجْعَلْهُ اَفْضَلَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ عِنْدَكَ مَنْزِلَةً وَوَسِيلَةً.

وَاقْصُصْ بِنا اَثَرَهُ، وَاسْقِنا بِكَأْسِهِ، وَاَوْرِدْنا حَوْضَهُ، وَاحْشُرْنا فِي زُمْرَتِهِ، وَتَوَفَّنا عَلىٰ مِلَّتِهِ، وَاسْلُكْ بِنا سُبُلَهُ، وَاسْتَعْمِلْنا بِسُنَّتِهِ، غَيْرَ خَزايا وَلا نادِمِينَ، وَلا شاكِّينَ وَلا مُبَدِّلِينَ.

يا مَنْ بابُهُ مَفْتُوحٌ لِداعِيهِ، وَحِجابُهُ مَرْفُوعٌ لِراجِيهِ، يا ساتِرَ الْاَمْرِ الْقَبِيحِ وَمُداوِيَ الْقَلْبِ الْجَرِيحِ، لا تَفْضَحْنِي

کی اولادِ اطہار پر اور تمام آئمہ ہدیٰ پر درود وسلام بھیج۔ اے جہانوں کے مالک اور پروردگار! ہماری التجاؤں کو قبول فرما۔

پروردگارا! محمدؐ پر درود بھیج جس طرح سے ان کے وسیلے سے ہدایت فرمائی ہے اور اس پر درود بھیج جس طرح ہمیں اس کے وسیلے سے اپنی رحمت سے نوازا، اس پر درود بھیج جس طرح ہمیں اس کے وسیلے سے عزت دار بنایا اور اس پر درود بھیج جس طرح ہمیں اس کے وسیلے سے بافضیلت بنایا اور اس پر درود بھیج جس طرح ہمیں اس کے وسیلے سے باشرف بنایا اور اس پر درود بھیج جس طرح اس کے وسیلے سے ہماری نصرت فرمائی اور اس پر درود بھیج جس طرح ہمیں اس کے وسیلے سے آگ کے شعلوں سے نجات دی۔

پروردگارا! ان کے چہرے کو نورانیت، ان کے مقام ومرتبہ کو بلندتر ان کی دلیل کو محبت، ان کے نور کو کامل اور ان کے نامہ اعمال کو وزنی، ان کی برہان کو برتر، ان کے لئے نعمتوں کی وسعت عطا فرما یہاں تک وہ راضی ہو جائیں اور ان کو بہترین مقام بہشت میں پہنچا اور ان کو مقامِ محمود تک پہنچا جس کا ان سے وعدہ فرمایا ہے اور مقام ومنزلت کے اعتبار سے افضل ترین انبیاء اور رسولوں میں قرار دے۔

ہمیں ان کی راہ پر گامزن فرما اور ان کے ہاتھوں سیراب فرما اور ہمیں ان کے حضور میں حوضِ کوثر اور ان کے گروہ میں محشور فرما، اور ان کے دین پر موت دے اور ہمیں ان کی راہ پر چلنے والا قرار دے اور ان کے فرامین پر چلنے والا بنا، بجائے اس کے کہ ہم احساسِ کمتری میں مبتلا ہو کر پشیمان ہو جائیں یا شک میں پڑ کر ان سے راستہ جدا کرلیں۔

وہ ذات ہے، جس کا دروازہ آواز دینے والوں کے لئے کھلا ہے اور جو شمع امید تھامے ہوئے ہیں ان کے لئے حجاب ہٹا ہوا ہے۔ اے قبیح اور گھٹیا کاموں پر پردہ ڈالنے والے، مجروح دلوں کا مداوا کرنے والے قیامت کے دن گناہگاروں کے ساتھ رُسوانہ

فِي مَشْهَدِ الْقِيامَةِ بِمُوبِقاتِ الْآثامِ.

يا غايَةَ الْمُضْطَرِّ الْفَقيرِ، وَيا جابِرَ الْعَظْمِ الْكَسيرِ، هَبْ لي مُوبِقاتِ الْجَرائِرِ، وَاعْفُ عَنْ فاضِحاتِ السَّرائِرِ، وَاغْسِلْ قَلْبي مِنْ وِزْرِ الْخَطايا، وَارْزُقْني حُسْنَ الْاِسْتِعْدادِ لِنُزُولِ الْمَنايا.

يا اَكْرَمَ الْأَكْرَمينَ وَمُنْتَهى اُمْنِيَّةِ السّائِلينَ، اَنْتَ مَوْلايَ، فَتَحْتَ لي بابَ الدُّعاءِ وَالْاِنابَةِ، فَلاتُغْلِقْ عَنّي بابَ الْقَبُولِ وَالْاِجابَةِ، وَنَجِّني بِرَحْمَتِكَ مِنَ النّارِ، وَبَوِّئْني غُرُفاتِ الْجِنانِ، وَاجْعَلْني مُتَمَسِّكاً بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقي، وَاخْتِمْ لي بِالسَّعادَةِ.

وَاَحْيِني بِالسَّلامَةِ يا ذَا الْفَضْلِ وَالْكَمالِ، وَالْعِزَّةِ وَالْجَلالِ، وَلا تُشْمِتْ بي عَدُوّاً وَلا حاسِداً، وَلا تُسَلِّطْ عَلَيَّ سُلْطاناً عَنيداً وَلا شَيْطاناً مَريداً، بِرَحْمَتِكَ يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ، وَلاحَوْلَ وَلاقُوَّةَ اِلاّبِاللّهِ الْعَلِيِّ الْعَظيمِ، وَصَلَّي اللّهُ عَلي مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْليماً.

کرنا اور مجھ سے رخ نہ موڑنا۔

اے بے کس وفقیر کی امید، اے ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو پھر سے جوڑنے والے! میرے بڑے گناہ معاف فرما اور میرے گھٹیا اور پست کاموں سے درگزر فرما اور میرے دل سے خطاؤں کی سیاہی کو دھو دے اور موت کے لئے اچھے انداز میں آمادہ ہونے کی توفیق عطا فرما۔

اے بہترین بخشنے والے، اے مانگنے والوں کی آخری پناہ گاہ! تو میرا مولا ہے، اے وہ ذات جس نے مجھ پر دعا اور التجا کا دروازہ کھولا! پس مجھ پر اجابت اور قبولیت کی راہ کو بند نہ کرنا اور تو مجھے اپنی رحمت کے طفیل آگ سے نجات دے اور بہشت کے گھروں میں جگہ دے اور مجھے مضبوط اور اسی چیز کے ساتھ متمسک فرما اور مجھے سعادت مند بنا اور میرا خاتمہ بالخیر فرما۔

اے عزت وجلال اور فضل وکمال کے مالک! مجھے سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور میری حالت زار پر میرے دشمنوں اور حاسدوں کو خوش نہ فرما، بغض وکینہ رکھنے والے بادشاہ اور اپنی درگاہ سے راندہ شدہ شیطان کو مجھ پر مسلط نہ کر، تجھے تیری رحمتوں کا واسطہ اے بہترین رحمت کرنے والے! کوئی قوت وقدرت والا نہیں مگر خداوند کی ذات کے سوا جو برتر اور عظیم ہے اور خدا کی جانب سے محمدؐ وآل محمدؐ پر درود وسلام ہو۔

(فلاح السائل، ص ۱۷)

(٧) دعاؤها عليها السلام

في تعقيب صلاة العصر

سُبْحَانَ مَنْ يَعْلَمُ جَوارِحَ الْقُلُوبِ، سُبْحَانَ مَنْ يُحْصِي عَدَدَالذُّنُوبِ، سُبْحَانَ مَنْ لاَيَخْفِيَ عَلَيْهِ خَافِيَةٌ فِي الأَرْضِ ولاَ فِي السَّماءِ، وَالْحَمْدُلِلّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْنِي كَافِراً لِأَنْعُمِهِ، وَ لاَجَاحِداً لِفَضْلِهِ، فَالْخَيْرُ فِيهِ وَهُوَ اَهْلُهُ.

وَالْحَمْدُلِلّهِ عَلَيْ حُجَّتِهِ الْبَالِغَةِ عَلَيْ جَمِيعِ مَنْ خَلَقَ، مِمَّنْ اَطَاعَهُ وَمِمَّنْ عَصَاهُ، فَاِنْ رَحِمَ فَمِنْ مَنِّهِ، وَاِنْ عَاقَبَ فَبِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيهِمْ، وَمَااللّهُ بِظَلاَّمٍ لِلْعَبِيدِ.

وَالْحَمْدُلِلّهِ الْعَلِيِّ الْمَكَانِ، وَالرَّفِيعِ الْبُنْيَانِ، الشَّدِيدِالأَرْكَانِ، الْعَزِيزِالسُّلْطَانِ، الْعَظِيمِ الشَّأْنِ، الْوَاضِحِ الْبُرْهَانِ، الرَّحِيمِ الرَّحْمَانِ، الْمُنْعِمِ الْمَنَّانِ.

اَلْحَمْدُلِلّهِ الَّذِي اِحْتَجَبَ عَنْ كُلِّ مَخْلُوقٍ يَرَاهُ بِحَقِيقَةِ الرُّبُوبِيَّةِ وَقُدْرَةِ الْوَحْدَانِيَّةِ، فَلَمْ تُدْرِكْهُ الأَبْصَارُ، وَ لَمْ تَحُطْ بِهِ الأَخْبَارُ، وَلَمْ يُعَيِّنْهُ مِقْدَارٌ، وَلَمْ يَتَوَهَّمْهُ اِعْتِبَارٌ، لأَنَّهُ الْمَلِكُ الْجَبَّارُ.

(۷) تعقیبِ نمازِ عصر

پاک ہے وہ ذات جو دل کی دھڑکنوں سے واقف ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو گناہوں کی تعداد کو جانتی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس سے زمین و آسمان میں کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے اور تمام تعریفیں اس ہستی کے لیے سزاوار ہیں جس نے مجھے اپنی نعمتوں کو جھٹلانے والا اور اپنے فضل سے انکار کرنے والا نہیں بنایا۔ پس خیر و برکت اسی کے لئے ہے اور وہی اس کا اہل ہے۔

تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس کی دلیل اور برہان تمام انسانوں کے لئے ہے خواہ فرماں بردار ہوں یا گناہگار۔ اگر کسی کو اپنی رحمت سے نوازے تو یہ اس کی جود و بخشش ہے اور اگر کسی کو سزا دے تو یہ انسان کے لئے اپنے اعمال کی وجہ سے ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ستم روا نہیں رکھتا۔

تمام تعریفیں اس ذات کے ساتھ مخصوص ہیں جس کا مکان عالی ترین ہے، جس کی بنیادیں مضبوط ہیں، جس کا مقام و منزلت بلندتر، جس کی دلیل روشن ہے جو عظیم الشان، بخشنے والا، مہربان اور انعام کرنے والا، احسان کرنے والا ہے۔

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو ہر مخلوق سے پوشیدہ ہے جو حقیقتِ ربوبیت اور طاقت وحدانیت سے مشاہدہ کرتا ہے۔ آنکھیں اس کا ادراک نہیں کرسکتیں۔ اطلاعات و مشاہدات اس کا احاطہ نہیں کرسکتے، کوئی پیمانہ اسے معین نہیں کرسکتا۔ گمان اس کو نہیں پاسکتا کیونکہ وہ طاقتور بادشاہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ قَدْ تَرىٰ مَكٰاني وَتَسْمَعُ كَلامي، وَتَطَّلِعُ عَلىٰ اَمْري، وَتَعْلَمُ ما في نَفْسي، وَلَيْسَ يَخْفىٰ عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ اَمْري، وَقَدْ سَعَيْتُ اِلَيْكَ في طَلِبَتي، وَطَلَبْتُ اِلَيْكَ في حٰاجَتي، وَتَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ في مَسْاَلَتي، وَسَأَلْتُكَ لِفَقْرٍ وَحٰاجَةٍ، وَذِلَّةٍ وَضيقَةٍ، وَبُؤْسٍ وَمَسْكَنَةٍ.

وَاَنْتَ الرَّبُّ الْجَوٰادُ بِالْمَغْفِرَةِ، تَجِدُ مَنْ تُعَذِّبُ غَيْري، وَلاٰ اَجِدُ مَنْ يَغْفِرُلي غَيْرُكَ، وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذٰابي وَاَنٰا فَقيرٌ اِلىٰ رَحْمَتِكَ.

فَاَسْاَلُكَ بِفَقْري اِلَيْكَ وَغِنٰاكَ عَنّي، وَبِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ وَقِلَّةِ امْتِنٰاعي مِنْكَ، اَنْ تَجْعَلَ دُعٰائي هٰذٰادُعٰاءً وٰافَقَ مِنْكَ اِجٰابَةً، وَمَجْلِسي هٰذٰا مَجْلِساً وٰافَقَ مِنْكَ رَحْمَةً، وَطَلِبَتي هٰذِهِ طَلِبَةً وٰافَقَتْ نَجٰاحاً.

وَمٰا خِفْتُ عُسْرَتَهُ مِنَ الْاُمُورِ فَيَسِّرْهُ، وَمٰا خِفْتُ عَجْزَهُ مِنَ الْاَشْيٰاءِ فَوَسِّعْهُ، وَمَنْ اَرادَني بِسُوءٍ مِنَ الْخَلائِقِ كُلِّهِمْ فَاَغْلِبْهُ، اٰمينَ يٰا اَرْحَمَ الرّٰاحِمينَ.

وَهَوِّنْ عَلَيَّ مٰا خَشيتُ شِدَّتَهُ، وَاكْشِفْ عَنّي مٰا خَشيتُ كُرْبَتَهُ، وَيَسِّرْلي مٰا خَشيتُ عُسْرَتَهُ، اٰمينَ رَبَّ الْعٰالَمينَ.

پروردگارا! تو میرے مکان اور جگہ کو دیکھ رہا ہے اور میرے کلام کو سن رہا ہے اور میرے امور پر مطلع رہتا ہے۔ میرے دل کی ہر چیز سے آگاہ ہے اور میرا کوئی کام تجھ سے مخفی نہیں ہے۔ میں مجبور ہو کر تیری طرف آئی ہوں، اپنی حاجات کی تجھ سے طلب گار ہوں اور اپنے تمام مسائل میں تیری طرف عاجزی سے متوجہ ہوں اور فقر و نیاز مندی اور عزت اور ذلت، تنگدستی ومحتاجی میں تجھ سے مدد چاہتی ہوں۔

تو بخشنے والا اور معاف کرنے والا بے نیاز رب ہے، لہٰذا تو میرے غیر کو عذاب دے گا مگر میرے لئے تیرے علاوہ کوئی بخشنے والا نہیں ملتا جبکہ تو مجھے عذاب دینے سے بے نیاز ہے اور میں تیری رحمت کی محتاج ہوں۔

پس اس وجہ سے کہ میں تیری بارگاہ میں نیاز مند ہوں اور تو مجھ سے بے نیاز اور تو مجھ پر مکمل طور پر تسلط اور قدرت رکھتا ہے، لہٰذا میری اس دعا کو ایسی دعا قرار دے جو تیری بارگاہ میں قابل قبول ہو اور میرے لئے ایسی جگہ قرار دے جو تیری رحمت کے اترنے کی جگہ سے متصل ہو اور میری اس حاجت کو ایسی حاجت قرار دے جو کامیابی کے ساتھ ہمکنار ہو۔

وہ کام جن کے سخت ہونے کے متعلق میں پریشان ہوں، ان کو آسان فرما اور وہ کام جن کے انجام دینے سے عاجز ہوں مجھے طاقت وقوت سے نواز اور تیرے بندوں میں سے جو بھی میرے بارے برے ارادے رکھتا ہے اس کو مغلوب کر، اے بہترین رحمت کرنے والے میری دعا کو قبول فرما۔

ہر وہ چیز جس کے سخت ہونے کے متعلق پریشان ہوں آسان فرما، اور جن چیزوں کے بارے میں غمگین ہوں اس کی پریشانی مجھ سے دور فرما اور جن کاموں میں تنگدست ہوں وسعت عطا فرما، اے جہانوں کے پروردگار میری دعا قبول فرما۔

اَللّٰهُمَّ اَنْزِعِ الْعُجْبَ وَالرِّياءَ، وَالْكِبْرَ وَالْبَغْيَ، وَالْحَسَدَ وَالضَّعْفَ وَالشَّكَّ، وَالْوَهْنَ وَالضُّرَّ وَالْاَسْقامَ، وَالْخِذْلانَ وَالْمَكْرَ وَالْخَديعَةَ، وَالْبَلِيَّةَ وَالْفَسادَ، مِنْ سَمْعي وَبَصَري وَجَميعِ جَوارِحي، وَخُذْبِناصِيَتي اِليٰ ما تُحِبُّ وَتَرْضيٰ، يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَليٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ ذَنْبي، وَاسْتُرْ عَوْرَتي، وَآمِنْ رَوْعَتي، وَاجْبُرْ مَعْصِيَتي، وَاَغْنِ فَقْري، وَيَسِّرْ حاجَتي، وَاَقِلْني عَثْرَتي، وَاجْمَعْ شَمْلي، وَاكْفِني ما اَهَمَّني، وَماغابَ عَنّي وَما حَضَرَني، وَما اَتَخَوَّفُهُ مِنْكَ، يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ.

اَللّٰهُمَّ فَوَّضْتُ اَمْري اِلَيْكَ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْري اِلَيْكَ، وَاَسْلَمْتُ نَفْسي اِلَيْكَ بِما جَنَيْتُ عَلَيْها، فَرَقاً مِنْكَ وَخَوْفاً وَطَمَعاً، وَاَنْتَ الْكَريمُ الَّذي لايَقْطَعُ الرَّجاءَ، وَلايُخَيِّبُ الدُّعاءَ.

فَاَسْاَلُكَ بِحَقِّ اِبْراهيمَ خَليلِكَ، وَمُوسيٰ كَليمِكَ، وَعيسيٰ رُوحِكَ، وَمُحَمَّدٍ صَفِيِّكَ وَنَبِيِّكَ، اَلّاٰ تَصْرِفَ وَجْهَكَ الْكَريمَ عَنّي، حَتّيٰ تَقْبَلَ تَوْبَتي، وَتَرْحَمَ عَبْرَتي، وَتَغْفِرَلي خَطيئَتي، يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ، وَيا اَحْكَمَ الْحاكِمينَ.

اے اللہ! خود پسندی، ریا کاری، تکبر، بغاوت، حسد، کمزوری، شک، سستی، ضرر اور مختلف قسم کی بیماریوں سے جیسے مکر و حیلہ اور دھوکہ، فریب کاری اور دنگا فساد کو میری سماعت و بصارت اور تمام اعضاء و جوارح سے دور رکھ اور ہر وہ چیز جس کو تو دوست رکھتا ہے اور پسند کرتا ہے مجھے اس کی طرف رہنمائی فرما اے بہترین رحم کرنے والے۔

پروردگار! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور میرے گناہ بخش دے اور میرے عیوب پر پردہ ڈال دے اور میرے خوف کو امن و سلامتی میں بدل دے۔ میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے فقر کو غنا میں بدل دے اور میری حاجتوں کو پورا فرما اور میری لغزشوں سے درگزر فرما اور میرے بکھرے ہوئے امور کو یکجا فرمایا اور ہر وہ چیز کہ جس کے میں در پے ہوں مجھے عطا فرما۔ مزید برآں ہر وہ چیز جو مجھ سے مخفی و آشکار ہے اور وہ امور جن میں تیری بارگاہ سے خوف زدہ ہوں کفایت فرمایا ان سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

بارالہا! میں اپنے کاموں کو تجھ پر چھوڑتی ہوں، اور خود کو تیری پناہ میں دیتی ہوں اور ان گناہوں کے سبب جو انجام دے چکی ہوں، کے بارے میں تجھ سے خوف زدہ اور امیدوار ہوں۔ خود کو تیرے حوالے کرتی ہوں جبکہ تو ایسا کریم ہے جو امیدوں کو ختم نہیں ہونے دیتا اور دعاؤں کے مستجاب کرنے میں مایوس نہیں کرتا۔

اے رب کریم حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰ کلیم اللہ، حضرت عیسیٰ روح اللہ اور اپنے برگزیدہ نبیؐ اور بندے حضرت محمدؐ کے صدقے میں مجھ سے اپنا رخ نہ موڑنا، یہاں تک کہ میری توبہ قبول فرما اور میرے آنسوؤں پر رحم فرما اور مری خطاؤں سے درگزر فرما۔ اے بہترین رحم کرنے والے اور سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ثاري عَليٰ مَنْ ظَلَمَني، وَانْصُرْني عَليٰ مَنْ عاداني، اَللّٰهُمَّ لاتَجْعَلْ مُصيبَتي في ديني، وَلاتَجْعَلِ الدُّنْيا اَكْبَرَهَمّي وَلامَبْلَغَ عِلْمي.

اِلٰهي اَصْلِحْ لي دينِيَ الَّذي هُوَ عِصْمَةُ اَمْري، وَاَصْلِحْ لي دُنْيايَ الَّتي فيهامَعاشي، وَاَصْلِحْ لي اٰخِرَتِيَ الَّتي اِلَيْها مَعادي، وَاجْعَلِ الْحَياةَ زِيادَةً لي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ راحَةًلي مِنْ كُلِّ شَرٍّ.

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنّي، اَللّٰهُمَّ اَحْيِني ما عَلِمْتَ الْحَياةَ خَيْراً لي، وَتَوَفَّني اِذا كانَتِ الْوَفاةُ خَيْراً لي، وَاَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهادَةِ، وَالْعَدْلَ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضا.

وَاَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنيٰ، وَاَسْأَلُكَ نَعيماً لايَبيدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لايَنْقَطِعُ، وَاَسْأَلُكَ الرِّضا بَعْدَالْقَضاءِ، وَاَسْأَلُكَ لَذَّةَالنَّظَرِ اِليٰ وَجْهِكَ.

اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْتَهْديكَ لِاِرْشادِ اَمْري، وَاَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسي، اَللّٰهُمَّ عَمِلْتُ سُوءً وَظَلَمْتُ نَفْسي، فَاغْفِرْلي اِنَّهُ لايَغْفِرُالذُّنُوبَ اِلاّ اَنْتَ. اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْأَلُكَ تَعْجيلَ عافِيَتِكَ، وَصَبْراً عَليٰ بَلِيَّتِكَ، وَخُرُوجاً مِنَ الدُّنْيا اِليٰ رَحْمَتِكَ.

بارالٰہا! مجھ پر ظلم کرنے والے سے انتقام لے اور دشمنوں کے مقابل میں میری مدد فرما۔

بارالٰہا! دین پر عمل پیرا ہونے میں کسی امتحان میں نہ ڈال اور دنیا کو میرا اہم مقصد قرار نہ دے۔

بارِالٰہا! دین میرا اہم مقصد حیات ہے۔ اس کی اصلاح فرما اور دنیا میں میرا معاش ہے اور اسے درست فرما۔ میری آخرت کو سنوار کہ جس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ میری زندگی میں اضافہ فرما اور میری موت کو ہر برائی سے نجات کا وسیلہ بنا۔

بارالٰہا! تو بخشنے والا اور بخشش کو دوست رکھتا ہے پس مجھ سے درگزر فرما۔ بارالٰہا! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میری زندگی میرے لئے خیر و برکت رکھتی ہے اور مجھے اس وقت موت آئے جب موت میں بہتری ہو اور ظاہر و باطن اور غضب و رضا میں انصاف کی توفیق دے۔

بارالٰہا! فقر و بے نیازی میں میانہ روی اور ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کا سوال کرتی ہوں اور موت کے بعد تیری رضا اور لذتِ دیدار کا سوال کرتی ہوں۔

بارالٰہا! اپنے کاموں میں تجھ سے ہدایت کی طلبگار رہوں اور اپنے نفس کے شر سے تجھ سے پناہ مانگتی ہوں۔ بارالٰہا! خود پر ظلم کرتے ہوئے برے کام انجام دیے، پس تو مجھے معاف فرما کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں۔ بارالٰہا! سلامتی میں تعجیل، آزمائش میں صبر اور دنیا سے تیری رحمت کی طرف گامزن ہونے کا سوال کرتی ہوں۔

اَللّهُمَّ إِنّي أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ مَلائِكَتَكَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَأُشْهِدُ مَنْ فِي السَّماواتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ، أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لا إِلـهَ إِلاّ أَنْتَ وَحْدَكَ لاشَرِيكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، وَأَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لا إِلـهَ إِلاّ أَنْتَ، بَدِيعُ السَّماواتِ وَالأَرْضِ، يا كائِنَ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ، وَالْمُكَوِّنَ لِكُلِّ شَيْءٍ، وَالْكائِنَ بَعْدَ ما لايَكُونُ شَيْءٌ.

اَللّهُمَّ إِلي رَحْمَتِكَ رَفَعْتُ بَصَري، وَإِلي جُودِكَ بَسَطْتُ كَفّي، فَلاتَحْرِمْني وَأَنَا أَسْأَلُكَ ، وَلاتُعَذِّبْني وَأَنَا أَسْتَغْفِرُكَ، اَللّهُمَّ فَاغْفِرْلي فَإِنَّكَ بي عالِمٌ، وَلاتُعَذِّبْني فَإِنَّكَ عَلَيَّ قادِرٌ، بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمينَ.

اَللّهُمَّ ذاالرَّحْمَةِالْواسِعَةِوَالصَّلاةِ النّافِعَةِالرّافِعَةِ، صَلِّ عَليٰ أَكْرَمِ خَلْقِكَ عَلَيْكَ، وَأَحَبِّهِمْ إِلَيْكَ، وَأَوْجَهِهِمْ لَدَيْكَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، الْمَخْصُوصِ بِفَضائِلِ الْوَسائِلِ، أَشْرَفَ وَأَكْمَلَ، وَأَرْفَعَ وَأَعْظَمَ، وَأَكْرَمَ ماصَلَّيْتَ عَليٰ مُبَلِّغٍ عَنْكَ، مُؤْتَمِنٍ عَليٰ وَحْيِكَ.

اَللّهُمَّ كَما سَدَدْتَ بِهِ الْعَمي، وَفَتَحْتَ بِهِ الْهُدىٰ، فَاجْعَلْ مَناهِجَ سُبُلِهِ لَنا سُنَناً، وَحُجَجَ بُرْهانِهِ لَناسَبَباً، نَأْتَمُّ بِـهِ إِلَي الْقُدُومِ عَلَيْكَ.

بارالہا! تجھے اور تیرے ملائکہ اور حاملانِ عرش اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے، کو گواہ بناتی ہوں کہ تو ہی خدا ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور محمدؐ تیرا بندہ اور رسولؐ ہیں اور تجھ سے ہی سوال کرتی ہوں تو یکتا ہے کیونکہ تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور تو زمین و آسمان پیدا کرنے والا ہے۔ اے وہ ذات جو ہر چیز سے پہلے موجود تھی اور ہر چیز کو پیدا کیا اور جب کوئی چیز بھی نہیں ہوگی تو تیری ذات موجود ہوگی۔

بارالہا! میری چشم انتظار تیری رحمت کی طرف لگی ہے اور اپنے ہاتھوں کو تیری بخشش کی طرف پھیلائے ہوئے ہوں۔ پس جب تجھ سے سوال کروں تو مجھے محروم نہ فرمانا اور جب استغفار کروں تو مجھے عذاب نہ دینا۔

بارالہا! مجھے معاف فرما جبکہ تو میرے کاموں سے آگاہ ہے اور مجھے عذاب نہ دے جبکہ تو مجھ پر قادر ہے۔ تجھے اپنی رحمتوں کا واسطہ اے بہترین رحم کرنے والے۔

بارالہا! اے وسیع رحمت والے، اے بلند و بالا اور نافع درود و سلام والے، اپنی تمام مخلوقات میں سے بہترین بندے اور اپنے محبوب اور تیری بارگاہ میں سب سے پیارے بندے اور رسول محمدؐ پر درود بھیج، وہ اور اس پر جس کو بہترین وسائل کے ساتھ آراستہ کیا ہے درود بھیج، شریف ترین، کامل ترین، بزرگ ترین، گرامی ترین درود، محمدؐ پر وہ درود بھیج جو اپنے مبلغین اور اپنی وحی کے امانت داروں پر بھیجتا ہے۔

بارالہا! جس طرح محمدؐ کے ذریعے جہالت کی تاریک رات کو ہٹایا ہے اور ہدایت کے چشموں کو جاری کیا ہے، ہمیں اس کی ہدایت کی راہوں کا مسافر قرار دے اور اس کی روشن دلیلوں کو اپنی بارگاہ میں پہنچنے کا سبب قرار دے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّماوٰاتِ السَّبْعِ، وَمِلْأَ طِباقِهِنَّ، وَمِلْأَ الْأَرَضِينَ السَّبْعِ، وَمِلْأَ مابَيْنَهُما، وَمِلْأَ عَرْشِ رَبِّنا الْكَرِيمِ وَمِيزانَ رَبِّنَا الْغَفّارِ، وَمِدادَ كَلِماتِ رَبِّنا الْقَهّارِ، وَ مِلْأَ الْجَنَّةِ وَمِلْأَ النّارِ، وَعَدَدَ الْماءِ وَالثَّرىٰ، وَعَدَدَما يُرىٰ وَمالا يُرىٰ.

اَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْ صَلَواتِكَ وَبَرَكاتِكَ، وَمَنَّكَ وَ مَغْفِرَتَكَ، وَرَحْمَتَكَ وَرِضْوانَكَ، وَفَضْلَكَ وَسَلامَتَكَ، وَذِكْرَكَ وَنُورَكَ، وَشَرَفَكَ وَنِعْمَتَكَ وَخِيَرَتَكَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، كَما صَلَّيْتَ وَ بارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلىٰ إِبْراهِيمَ وَآلِ إِبْراهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّداً الْوَسِيلَةَ الْعُظْمىٰ، وَكَرِيمَ جَزائِكَ فِي الْعُقْبىٰ، حَتّىٰ تُشَرِّفَهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ، يا إِلٰهَ الْهُدىٰ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَعَلىٰ جَمِيعِ مَلائِكَتِكَ وَاَنْبِيائِكَ وَرُسُلِكَ، سَلامٌ عَلىٰ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكائِيلَ وَإِسْرافِيلَ، وَحَمَلَةِ الْعَرْشِ وَمَلائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ، وَ الْكِرامِ الْكاتِبِينَ وَالْكَرُوبِيِّينَ، وَسَلامٌ عَلىٰ مَلائِكَتِكَ اَجْمَعِينَ.

پروردگار! سات آسمانوں کی وسعت اوراس کے طبقات کے برابراور سات زمینوں کی وسعت اور جو کچھ ان میں ہے اور اپنے رب کریم کے عرش کے برابراور بخشنے والے رب کے میزان کے برابراور تمام مخلوقات کے برابر، جنت وجہنم کی تعداد کے مطابق، پانی اور مٹی کی تعداد کے برابراور دیکھی جانے والی اشیاء اور مخفی چیزوں کی تعداد کے مطابق تیری حمد بجالاتی ہوں۔

بارالہا! اپنے درود اور برکتیں، احسان اور بخشش اور رحمت رضوان اور فضیلت وسلامتی اوراپنے ذکر ونور وشرف اور نعمات وخیرات کو محمدؐ وآل محمدؐ کے لئے قرار دے۔ جس طرح اپنے درود، برکت، رحمت کو حضرت ابراہیمؑ اوران کی آل پر قرار دیا، تحقیق تو حمد والا بزرگوار ہے۔

بارالہا! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت میں عظیم وسیلہ اور بہترین اجر عطا فرما، یہاں تک کہ قیامت کے دن ان کو عزت سے نواز، اے ہدایت کرنے والے پروردگار۔

بارالہا! محمدؐ وآل محمدؐ پراور تمام انبیاء، ملائکہ اور رسولوں پر درود بھیج، جبرائیل ومیکائیل و اسرافیل وحاملانِ عرش اوراپنے مقرب فرشتوں کراماً کاتبین اور تمام ملائکہ پر سلام ہو۔

وَسَلامٌ عَلَىٰ اَبِينا اٰدَمَ وَعَلىٰ اُمِّنا حَوّاءَ، وَسَلامٌ عَلَى النَّبِيّينَ اَجْمَعينَ، وَالصِّدّيقينَ وَالشُّهَداءِ وَالصّالِحينَ، وَسَلامٌ عَلَى الْمُرْسَلينَ اَجْمَعينَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمينَ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلاّ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظيمِ، وَحَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكيلُ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ كَثيراً.

(٨) دعاؤها عليها السلام

في تعقيب صلاة المغرب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذي لا يُحْصي مِدْحَتَهُ الْقائِلُونَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذي لا يُحْصي نَعْماءَهُ الْعادُّونَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذي لا يُؤَدّي حَقَّهُ الْمُجْتَهِدُونَ، وَلا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ، وَلا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ الظّاهِرُ وَالْباطِنُ، وَلا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ الْمُحْيِي الْمُميتُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ذُو الطَّوْلِ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ذُو الْبَقاءِ الدّائِمِ.

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذي لا يُدْرِكُ الْعالِمُونَ عِلْمَهُ، وَلا يَسْتَخِفُّ الْجاهِلُونَ حِلْمَهُ، وَلا يَبْلُغُ الْمادِحُونَ مِدْحَتَهُ، وَلا يَصِفُ الْواصِفُونَ صِفَتَهُ، وَلا يُحْسِنُ الْخَلْقُ نَعْتَهُ.

اور اپنے باپ آدم اور ماں حوا پر سلام ہو اور تمام نبیوں پر سلام ہو اور صدیقین، شہداء اور صالحین پر سلام ہو۔ تمام رسولوں پر سلام ہو۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور نہیں ہے قوت و قدرت مگر خدائے بزرگ و برتر کے اور میرے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین وکیل ہے۔ پس محمدؐ و آل محمدؐ پر خدا کی جانب سے بہت زیادہ درود اور سلام ہوں۔

(فلاح السائل: ص ۲۰۲، بحار: ج ۸۲، ص ۸۵)

(۸) تعقیبِ نمازِ مغرب

تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس کی حمد و ستائش کو شمار کرنے والے شمار نہیں کر سکتے اور اس کی نعمتوں کو گننے والے احاطہ نہیں کر سکتے اور کوشش کرنے والے اس کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ اس کے علاوہ کوئی نہیں، وہ اوّل و آخر ہے۔ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ ظاہر و باطن ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ زندگی اور موت دینے والا، اللہ سب سے بڑا اور صاحبِ فضل ہے۔ اللہ سب سے بڑا اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس کے علم کا ادراک عالم نہیں کر سکتے۔ اس کے حلم کو جاہل خفیف نہیں کر سکتے اور ثنا خواں کماحقہٗ ستائش نہیں کر سکتے۔ صفت بیان کرنے والے اس کی صفات بیان کرنے سے عاجز ہیں۔ مخلوقات اس کی نعمتوں کے کمالات جاننے سے قاصر ہیں۔

وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ، وَالْعَظَمَةِ وَ الْجَبَرُوتِ، وَالْعِزِّ وَالْكِبْرِيَاءِ، وَالْبَهَاءِ وَالْجَلَالِ، وَالْمَهَابَةِ وَ الْجَمَالِ، وَالْعِزَّةِ وَالْقُدْرَةِ، وَالْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ، وَالْمِنَّةِ وَالْغَلَبَةِ، وَ الْفَضْلِ وَالطَّوْلِ، وَالْعَدْلِ وَالْحَقِّ، وَالْخَلْقِ وَالْعُلَاءِ، وَالرِّفْعَةِ وَ الْمَجْدِ، وَالْفَضِيلَةِ وَالْحِكْمَةِ، وَالْغِنَاءِ وَالسَّعَةِ، وَالْبَسْطِ وَ الْقَبْضِ، وَالْحِلْمِ وَالْعِلْمِ، وَالْحُجَّةِ الْبَالِغَةِ، وَالنِّعْمَةِ السَّابِغَةِ، وَ الثَّنَاءِ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ وَالْآلَاءِ الْكَرِيمَةِ، مَلِكِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَمَا فِيهِنَّ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَلِمَ أَسْرَارَ الْغُيُوبِ، وَاطَّلَعَ عَلَىٰ مَا تَجِنُّ الْقُلُوبُ، فَلَيْسَ عَنْهُ مَذْهَبٌ وَلَا مَهْرَبٌ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُتَكَبِّرِ فِي سُلْطَانِهِ، الْعَزِيزِ فِي مَكَانِهِ، الْمُتَجَبِّرِ فِي مُلْكِهِ، الْقَوِيِّ فِي بَطْشِهِ، الرَّفِيعِ فَوْقَ عَرْشِهِ، الْمُطَّلِعِ عَلَىٰ خَلْقِهِ، وَ الْبَالِغِ لِمَا أَرَادَ مِنْ عِلْمِهِ.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِكَلِمَاتِهِ قَامَتِ السَّمَاوَاتُ الشِّدَادُ، وَ ثَبَتَتِ الْأَرَضُونَ الْمِهَادُ، وَانْتَصَبَتِ الْجِبَالُ الرَّوَاسِي الْأَوْتَادُ، وَجَرَتِ الرِّيَاحُ اللَّوَاقِحُ، وَسَارَ فِي جَوِّ السَّمَاءِ السَّحَابُ، وَوَقَفَتْ عَلَىٰ حُدُودِهَا الْبِحَارُ، وَ وَجِلَتِ

تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جو صاحب ملک وملکوت، عظمت، قدرت، عزت و کبریائی کمال وجلال، بزرگی وجمال، عزت وقدرت، قوت وطاقت، احسان وغلبہ، فضل ونعمت، عدل وحق، پیدا کرنے والا، بلند مرتبہ، بلندی وعزت، فضیلت وحکمت، بے نیازی ووسعت، وسعت واختیار، حلم وعلم ہے، روشن دلیل والا، وسیع نعمتوں والا، خوبصورت توصیف والا، گرامی قدر نعمتوں والا، دنیا وآخرت اور جنت وجہنم اور جو کچھ ان میں ہے سب کا مالک ہے، بابرکت عظمت والا ہے۔

تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جو رازوں کو جاننے والا اور دلوں کے بھیدوں سے آگاہ ہے۔ پس اس سے راہ فرار ممکن نہیں۔ تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جسے اپنی بادشاہی میں تکبر سزاوار ہے، جو اپنی جگہ میں محکم، اپنی بادشاہت میں مختار کل ہے۔ سزاو جزا کرنے میں قوی، جو عرش سے بھی بلند تر ہے اور لوگوں کے اعمال سے آگاہ ہے اور جو چاہے، اس کے کرنے پر قادر ہے۔

تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس کی قدرت سے آسمان محکم انداز میں کھڑے ہیں اور زمین گہوارہ کی طرح اپنی جگہ پر ثابت ہے اور پہاڑ جو زمین کے ثبات کا باعث ہیں، محکم کھڑے ہیں اور وہ جس نے بارش برسانے والی ہواؤں کو جاری کیا اور بادلوں کو آسمانوں میں متحرک رکھا، دریاؤں کو اپنی حدود میں رکھا، وہ ذات کہ دل

الْقُلُوبُ مِنْ مَخافَتِهِ، وَانْقَمَعَتِ الْأَرْبابُ لِرُبُوبِيَّتِهِ، تَبارَكْتَ يا مُحْصِيَ قَطْرِ الْمَطَرِ وَوَرَقِ الشَّجَرِ، وَمُحْيِيَ أَجْسادِ الْمَوْتى لِلْحَشْرِ.

سُبْحانَكَ يا ذَا الْجَلالِ وَالْإِكْرامِ، ما فَعَلْتَ بِالْغَرِيبِ الْفَقِيرِ إِذا أَتاكَ مُسْتَجِيراً مُسْتَغِيثاً، ما فَعَلْتَ بِمَنْ أَناخَ بِفِنائِكَ وَتَعَرَّضَ لِرِضاكَ، وَغَدا إِلَيْكَ، فَجَثا بَيْنَ يَدَيْكَ، يَشْكُو إِلَيْكَ ما لا يَخْفى عَلَيْكَ، فَلا يَكُونَنَّ يا رَبِّ حَظِّي مِنْ دُعائِي الْحِرْمانُ، وَلا نَصِيبِي مِمّا أَرْجُو مِنْكَ الْخِذْلانُ.

يا مَنْ لَمْ يَزَلْ، وَلا يَزُولُ كَما لَمْ يَزَلْ، قائِماً عَلى كُلِّ نَفْسٍ بِما كَسَبَتْ، يا مَنْ جَعَلَ أَيّامَ الدُّنْيا تَزُولُ، وَشُهُورَها تَحُولُ، وَسِنِيَّها تَدُورُ، وَأَنْتَ الدّائِمُ لا تُبْلِيكَ الْأَزْمانُ، وَلا تُغَيِّرُكَ الدُّهُورُ.

يا مَنْ كُلُّ يَوْمٍ عِنْدَهُ جَدِيدٌ، وَكُلُّ رِزْقٍ عِنْدَهُ عَتِيدٌ، لِلضَّعِيفِ وَالْقَوِيِّ وَالشَّدِيدِ، قَسَّمْتَ الْأَرْزاقَ بَيْنَ الْخَلائِقِ، فَسَوَّيْتَ بَيْنَ الذَّرَّةِ وَالْعُصْفُورِ.

اَللّٰهُمَّ إِذا ضاقَ الْمُقامُ بِالنّاسِ، فَنَعُوذُ بِكَ مِنْ ضِيقِ الْمُقامِ، اَللّٰهُمَّ إِذا طالَ يَوْمَ الْقِيامَةِ عَلَى الْمُجْرِمِينَ، فَقَصِّرْ ذلِكَ الْيَوْمَ عَلَيْنا كَما بَيْنَ الصَّلاةِ إِلَى الصَّلاةِ.

اس کے خوف سے لرز جاتے ہیں، جس کی ربوبیت کے سامنے خیالی خداؤں کی بنیادیں منہدم ہو جاتی ہیں۔ پاک ہے وہ ذات جو بارش کے قطروں اور درختوں کے پتوں کو بھی شمار میں رکھتا ہے اور حشر کیلیے مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔

پاک ہے وہ ذات جو صاحب جلال و کرم ہے۔

بارالہا! جب غریب اور فقیر تجھ سے پناہ مانگتا ہے اور مدد کا طلبگار ہوتا ہے اس کے ساتھ کیا کرے گا؟ جو تیری چوکھٹ پر آئے اور تیری خوشنودی کا طلبگار ہو اس کے ساتھ کیا کرے گا؟ اگر کوئی تیرے حضور میں اپنی پیشانی زمین پر رکھ کر تجھ سے کسی چیز کے متعلق شکایت کرے تو اس کو کیا جواب دے گا؟

پروردگارا! دعاؤں سے میرا حصہ محرومی و ناامیدی کی صورت میں نہ دے، اپنی بارگاہ سے لگی امیدوں میں سے میرا حصہ ناامیدی کی صورت میں نہ دے۔

اے وہ ذات جو ہمیشہ تھی اور رہے گی، جو بندوں کے اعمال سے باخبر ہے، اے وہ ذات جو دنیا کے ایام کو گزارنے والا، مہینوں کو تبدیل کرنے والا، سالوں کو گردش میں رکھنے والا ہے، تو ہمیشہ ہے اور گردشِ ایام تجھ میں کوئی تبدیلی نہیں لا سکتے۔

اے وہ ذات جس کے لئے ہر دن نیا ہے اور ہر ضعیف، قوی اور مضبوط شخص کے لئے تیری بارگاہ سے روزی میسر ہے جو اپنی مخلوقات کے درمیان رزق تقسیم کرتا ہے اور اپنی مخلوقات کو عدالت پر قائم کرتا ہے۔

پروردگارا! جب لوگوں کے درمیان رہنا مشکل ہو جائے تو اس مشکل گھڑی میں تیری بارگاہ میں پناہ لیتی ہوں۔

پروردگارا! جب گناہگاروں کے لئے قیامت کا دن طولانی ہوگا تو اس دن کو ہمارے لئے مختصر کر کے دو نمازوں کے درمیان فاصلے کے برابر قرار دینا۔

اَللّٰهُمَّ إِذا اَدْنَيْتَ الشَّمْسَ مِنَ الْجَماجِمِ، فَكانَ بَيْنَها وَ بَيْنَ الْجَماجِمِ مِقْدارُ ميلٍ، وَزيدَ في حَرِّها حَرَّ عَشْرِ سِنينَ، فَإِنّا نَسْأَلُكَ اَنْ تُظِلَّنا بِالْغَمامِ، وَ تَنْصِبَ لَنا الْمَنابِرَ وَ الْكَراسِيَّ نَجْلِسُ عَلَيْها، وَالنّاسُ يَنْطَلِقُونَ فِي الْمَقامِ، آمينَ رَبَّ الْعالَمينَ.

اَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذِهِ الْمَحامِدِ، إِلاّ غَفَرْتَ لي وَتَجاوَزْتَ عَنّي، وَاَلْبَسْتَني الْعافِيَةَ في بَدَني، وَ رَزَقْتَني السَّلامَةَ في ديني.

فَإِنّي اَسْأَلُكَ، وَاَنا واثِقٌ بِإِجابَتِكَ اِيّايَ في مَسْأَلَتي، وَاَدْعُوكَ وَاَنا عالِمٌ بِإِسْتِماعِكَ دَعْوَتي، فَاسْتَمِعْ دُعائي وَلاتَقْطَعْ رَجائي، وَلاتَرُدَّ ثَنائي، وَلاتُخَيِّبْ دُعائي، اَنا مُحْتاجٌ اِلىٰ رِضْوانِكَ، وَفَقيرٌ اِلىٰ غُفْرانِكَ، وَاَسْأَلُكَ وَ لا آيِسٌ مِنْ رَحْمَتِكَ، وَ اَدْعُوكَ وَاَنا غَيْرُ مُحْتَرِزٍ مِنْ سَخَطِكَ.

يا رَبِّ وَاسْتَجِبْ لي وَامْنُنْ عَلَيَّ بِعَفْوِكَ، وَتَوَفَّني مُسْلِماً وَاَلْحِقْني بِالصّالِحينَ، رَبِّ لاتَمْنَعْني فَضْلَكَ يا مَنّانُ، وَلاتَكِلْني اِلىٰ نَفْسي مَخْذُولاً يا حَنّانُ.

بارالہا! جب قیامت کے دن سورج اپنی پوری آب و تاب سے چمکے گا اور لوگوں کے قریب تر ہوتا چلا جائے گا یہاں تک کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان فاصلہ ایک میل کے برابر رہ جائے، اس دن دس سال کی گرمی کے برابر اس کی گرمی میں اضافہ ہو جائے گا تو اس وقت اپنی رحمت کے بادل میں جگہ عطا فرمانا اور جب لوگ حساب و کتاب کے لئے بلائے جائیں تو ہمارے لئے منبر اور کرسی بیٹھنے کیلئے مقرر فرما۔ اے عالمین کے پروردگار! ہماری دعا قبول فرما۔

اے میرے رب! اس حمد وثنا کے طفیل ہم سے درگزر فرما، اپنی مغفرت کو میرے شامل حال فرما اور میرے دین میں سلامتی، بدن میں عافیت عطا فرما۔ دولت سے مالا مال فرما۔

پروردگار! میں تیری بارگاہ میں امید واثق رکھتی ہوں کہ میری حاجتوں کو ضرور پورا کرتا ہے اور کرے گا اور میں تجھے پکارتی ہوں جبکہ جانتی ہوں کہ تو میری پکار سنتا ہے، پس میری دعاؤں کو سننے کے بعد میری امیدوں کو ختم نہ کرنا اور میری کی ہوئی حمد وثناء کو رد نہ کرنا، مجھے نا امید نہ لوٹانا۔ میں تیری رضا و خوشنودی اور بخشش کی محتاج ہوں، میں تجھ سے سوال کرتی ہوں جبکہ تیری رحمت سے مایوس نہیں ہوں اور تجھ ہی کو پکارتی ہوں جبکہ تیرے غضب سے خائف ہوں۔

بارالہا! میری دعاؤں کو قبول فرما اور اپنی مغفرت سے مجھ پر احسان فرما، مجھے حالت ایمان میں موت دے اور مجھے صالحین سے ملحق فرما۔ اے میرے رب! اپنے فضل و کرم سے مجھے محروم نہ فرمانا اور مجھے اپنی حالت زار پر نہ چھوڑنا اے مہربان۔

رَبِّ ارْحَمْ عِنْدَ فِراقِ الأَحِبَّةِ صَرْعَتي، وَعِنْدَ سُكُونِ الْقَبْرِ وَحْدَتي، وَفي مَفازَةِ الْقِيامَةِ غُرْبَتي، وَبَيْنَ يَدَيْكَ مَوْقُوفاً لِلْحِسابِ فاقَتي.

رَبِّ اَسْتَجيرُبِكَ مِنَ النّارِ فَاَجِرْني، رَبِّ اَعُوذُبِكَ مِنَ النّارِ فَاَعِذْني، رَبِّ اَفْزَعُ اِلَيْكَ مِنَ النّارِ فَاَبْعِدْني، رَبِّ اَسْتَرْحِمُكَ مَكْرُوباً فَارْحَمْني.

رَبِّ اَسْتَغْفِرُكَ لِما جَهِلْتُ فَاغْفِرْلي، رَبِّ قَدْ اَبْرَزَني الدُّعاءُ لِلْحاجَةِ اِلَيْكَ فَلاتُؤْيِسْني، يا كَريمُ ذَاالْآلاءِ وَالإِحْسانِ وَالتَّجاوُزِ.

سَيِّدى يا بَرُّ يا رَحيمُ، اِسْتَجِبْ بَيْنَ الْمُتَضَرِّعينَ اِلَيْكَ دَعْوَتي، وَارْحَمْ بَيْنَ الْمُنْتَحِبينَ بِالْعَويلِ عَبْرَتي، وَاجْعَلْ في لِقائِكَ يَوْمَ الْخُرُوجِ مِنَ الدُّنيا راحَتي، وَاسْتُرْ بَيْنَ الأَمْواتِ يا عَظيمَ الرَّجاءِ عَوْرَتي، وَاعْطِفْ عَلَيَّ عِنْدَالتَّحَوُّلِ وَحيداً اِلى حُفْرَتي، اِنَّكَ اَمَلي وَمَوْضِعُ طَلِبَتي، وَالْعارِفُ بِما اُريدُ في تَوْجيهِ مَسْأَلَتي.

فَاقْضِ يا قاضِيَ الْحاجاتِ حاجَتي، فَاِلَيْكَ الْمُشْتَكى وَاَنْتَ الْمُسْتَعانُ وَالْمُرْتَجى، اَفِرُّ اِلَيْكَ هارِباً مِنَ الذُّنُوبِ فَاقْبَلْني، وَاَلْتَجِيءُ مِنْ عَدْلِكَ اِلى مَغْفِرَتِكَ فَاَدْرِكْني، وَاَلْتاذُ

بارالہا! فشارِ قبر اور دوستوں سے جدائی کے وقت اور اس تنہائی میں جب مجھے قبر میں اتاریں اور قیامت میں میری غربت پر اور میری نیاز مندی میں جب تیری بارگاہ میں حساب وکتاب کے لئے کھڑی ہوں تو رحم فرمانا۔

اے میرے مالک! آگ سے تیری پناہ کی طلب گار ہوں، مجھے پناہ دے۔

پروردگار! آگ سے نجات کی طلب گار ہوں، مجھے نجات دے۔

اے پروردگار! آگ کے ڈر سے تیری طرف آئی ہوں مجھے جہنم کی آگ سے دور رکھ۔

بارالہا! انتہائی محرومی کی حالت میں تیری رحمت کی طلب گار ہوں مجھے اپنی رحمت سے محروم نہ کرنا۔ اے پروردگار! اے درگزر کرنے والے، اے عزت والے اور نعمتوں والے اور احسان کرنے والے پروردگار! میں نے اپنی دعاؤں کو طلب حاجات کے لئے ظاہر کر دیا ہے پس مجھے مایوس نہ فرمانا۔

اے میرے مولا! اے نیکی کرنے والے، اور رحم کرنے والے آہ وزاری کرنے والوں میں سے میری دعاؤں کو قبول فرما اور فریاد کرنے والی عورتوں میں سے میرے اشکوں کو اپنی رحمت سے نواز۔ جب اس دنیا سے جاؤں تو اپنی ملاقات اور دیدار کو میرے لئے آسان فرما، اور اے امیدوں کی آخری پناہ گاہ! مردوں کے بیچ میرے عیبوں کو چھپانا اور جب قبر میں تنہا ہوں تو مجھے اپنے لطف ومہربانی سے نوازنا۔ یقیناً تو میری امید ہے، اور میری حاجات کے ظاہر کرنے کی جگہ ہے۔ تو میری حاجات سے آگاہ ہے۔

اے حاجتوں کو پورا کرنے والے میری حاجات کو پورا فرما، پس تیری طرف شکایت لے کر آئی ہوں کیونکہ تو مددگار اور امیدوں کا مرکز ہے، گناہوں سے فرار کر کے

بِعَفْوِكَ مِنْ بَطْشِكَ فَامْنَعْنِي، وَاَسْتَرْوِحُ رَحْمَتَكَ مِنْ عِقابِكَ فَنَجِّنِي.

وَاَطْلُبُ الْقُرْبَةَ مِنْكَ بِالْاِسْلامِ فَقَرِّبْنِي، وَمِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ فَأَمِنِّي، وَفِي ظِلِّ عَرْشِكَ فَظَلِّلْنِي، وَكِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِكَ فَهَبْ لِي، وَمِنَ الدُّنْيا سالِماً فَنَجِّنِي، وَمِنَ الظُّلُماتِ اِلَي النُّورِ فَاَخْرِجْنِي.

وَيَوْمَ الْقِيامَةِ فَبَيِّضْ وَجْهِي، وَحِساباً يَسِيراً فَحاسِبْنِي، وَبِسَرائِرِي فَلاتَفْضَحْنِي، وَعَلي بَلائِكَ فَصَبِّرْنِي، وَكَما صَرَفْتَ عَنْ يُوسُفَ السُّوءَ وَالْفَحْشاءَ فَاصْرِفْهُ عَنِّي، وَمالاطاقَةَ لِي بِهِ فَلاتُحَمِّلْنِي.

وَاِلي دارِالسَّلامِ فَاهْدِنِي، وَبِالْقُرْآنِ فَانْفَعْنِي، وَ بِالْقَوْلِ الثّابِتِ فَثَبِّتْنِي، وَمِنَ الشَّيْطانِ الرَّجِيمِ فَاحْفَظْنِي، وَ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَجَبَرُوتِكَ فَاعْصِمْنِي، وَبِحِلْمِكَ وَعِلْمِكَ وَسَعَةِ رَحْمَتِكَ مِنْ جَهَنَّمَ فَنَجِّنِي، وَجَنَّتَكَ الْفِرْدَوْسَ فَاسْكِنِّي، وَالنَّظَرَ اِلي وَجْهِكَ فَارْزُقْنِي، وَبِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ فَاَلْحِقْنِي، وَمِنَ الشَّياطِينَ وَاَوْلِيائِهِمْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ فَاكْفِنِي.

اَللّهُمَّ وَاَعْدائِي وَمَنْ كادَنِي اِنْ اَتَوْا بَرّاً فَجَبِّنْ شَجْعَهُمْ،

تیری پناہ گاہ میں آئی ہوں، پس مجھے قبول فرما اور تیری عدالت کے ڈر سے اپنے گناہوں کی بخشش کی التجا کرتی ہوں میری مدد فرما۔ تیرے غضب سے ڈر کر تیری مغفرت کی جستجو میں ہوں، مجھے پناہ دے اور تیرے عذاب کے ڈر سے تیری رحمتوں کی طلبگار ہوں، مجھے نجات دے۔

اسلام کے ذریعے سے تیری قربت کی طلبگار ہوں مجھے اپنے قریب فرما، قیامت کے دن کے خوف سے مجھے محفوظ فرما، اپنے عرش کے سائے میں مجھے جگہ عنایت فرما، مجھے اپنی رحمت سے شامل حال فرما، سلامتی کے ساتھ دنیا سے نجات دے اور اندھیروں سے روشنی کی طرف نکلنے کی توفیق عطا فرما۔

قیامت کے دن میرے چہرے کو روشنی عطا فرمانا اور آسان طریقہ سے میرا محاسبہ فرمانا اور مجھے اپنے عیبوں کے مقابلے میں شرمندہ نہ فرمانا، مصیبتوں کے مقابلے میں صبر کی دولت سے نوازنا جس طرح حضرت یوسفؑ سے بدی اور پستیوں کو دور کیا تھا مجھ سے بھی دور فرما اور جس چیز کی طاقت نہیں رکھتی، مجھ پر مسلط نہ فرمانا۔

مجھے جنت کی طرف ہدایت فرما، معارفِ قرآن سے مجھے مستفید فرما، صحیح بات کے ساتھ مجھے ثابت قدم رکھ، شیطان مردود سے محفوظ فرما۔ پس مجھے اپنی قوت، قدرت اور جبروت سے جہنم سے محفوظ رکھ اور اپنے حلم اور علم اور رحمتِ واسع کے ذریعے سے جہنم سے نجات دے اور اپنی جنت الفردوس میں جگہ عطا فرما۔ مجھے اپنے دیدار کی زیارت نصیب فرما اور اپنے نبی حضرت محمدؐ سے ملحق فرما۔ شیاطین اور ان کے دوست اور ہر شریر کے شر سے میری حفاظت فرما۔

اے پروردگار! تمام وہ لوگ جو مجھ سے ہمیشہ کینہ رکھتے ہیں اور جو میرے کھلے دشمن ہیں

فضَّ جُموعَهُمْ، كلِّلْ سِلاحَهُمْ، عَرْقِبْ دَوابَّهُمْ، سَلِّطْ عَلَيْهِمُ الْعَواصِفَ وَالْقَواصِفَ اَبداً حَتّيٰ تُصْلِيهِمُ النّارَ، اَنْزِلْهُمْ مِنْ صَياصِيهِمْ، وَاَمْكِنّا مِنْ نَواصِيهِمْ، آمينَ رَبَّ الْعالَمينَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰي مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، صَلاةً يَشْهَدُ الْأَوَّلُونَ مَعَ الْأَبْرارِ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلينَ، وَخاتَمِ النَّبِيّينَ، وَقائِدِ الْخَيْرِ وَمِفْتاحِ الرَّحْمَةِ.

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْبَيْتِ الْحَرامِ وَالشَّهْرِ الْحَرامِ، وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرامِ، وَربَّ الرُّكْنِ وَالْمَقامِ، وَرَبَّ الْحِلِّ وَالْإِحْرامِ، بَلِّغْ رُوحَ مُحَمَّدٍ مِنّا التَّحِيَّةَ وَالسَّلامَ.

سَلامٌ عَلَيْكَ يا رَسُولَ اللّٰهِ، سَلامٌ عَلَيْكَ يا اَمينَ اللّٰهِ، سَلامٌ عَلَيْكَ يا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ، فَهُوَ كَما وَصَفْتَهُ بِالْمُؤْمِنينَ رَؤُوفٌ رَحيمٌ.

اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ اَفْضَلَ ما سَأَلَكَ، وَاَفْضَلَ ما سُئِلْتَ لَهُ، وَاَفْضَلَ ما اَنْتَ مَسْئُولٌ لَهُ اِلٰي يَوْمِ الْقِيامَةِ، آمينَ يا رَبَّ الْعالَمينَ.

توان کے دلیروں کو بزدل، ان کے لشکروں کو متفرق، اسلحوں کو ناکارہ، ان کے حیوانوں کو کمزور و ناتوان، انہیں سخت قسم کی ہواؤں اور طوفانوں سے دوچار فرما۔ یہاں تک کہ ان کو جہنم میں داخل کردے۔ ان کی پناہ گاہوں کو منہدم اور ہمیں ان کے تباہ کرنے پر توفیق عطا فرما۔ اے عالمین کے رب! قبول فرما۔

اے خداوند متعال! محمدؐ وآل محمدؐ پر ایسا درود بھیج جس پر گذشتہ لوگ صالحین کے ساتھ گواہ ہوں اور اسی طرح سید المرسلین، خاتم النبیینؐ اور امام المتقین اور رحمت العالمینؐ بھی گواہ ہوں۔

اے پروردگار! اے مقدس گھر خانہ کعبہ اور مقدس مہینے ذی الحجہ کے رب، مشعر الحرام کے رب، رکن و مقام کے رب، حلال وحرال کے رب، پیغمبرؐ اسلام کی پاکیزہ روح پر ہماری جانب سے درود وسلام پہنچا۔

اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ پر سلام، اے خدا کی امانت آپؐ پر سلام، اے محمدؐ بن عبداللہ آپؐ پر سلام، سلام ہو آپؐ پر اے اللہ کے رسولؐ، سلام ہو آپؐ پر اے اللہ کے امین، آپؐ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں جیسے ان کا تعارف کروایا گیا ہے وہ ایسے ہی مومنین کے لئے مہربان اور باعث رحمت ہیں۔

اے اللہ! پیغمبرؐ اسلام کے لئے جو کچھ طلب کیا ہے اور جو کچھ ان کے لئے مانگا گیا ہے اور جو کچھ قیامت تک ان کے لئے مانگا جائے گا، ان سے بہتر ان کو عطا فرما، اے عالمین کے پروردگار! ہماری دعاؤں کو قبول فرما۔

(فلاح السائل، ص ۲۳۸)

(٩) دعاؤها عليها السلام

في تعقيب صلاة العشاء

سُبْحانَ مَنْ تَواضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِهِ، سُبْحانَ مَنْ ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لِعِزَّتِهِ، سُبْحانَ مَنْ خَضَعَ كُلُّ شَيْءٍ بِأَمْرِهِ وَمُلْكِهِ، سُبْحانَ مَنِ انْقادَتْ لَهُ الأُمُورُ بِأَزِمَّتِها.

اَلْحَمْدُلِلّهِ الَّذي لا يُنْسي مَنْ ذَكَرَهُ، اَلْحَمْدُلِلّهِ الَّذي لا يَخيبُ مَنْ دَعاهُ، اَلْحَمْدُلِلّهِ الَّذي مَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْهِ كَفاهُ.

اَلْحَمْدُلِلّهِ سامِكِ السَّماءِ، وَساطِحِ الأَرْضِ، وَحاصِرِ الْبِحارِ، ناضِدِالْجِبالِ، وَبارِىءِالْحَيَوانِ، وَخالِقِ الشَّجَرِ، وَفاتِحِ يَنابيعِ الأَرْضِ، وَمُدَبِّرِالأُمُورِ، وَمُسَيِّرِالسَّحابِ، وَمُجْرِي الرِّيحِ وَالْماءِ وَالنّارِ مِنْ اَغْوارِ الأَرْضِ، مُتَسارِعاتٍ فِي الْهَواءِ، وَمَهْبِطِ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ، اَلَّذي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصّالِحاتُ، وَبِشُكْرِهِ تَسْتَوْجِبُ الزِّياداتُ، وَبِأَمْرِهِ قامَتِ السَّماواتُ، وَبِعِزَّتِهِ اسْتَقَرَّتِ الرّاسِياتُ، وَسَبَّحَتِ الْوُحُوشُ فِي الْفَلَواتِ وَالطَّيْرُ فِي الْوَكَناتِ.

اَلْحَمْدُلِلّهِ رَفيعِ الدَّرَجاتِ، مُنْزِلِ الآياتِ، واسِعِ

(۹) تعقیبِ نمازِ عشاء

پاک ہے وہ ذات جس کی عظمتوں کے سامنے تمام مخلوقات کا سر تسلیم خم ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کی عزت کے سامنے سب ذلیل وخوار ہیں۔ پاک ہے وہ ذات جس کے حکم اور بادشاہی کے سامنے ہر چیز تابع ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو ہر چیز پر قدرت کاملہ رکھتی ہے۔

تمام تعریفیں اس پروردگار کے لئے ہیں جو اپنا ذکر کرنے والوں کو فراموش نہیں کرتا۔ تمام تعریفیں اس پروردگار کے لئے ہیں جو پکارنے والوں کو نا امید نہیں کرتا، تمام تعریفیں اس پروردگار کے لئے ہیں جو توکل کرنے والوں کے لئے حاجت روا ہے۔

تمام تعریفیں اس پروردگار کے لئے مخصوص ہیں جس نے آسمان کا سائبان بنایا اور زمین کو پھیلایا اور دریاؤں کو جاری کیا اور پہاڑوں کو مربوط انداز میں کھڑا کیا جس نے حیوانات اور نباتات کو پیدا کیا اور زمین میں چشمے جاری کئے اور وہ امور میں تدبیر کرنے والا ہے، جس نے بادلوں کو متحرک کیا، زمین کی گہرائیوں سے بخارات پانی اور آگ کو آسمان کی طرف جاری کیا اور سردی اور گرمی کو زمین میں قرار دیا۔

وہ ذات جس کی نعمتوں کے سبب نیک کام مکمل ہوئے اور اس کا شکر نعمتوں میں

الْبَرَكَاتِ، سَاتِرِ الْعَوْرَاتِ، قَابِلِ الْحَسَنَاتِ، مُقِيلِ الْعَثَرَاتِ، مُنَفِّسِ الْكُرُبَاتِ، مُنْزِلِ الْبَرَكَاتِ، مُجِيبِ الدَّعَوَاتِ، مُحْيِي الْأَمْوَاتِ، إِلٰهِ مَنْ فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتِ.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَىٰ كُلِّ حَمْدٍ وَذِكْرٍ، وَشُكْرٍ وَصَبْرٍ، وَصَلَاةٍ وَزَكَاةٍ، وَقِيَامٍ وَعِبَادَةٍ، وَسَعَادَةٍ وَبَرَكَةٍ، وَزِيَادَةٍ وَرَحْمَةٍ، وَنِعْمَةٍ وَكَرَامَةٍ، وَفَرِيضَةٍ، وَسَرَّاءٍ وَضَرَّاءٍ، وَشِدَّةٍ وَرَخَاءٍ، وَمُصِيبَةٍ وَبَلَاءٍ، وَعُسْرٍ وَيُسْرٍ، وَغِنَاءٍ وَفَقْرٍ، وَعَلَىٰ كُلِّ حَالٍ، وَفِي كُلِّ أَوَانٍ وَزَمَانٍ، وَكُلِّ مَثْوىً وَمُنْقَلَبٍ وَمُقَامٍ.

اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَائِذٌ بِكَ فَأَعِذْنِي، وَمُسْتَجِيرٌ بِكَ فَأَجِرْنِي ، وَمُسْتَعِينٌ بِكَ فَأَعِنِّي، وَمُسْتَغِيثٌ بِكَ فَأَغِثْنِي، وَدَاعِيكَ فَأَجِبْنِي، وَمُسْتَغْفِرُكَ فَاغْفِرْ لِي، وَمُسْتَنْصِرُكَ فَانْصُرْنِي، وَمُسْتَهْدِيكَ فَاهْدِنِي، وَمُسْتَكْفِيكَ فَاكْفِنِي، وَمُلْتَجأٌ إِلَيْكَ فَآوِنِي، وَمُسْتَمْسِكٌ بِحَبْلِكَ فَاعْصِمْنِي، وَمُتَوَكِّلٌ عَلَيْكَ فَاكْفِنِي.

وَاجْعَلْنِي فِي عِيَاذِكَ وَجِوَارِكَ، وَحِرْزِكَ وَكَهْفِكَ، وَحِيَاطَتِكَ وَحَرَاسَتِكَ، وَكَلَاءَتِكَ وَحُرْمَتِكَ، وَأَمْنِكَ وَتَحْتَ ظِلِّكَ وَتَحْتَ جَنَاحِكَ.

اضافے کا باعث بنتا ہے اور اس کے حکم سے آسمان کھڑے ہیں اور اس کی عظمت و بزرگواری سے پہاڑ محکم انداز میں کھڑے ہیں، درندے بیابانوں میں اور پرندے آشیانوں میں اس کی تسبیح میں مشغول ہیں۔

تمام تعریفیں اس ذات کے لیے مخصوص ہیں جو درجات کو بلند کرنے والا، آیات کو نازل کرنے وال، برکتوں کو پھیلانے والا، عیبوں پر پردہ ڈالنے والا، نیکیوں کو قبول کرنے والا، لغزشوں سے درگزر کرنے والا، دکھوں کو برطرف کرنے والا، برکتوں کو نازل کرنے والا، دعاؤں کو قبول کرنے والا اور مردوں کو زندہ کرنے والا ہے جو زمین اور آسمانوں کے باشندوں کا معبود ہے۔

ہر حمد پر اور ذکر پر، شکر و صبر پر، نماز و زکوۃ، پر، قیام و عبادت پر، سعادت و برکت پر، اضافے اور رحمت پر، نعمت اور کرامت پر، فریضہ پر، خوشی اور غمی پر، نرمی پر، مصیبت اور دکھ پر، تنگی اور وسعت پر، بے نیازی اور محتاجی میں، ہر حال میں، ہر جگہ میں، ہر زمانے میں، توقف کی جگہ میں اور کوچ کی حالت میں تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

اے پروردگار! میں تیری پناہ کی طلب گار ہوں مجھے پناہ دے، تجھ سے مدد کی طلب گار ہوں مدد فرما، تیری بارگاہ میں فریاد کرتی ہوں میری فریاد کو پہنچ اور تجھے پکارتی ہوں پس مجھے قبول فرما اور تجھے پکارتی ہوں جواب دے، تجھ سے مغفرت کی طلبگار ہوں، پس مجھے بخش دے، اور تجھ سے مدد کی طلب گار ہوں، میری مدد فرما، تجھ سے ہدایت کی طلبگار ہوں مجھے ہدایت فرما تجھ سے کفایت کرنے کی خواستگار ہوں میری حاجت روائی فرما اور تیری جانب پناہ گزین ہوئی ہوں مجھے پناہ دے، تیری رسی سے منسلک ہوئی ہوں میری حفاظت فرما، تجھ پر توکل کیا ہے میری کفایت فرما۔

بارالٰہا! مجھے اپنی پناہ میں، اپنے جوار میں، اپنی حفاظت میں، اپنی پناہ گاہ میں، اپنے حفظ و امان میں، اپنی حرمت میں، اپنی حفاظت میں اور اپنی رحمتوں کے سایہ میں قرار دے۔

وَاجْعَلْ عَلَيَّ جُنَّةً وَاقِيَةً مِنْكَ، وَاجْعَلْ حِفْظَكَ وَحِياطَتَكَ، وَحَراسَتَكَ وَكَلاءَتَكَ، مِنْ وَرائي وَأَمامي، وَعَنْ يَميني وَعَنْ شِمالي، وَمِنْ فَوْقي وَمِنْ تَحْتي، وَحَوالَيَّ، حَتّى لا يَصِلَ أَحَدٌ مِنَ الْمَخْلُوقينَ إِلي مَكْرُوهي وَأَذاي، بِحَقِّ لا إِلـهَ إِلاّ أَنْتَ، أَنْتَ الْمَنّانُ بَديعُ السَّماواتِ وَالْأَرْضِ، ذُو الْجَلالِ وَالْإِكْرامِ.

اَللّـهُمَّ اكْفِني حَسَدَ الْحاسِدينَ، وَبَغْيَ الْباغينَ، وَكَيْدَ الْكائِدينَ، وَمَكْرَ الْماكِرينَ، وَحيلَةَ الْمُحْتالينَ، وَغيلَةَ الْمُغْتالينَ، وَظُلْمَ الظّالِمينَ، وَجَوْرَ الْجائِرينَ، وَاعْتِداءَ الْمُعْتَدينَ، وَسَخَطَ الْمُسَخِّطينَ، وَتَشَحُّبَ الْمُتَشَحِّبينَ، وَصَوْلَةَ الصّائِلينَ، وَاقْتِسارَ الْمُقْتَسِرينَ، وَغَشْمَ الْغاشِمينَ، وَخَبْطَ الْخابِطينَ، وَسِعايَةَ السّاعينَ، وَنَميمَةَ النّامّينَ، وَسِحْرَ السَّحَرَةِ وَالْمَرَدَةِ وَالشَّياطينَ، وَجَوْرَ السَّلاطينَ، وَمَكْرُوهَ الْعالَمينَ.

اَللّهُمَّ إِنّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَخْزُونِ الطَّيِّبِ الطّاهِرِ، الَّذي قامَتْ بِهِ السَّماواتُ وَالْأَرْضُ، وَأَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلَمُ وَسَبَّحَتْ لَهُ الْمَلائِكَةُ، وَوَجِلَتْ عَنْهُ الْقُلُوبُ، وَخَضَعَتْ لَهُ

اے پروردگار! میرے لئے اپنی طرف سے محکم سپر قرار دے، سامنے سے، پیچھے سے دائیں طرف سے، بائیں طرف سے، اوپر سے، نیچے سے مجھے اپنے حفظ وامان میں رکھ تاکہ تیری مخلوقات میں سے مجھے کوئی صدمہ اور اذیت نہ پہنچا سکے، اس حق کے ساتھ کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو احسان کرنے والا ہے، آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا، صاحب جلالت اور عزت والا ہے۔

پروردگار! حاسدوں کے حسد سے، زیادتی کرنے والوں کی زیادتی سے، دھوکہ دینے والوں کے دھوکے سے، بہانہ گروں کے بہانہ سے، ظالموں کے ظلم سے، ستمگاروں کے ستم سے، دشمنوں کی دشمنی سے، جبر کرنے والوں کے جبر سے، تہمت لگانے والوں کی تہمت سے، جادوگروں کے سحر سے، تیری بارگاہ سے نکالے گئے اور شیاطین سے، بادشاہوں کے ظلم سے اور تمام جہانوں کے برے کاموں سے مجھے دور رکھ۔

اے پروردگار! تیرے چھپے ہوئے اور پاک و پاکیزہ اس نام کے ذریعے سے سوال کرتی ہوں کہ جس کے سبب سے آسمان و زمین کھڑے ہیں، تاریکیوں میں روشنی ہے، ملائکہ تیرے ذکر اور تسبیح میں مشغول ہیں، دلوں میں اسی کا خوف و دبدبہ ہے، گردنیں اس کے سامنے سرنگوں ہیں اور مردوں کو اس کے ساتھ زندہ کرتا ہے، میرے

الرِّقابَ، وَاَحْيَيْتَ بِهِ الْمَوْتي، اَنْ تَغْفِرَلي كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ في ظُلَمِ اللَّيْلِ وَضَوْءِ النَّهارِ، عَمْداً اَوْ خَطَأً، سِرّاً اَوْ عَلانِيَةً.

وَاَنْ تَهَبَ لي يَقيناً وَهَدْياً، وَنوراً وَعِلْماً وَفَهْماً، حَتّي اُقيمَ كِتابَكَ، وَاُحِلَّ حَلالَكَ وَاُحَرِّمَ حَرامَكَ، وَاُؤَدّي فَرائِضَكَ، وَاُقيمَ سُنَّةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ.

اَللّهُمَّ اَلْحِقْني بِصالِحِ مَنْ مَضيٰ، وَاجْعَلْني مِنْ صالِحِ مَنْ بَقِيَ، وَاخْتِمْ لي عَمَلي بِاَحْسَنِهِ، اِنَّكَ غَفُورٌ رَحيمٌ.

اَللّهُمَّ اِذا فَنِيَ عُمْري، وَتَصَرَّمَتْ اَيّامَ حَياتي، وَكانَ لابُدَّ لي مِنْ لِقائِكَ، فَاَسْأَلُكَ يا لَطيفُ اَنْ تُوجِبَ لي مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلاً، يَغْبِطُني بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ.

اَللّهُمَّ اَقْبِلْ مِدْحَتي وَالتَّهافي، وَارْحَمْ ضَراعَتي وَهُتافي، وَاِقْراري عَليٰ نَفْسي وَاعْتِرافي، فَقَدْ اَسْمَعْتُكَ صَوْتي فِي الدّاعينَ، وَخُشُوعي فِي الضّارِعينَ، وَمِدْحَتي فِي الْقائِلينَ، وَتَسْبيحي فِي النّادِحينَ.

وَاَنْتَ مُجيبُ الْمُضْطَرّينَ، وَمُغيثُ الْمُسْتَغيثينَ، وَغِياثُ الْمَلْهُوفينَ، وَحِرْزُ الْهاربينَ، وَصَريخُ الْمُؤْمِنينَ، وَمُقيلُ الْمُذْنِبينَ، وَصَلَّي اللّهُ عَلَي الْبَشيرِ النَّذيرِ وَالسِّراجِ الْمُنيرِ، وَعَلَي الْمَلائِكَةِ وَالنَّبِيّينَ.

تمام گناہوں کو خواہ رات کی تاریکی میں انجام دیئے ہوں یا دن کے اجالوں میں، جانتے ہوئے، یا بھول کر، چھپ کر، یا اعلانیہ طور پر انجام دیئے معاف فرما۔

اے پروردگار! مجھے یقین اور ہدایت، نور و علم اور سمجھداری عطا فرما تا کہ تیری کتاب پر عمل کرسکوں، تیرے حلال کو حلال، تیرے حرام کو حرام، تیرے واجبات کو ادا اور تیرے نبی حضرتؐ محمد کی سنت کو قائم کروں۔

بارالہا! مجھے صالحین ماسلف سے ملحق فرما اور مجھے حاضر صالحین کے زمرہ میں قرار دے، میرے اعمال کا خاتمہ بالخیر فرما، یقیناً تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اے پروردگار! جب میری عمر گزر جائے، میری زندگی اختتام پذیر ہو جائے اور تیری بارگاہ میں حاضر ہو جائے تو اے مہربان! تو اس وقت جنت میں میرے لئے ایسا گھر قرار دے جس پر تمام اولین و آخرین رشک کریں۔

اے بارالہا! مجھ سے اپنی حمد و ثنا اور میری فریاد قبول فرما، میرے اقرار اور اعتراف پر رحم فرما جبکہ تجھے پکارنے والوں کے ہمراہ اپنی صدا، آہ و پکار کرنے والوں کے ہمراہ اپنا خضوع و خشوع، مدحت کرنے والوں کے ساتھ اپنی مدحت اور تسبیح بجالانے والوں کے ساتھ اپنی تسبیح تیری بارگاہ تک پہنچا چکی ہوں۔

تو بیچارے اور مضطر لوگوں کی دعا قبول کرنے والا، فریادگروں کی فریادرسی کرنے والا، پناہ گزینوں کیلئے پناہ گاہ ہے، مجبوری کے ہاتھوں فرار کرنے والوں کے لئے ملجا و ماوا ہے جبکہ مومنین کی فریادرسی کرنے والے، گنہگاروں کے گناہ سے درگزر کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دینے اور ڈرانے والے روشن نور حضرت محمدؐ اور ملائکہ اور انبیاء پر درود و سلام ہو۔

اَللّهُمَّ داحِي الْمَدْحُوّاتِ وَبارِئَ الْمَسْمُوكاتِ، وَجَبّالَ الْقُلُوبِ عَلي فِطْرَتِها، شَقِيِّها وَسَعِيدِها، اِجْعَلْ شَرائِفَ صَلَواتِكَ وَنَوامِيَ بَرَكاتِكَ وَكَرائِمَ تَحِيّاتِكَ، عَلي مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَاَمِينِكَ عَلي وَحْيِكَ، اَلْقائِمِ بِحُجَّتِكَ، وَالذّابِّ عَنْ حَرَمِكَ، وَالصّادِعِ بِاَمْرِكَ، وَالْمُشَيِّدِ لِآياتِكَ، وَالْمُوفي لِنَذْرِكَ.

اَللّهُمَّ فَاَعْطِهِ بِكُلِّ فَضِيلَةٍ مِنْ فَضائِلِهِ، وَنَقِيبَةٍ مِنْ مَناقِبِهِ، وَحالٍ مِنْ اَحْوالِهِ، وَمَنْزِلَةٍ مِنْ مَنازِلِهِ، رَأَيْتَ مُحَمَّداً لَكَ فيها ناصِراً، وَعَلي مَكْرُوهِ بَلائِكَ صابِراً، وَلِمَنْ عاداكَ مُعادِياً، وَلِمَنْ والاكَ مُوالِياً، وَعَمّا كَرِهْتَ نائِياً، وَاِلي ما اَحْبَبْتَ داعِياً، فَضائِلَ مِنْ جَزائِكَ، وَخَصائِصَ مِنْ عَطائِكَ وَحِبائِكَ، تُسْني بِها اَمْرَهُ، وَتُعْلي بِها دَرَجَتَهُ، مَعَ الْقُوّامِ بِقِسْطِكَ، وَالذّابّينَ عَنْ حَرَمِكَ، حَتّي لا يَبْقي سَناءٌ وَلا بَهاءٌ، وَلا رَحْمَةٌ وَلا كَرامَةٌ، اِلاّ خَصَصْتَ مُحَمَّداً بِذلِكَ وَآتَيْتَهُ مِنْكَ الذُّري، وَبَلَّغْتَهُ الْمَقاماتِ الْعُلي، آمينَ رَبَّ الْعالَمينَ.

اَللّهُمَّ اِنّي اَسْتَوْدِعُكَ ديني وَنَفْسي وَجَميعَ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ، فَاجْعَلْني في كَنَفِكَ وَحِفْظِكَ، وَعِزِّكَ وَمَنْعِكَ، عَزَّ جارُكَ

اے پروردگار! اے زمینوں کے پھیلانے والے، آسمانوں کے پیدا کرنے والے، نیک و بد فطرت کے مطابق پیدا کرنے والے، حضرت محمدؐ تیرے بندے اور رسولؐ ہیں، تیری وحی کے امین اور تیری حجت قائم کرنے والے، حرمت کے نگہبان، تیرے فرامین پر عمل کرنے والے، تیری نشانیوں کو محکم کرنے والے اور تیرے ارادوں کو عملی جامہ پہنانے والے، اُن پر بہترین درود وسلام اور برکتیں بھیج۔

اے پروردگار! اپنے فضائل میں سے فضیلت، مناقب میں سے منقبت، تمام حالات سے حالت اور تمام درجات سے درجہ حضرت محمد جس کو آپ نے تمام منزلوں میں اپنا مددگار پایا ہے عطا فرما۔ جو مصیبتوں پر صبر کرنے والے، تیرے دشمنوں کے دشمن، تیرے دوستوں کے دوست ہیں، تیرے مکروہات سے دور، تو جسے چاہتا ہے اسے دعوت دینے والے ہیں ان کو اپنے فضائل میں سے اجر اور اپنی خصوصی عطاؤں میں سے عطا فرما۔ ان کے امر کو برتری اور ان کے درجات کو بلندی، اپنے عدل کو قائم کرنے والوں کے ہمراہ، اپنے حریم سے دفاع کرنے والوں کے ہمراہ یہاں تک کہ کوئی برتری، اقدار، رحمت اور کرامت باقی نہ رہ جائے جو حضرت محمدؐ کے ساتھ خاص نہ ہو اور اپنی جانب سے ان کو درجاتِ عالیہ عطا فرما۔ ان کو بلندترین مقام پر پہنچادے، اے عالمین کے پالنے والے۔

اے پروردگار! اپنی جان، دین اور تیری دی ہوئی نعمتوں کو تیرے حوالے کرتی ہوں، پس تو مجھے اپنے حفظ وامان اور اپنی سرپرستی میں قرار دے کیونکہ تیری حفاظت پائیدار،

وَجَلَّ ثَناؤُكَ، وَتَقَدَّسَتْ أَسْماؤُكَ، وَلا إِلهَ غَيْرُكَ، حَسْبِي أَنْتَ فِي السَّرّاءِ وَالضَّرّاءِ، وَالشِّدَّةِ وَالرَّخاءِ، وَنِعْمَ الْوَكيلُ.

رَبَّنا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنا وَإِلَيْكَ أَنَبْنا وَإِلَيْكَ الْمَصيرُ، رَبَّنا لا تَجْعَلْنا فِتْنَةً لِلَّذينَ كَفَرُوا، وَاغْفِرْلَنا رَبَّنا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزيزُ الْحَكيمُ.

رَبَّنا اصْرِفْ عَنّا عَذابَ جَهَنَّمَ، إِنَّ عَذابَها كانَ غَراماً، إِنَّها ساءَتْ مُسْتَقَرّاً وَمُقاماً، رَبَّنا افْتَحْ بَيْنَنا وَبَيْنَ قَوْمِنا بِالْحَقِّ، وَأَنْتَ خَيْرُ الْفاتِحينَ.

رَبَّنا إِنَّنا آمَنّا فَاغْفِرْلَنا ذُنُوبَنا، وَكَفِّرْ عَنّا سَيِّئاتِنا، وَتَوَفَّنا مَعَ الأَبْرارِ، رَبَّنا وَآتِنا ما وَعَدْتَنا عَلي رُسُلِكَ، وَلا تُخْزِنا يَوْمَ الْقِيامَةِ، إِنَّكَ لا تُخْلِفُ الْميعادَ.

رَبَّنا لا تُؤاخِذْنا إِنْ نَسينا أَوْ أَخْطَأْنا، رَبَّنا وَلا تَحْمِلْ عَلَيْنا إِصْراً كَما حَمَلْتَهُ عَلي الَّذينَ مِنْ قَبْلِنا.

رَبَّنا وَلا تُحَمِّلْنا ما لا طاقَةَ لَنا بِهِ، وَاعْفُ عَنّا وَاغْفِرْلَنا وَارْحَمْنا، أَنْتَ مَوْلانا، فَانْصُرْنا عَلي الْقَوْمِ الْكافِرينَ.

رَبَّنا آتِنا فِي الدُّنْيا حَسَنَةً، وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنا

تیری مدح وستائش عظیم المرتبہ ہے۔ تیرے نام مقدس ہیں اور تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو خوش حالی میں اور پریشانی میں، سختی میں اور آرام میں بہترین سرپرست ہے۔

اے پروردگار! ہم تجھ پر ہی توکل کرتے ہیں، تیری بارگاہ میں آہ وزاری کرتے ہیں اور ہم نے تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ بارالہا! ہم کو کافروں کے ذریعہ آزمائش قرار نہ دے اور ہمیں بخش دے۔ اے رب! بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔

اے پروردگار! عذابِ جہنم کو ہم سے دور رکھ کیونکہ جہنم کا عذاب ہمیشہ رہنے والا ہے۔ مزید براں جہنم بہت برا ٹھکانہ ہے اور ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان فیصلہ فرما کیونکہ تو بہترین فیصلے کرنے والا ہے۔

اے پروردگار! ہم ایمان لا چکے، ہمارے گناہ بخش دے، ہماری خطاؤں پر پردہ ڈال، ہمیں نیکوکاروں کے ساتھ موت دے اور جس چیز کا اپنے رسولوں سے وعدہ کیا ہے ہمیں عطا فرما۔ قیامت کے دن ہمیں ذلیل و رسوا نہ فرمانا، بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

اے بارالہا! اگر ہم نے بھول کی ہے یا خطا کی ہے تو ہمارا مواخذہ نہ فرما۔ پروردگار! ہم پر زیادہ بوجھ نہ ڈال جس طرح پہلی امتوں پر ڈالا تھا۔

اے پروردگار! ہماری طاقت سے زیادہ ہمیں تکلیف نہ دے، ہمیں معاف فرما، ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہمارا مولا ہے، پس قومِ کافرین کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

اے پروردگار! ہمیں دنیا اور آخرت میں نیکی عطا فرما، اپنی رحمت کے سبب سے ہمیں

عَذابَ النّارِ، وَصَلَّي اللهُ عَليٰ سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ الطّاهِرِينَ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً.

(١٠) دعاؤها عليها السلام

بعد كل صلاة

سُبْحانَ اللهِ ـ عشراً.

اَلْحَمْدُلِلهِ ـ عشراً.

اَللهُ اَكْبَرُ ـ عشراً.

(١١) دعاؤها عليها السلام

بعد كل صلاة

اَللهُ اَكْبَرُ ـ أربعاً و ثلاثين.

اَلْحَمْدُلِلهِ ـ ثلاثاً و ثلاثين.

سُبْحانَ اللهِ ـ ثلاثاً و ثلاثين.

لاإِلهَ إِلاَّ اللهُ ـ مرة واحدة.

جہنم کی آگ سے بچا۔ ہمارے سردار حضرت محمدؐ اور ان کی پاک آل پر درود و سلام بھیج۔

(فلاح السائل: ص ۲۵۱)

(۱۰) ہر نماز کے بعد آپؐ کی دعا

- سبحان اللہ — دس مرتبہ
- الحمد اللہ — دس مرتبہ
- اللہ اکبر — دس مرتبہ

(صفۃ الصفوۃ: ج ۲، ص ۴)

(۱۱) ہر نماز کے بعد آپؐ کی دعا (تسبیح)

- اللہ اکبر — چونتیس بار
- الحمد اللہ — تینتیس بار
- سبحان اللہ — تینتیس بار
- لا الہ الا اللہ — ایک مرتبہ

(محاسن: ص ۳۶)

(١٢) دعاؤها عليها السلام

في الصباح، المسمى بدعاء الحريق

اَللّٰهُمَّ اِنّي اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَكَفيٰ بِكَ شَهيداً، وَاُشْهِدُ مَلائِكَتَكَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَسُكّانَ سَماواتِكَ وَاَرَضيكَ، وَاَنْبِياءَكَ وَرُسُلَكَ، وَالصّالِحينَ مِنْ عِبادِكَ وَجَميعَ خَلْقِكَ.

بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لا اِلٰهَ اِلاّ اَنْتَ، وَحْدَكَ لاشَريكَ لَكَ، وَاَنَّ كُلَّ مَعْبُودٍ مِنْ دُونِ عَرْشِكَ اِليٰ قَرارِالْاَرَضينَ السّابِعَةِ السُّفْليٰ باطِلٌ ماخَلا وَجْهَكَ الْكَريمِ.

فَاِنَّهُ اَعَزُّ وَاَكْرَمُ وَاَجَلُّ مِنْ اَنْ يَصِفَ الْواصِفُونَ كُنْهَ جَلالِهِ، اَوْ تَهْتَدِى الْقُلُوبُ لِكُلِّ عَظَمَتِهِ.

يا مَنْ فاقَ مَدْحَ الْمادِحينَ فَخْرُ مَدْحِهِ، وَعَدا وَصْفَ الْواصِفينَ مَآثِرُ حَمْدِهِ، وَجَلَّ عَنْ مَقالَةِ النّاطِقينَ تَعْظيمُ شَأْنِهِ

ـ تقول ذلك ثلاثاً.

ثمّ تقول:

لا اِلٰهَ اِلاّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَريكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ،

(۱۲) دعائے حریق

صبح کے وقت پڑھی جانے والی دعا

پروردگار! صبح کے اس وقت میں تجھے گواہ قرار دیتی ہوں کیونکہ تو شہادت اور گواہی کیلئے کافی ہے، تیرے ملائکہ اور حاملانِ عرش، آسمانوں اور زمینوں کے رہنے والوں کو، تیرے پیغمبروںؑ اور رسولوںؑ کو، تیرے بندوں میں سے صالحین کو، تمام بندوں کو گواہ قرار دیتی ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور تو وحدہٗ لاشریک ہے۔ یقیناً تیرے عرش سے نیچے ساتوں زمینوں کے قرار تک سوائے تیری ذاتِ عظیم کے تمام معبود باطل ہیں۔

تیری توصیف اس قدر بلند ہے کہ کوئی صفات بیان کرنے والا اس کی تہہ تک پہنچ سکے اور کوئی دل اس کی عظمت تک رسائی کر سکے۔

اے وہ ذات جس کی توصیف حمد و ستائش کرنے والوں کی دسترس سے باہر ہے اور اس کی تعریف کرنے کے اسباب، تعریف کرنے والوں کی تعریف کے دائرۂ اختیار سے باہر ہیں اور اس کی عظمت و کبریائی بولنے والوں کی گفتار سے بالاتر ہے۔ (تین بار دعا کے اس حصے کو تلاوت کیا کرتی تھیں)۔

گیارہ مرتبہ اس حصے کو تلاوت فرماتی تھیں:

اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ وحدہٗ لاشریک ہے، بادشاہی اور حمد اس کے لئے ہے،

يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لايَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ـ تقول ذلك احد عشر مرة.

ثمّ تقول:

سُبْحانَ اللّهِ، وَالْحَمْدُ لِلّهِ، وَلا اِلهَ اِلاَّ اللّهُ وَاللّهُ اَكْبَرُ، ما شاءَ اللّهُ، لا حَوْلَ وَلاقُوَّةَ اِلاّ بِاللّهِ، الْحَلِيمِ الْكَرِيمِ، الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، الرَّحْمانِ الرَّحِيمِ، الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِينِ، عَدَدَ خَلْقِ اللّهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِلْءَ سَماواتِهِ وَاَرْضِهِ، وَعَدَدَ ماجَرى بِهِ قَلَمُهُ، وَاَحْصاهُ كِتابُهُ، وَرِضا نَفْسِهِ ـ تقول ذلك احد عشر مرة.

ثمّ تقول:

اَللّهُمَّ صَلِّ عَلي مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الْمُبارَكِينَ، وَصَلِّ عَلي جِبْرَئِيلَ وَمِيكائِيلَ وَاِسْرافِيلَ وَحَمَلَةِ عَرْشِكَ، وَالْمَلائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ، صَلِّ اللّهُمَّ عَلَيْهِمْ حَتّى تُبَلِّغَهُمُ الرِّضا، وَتَزِيدَهُمْ بَعْدَ الرِّضا، مِمّا اَنْتَ اَهْلُهُ، يا اَرْحَمَ الرّاحِمِينَ.

اَللّهُمَّ صَلِّ عَلي مَلَكِ الْمَوْتِ وَاَعْوانِهِ، وَرِضْوانٍ

زندگی اور موت دیتا ہے، وہ ہمیشہ رہنے والا ہے، اسی کے ہاتھ میں اچھائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

گیارہ مرتبہ اس حصے کو تلاوت فرماتی تھیں:

پاک ہے اللہ سبحانہٗ اور تمام تعریفیں اس کے لئے مخصوص ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ سب سے بڑا ہے۔ جو وہ چاہتا ہے انجام دیتا ہے اور خداوند حلیم و بزرگ و برتر کے ارادے کے علاوہ کوئی قدرت و قوت نہیں ہے۔ بردبار اور کریم ہے جو بلند اور عظیم ہے، جو رحمان و رحیم ہے، جو مالک اور واضح حق ہے۔ مخلوقاتِ الٰہی کی تعداد کے برابر، عرشِ الٰہی کے وزن کے برابر، زمینوں اور آسمانوں کی وسعت کے برابر، جس پر اس کی قلم خلقت جاری ہوتی ہے، کتابِ الٰہی نے اس کو شمار کیا ہے اور خداوند تبارک و تعالی کے راضی ہونے کی تعداد کے برابر۔

پھر یوں کہے:

اے پروردگار! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج، جبرائیل و میکائیل و اسرافیل، تیرے عرش کے حامل اور اپنے مقرب فرشتوں پر درود بھیج۔ اے پروردگار! ان پر درود بھیج تا کہ وہ خوش ہوں اور خوشی کے بعد اس میں اضافہ فرما۔ اے بہترین رحم کرنے والے! تو ان سب کا اہل ہے۔

اے پروردگار! ملک الموت اور اس کے مددگاروں پر، رضوان اور جنت کے نگہبانوں

وَخَزَنَةِ الْجِنانِ، وَصَلِّ عَلى مالِكٍ وَخَزَنَةِ النّيرانِ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ حَتّى تُبَلِّغَهُمُ الرِّضا، وَتَزيدَهُمْ بَعْدَ الرِّضا، مِمّا اَنْتَ اَهْلُهُ، يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ.

اَللّهُمَّ وَصَلِّ عَلَى الْكِرامِ الْكاتِبينَ، وَالسَّفَرَةِ الْكِرامِ الْبَرَرَةِ، وَالْحَفَظَةِ لِبَني آدَمَ، وَصَلِّ عَلى مَلائِكَةِ السَّماواتِ الْعُلى، وَمَلائِكَةِ الْأَرَضينَ السّابِعَةِ السُّفْلى، وَ مَلائِكَةِ اللَّيْلِ وَالنَّهارِ، وَالْأَرَضينَ وَالْأَقْطارِ، وَالْبِحارِ وَالْأَنْهارِ، وَالْبَراري وَالْقِفارِ، وَصَلِّ عَلى مَلائِكَتِكَ، الَّذينَ اَغْنَيْتَهُمْ عَنِ الطَّعامِ وَالشَّرابِ بِتَقْديسِكَ.

اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ حَتّى تُبَلِّغَهُمُ الرِّضا وَتَزيدَهُمْ بَعْدَ الرِّضا مِمّا اَنْتَ اَهْلُهُ، يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ.

اَللّهُمَّ وَصَلِّ عَلى اَبي آدَمَ وَاُمّي حَوّاءَ، وَما وَلَدا مِنَ النَّبِيّينَ وَالصِّدّيقينَ وَالشُّهَداءِ وَالصّالِحينَ، صَلِّ اللّهُمَّ عَلَيْهِمْ حَتّى تُبَلِّغَهُمُ الرِّضا وَتَزيدَهُمْ بَعْدَ الرِّضا مِمّا اَنْتَ اَهْلُهُ، يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ.

اَللّهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَعَلى اَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبينَ، وَعَلى اَصْحابِهِ الْمُنْتَجَبينَ وَاَزْواجِهِ الْمُطَهَّرينَ، وَعَلى ذُرِّيَّةِ

پر اور جہنم کے مالک اور نگہبانوں پر درود بھیج۔ اے پروردگار! ان پر دورد بھیج تا کہ وہ خوش ہوں اور پھر اس میں اضافہ فرما۔ اے بہترین رحم کرنے والے تو اس پر قادر ہے۔

اے پروردگار! کراما کاتبین اور انسانوں کے محافظ فرشتوں پر درود بھیج۔ سات آسمانوں اور زمینوں کے محافظ فرشتوں پر درود بھیج، دن رات کے فرشتوں، زمینوں اور تمام جگہوں کے فرشتوں، دریاؤں، نہروں، بیابانوں اور صحراؤں کے فرشتوں پر درود بھیج اور ان فرشتوں پر درود بھیج جو تمام وقت تیری تسبیح و تقدیس میں مشغول ہیں جنہیں کھانے پینے سے بے نیاز رکھا ہے۔ اے پروردگار! ان پر درود بھیج تا کہ وہ خوش ہوں اور خوشی کے بعد اس میں اضافہ فرما جب کہ تو اس کا اہل ہے اے بہترین رحم کرنے والے۔

اے پروردگار! میرے والد حضرت آدمؑ اور ماں حضرت حواؑ پر، اور جو انبیاء اور صدیقین، شہداء، صالحین، ان دونوں کی اولاد سے اس دنیا میں آئے ہیں درود بھیج۔ ان پر درود بھیج تا کہ وہ خوش ہوں اور خوشی کے بعد اس میں اضافہ فرما جبکہ تو اس کا اہل ہے، اے بہترین رحم کرنے والے۔

اے پروردگار! محمدؐ اور ان کی پاک آلؑ اولاد پر درود بھیج، ان کے برگزیدہ اصحاب اور پاکیزہ ازواج پر، اور حضرتؐ محمد کی آلؑ پر، ان تمام انبیاء پر جنہوں نے حضرت

مُحَمَّدٍ وَعَلىٰ كُلِّ نَبِيٍّ بَشَّرَ بِمُحَمَّدٍ، وَعَلىٰ كُلِّ نَبِيٍّ وَلَدَ مُحَمَّداً، وَعَلىٰ كُلِّ مَرْأَةٍ صَالِحَةٍ كَفَلَتْ مُحَمَّداً، وَعَلىٰ كُلِّ مَنْ صَلاتُكَ عَلَيْهِ رِضاً لَكَ وَرِضا لِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ.

صَلِّ اللّهُمَّ عَلَيْهِمْ حَتّىٰ تُبَلِّغَهُمُ الرِّضا وَتَزِيدَهُمْ بَعْدَ الرِّضا مِمّا أَنْتَ أَهْلُهُ، يا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ.

اَللّهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَبارِكْ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَارْحَمْ مُحَمَّداً وَآلَ مُحَمَّدٍ، كَما صَلَّيْتَ وَبارَكْتَ وَرَحِمْتَ عَلىٰ إِبْراهِيمَ وَآلِ إِبْراهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّداً الْوَسِيلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ.

اَللّهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَما أَمَرْتَنا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّىٰ عَلَيْهِ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ صَلاةٍ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ.

اَللّهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ فِي صَلاةٍ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ شَعْرِ مَنْ صَلّىٰ عَلَيْهِ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ شَعْرِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.

محمدؐ کے متعلق بشارت دی، ان انبیاء پر جن کی نسل سے حضرت محمدؐ دنیا میں آئے ان

تمام عورتوں پر جنھوں نے حضرت محمدؐ کی کفالت کی اور ہر اس پر درود بھیج جو تیرے اور

حضرت محمدؐ کے راضی ہونے کا سبب بنتا ہے۔ اے پروردگار! ان پر درود بھیج تاکہ خوش

ہوں اور پھر اس خوشی میں اضافہ فرما، اے رحم کرنے والے! تو اس کا اہل ہے۔

اے پروردگار! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج، محمدؐ و آل محمدؐ پر برکتیں نازل فرما اور محمدؐ و آل محمدؐ

پر رحمت فرما، جس طرح حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر درود، برکتیں اور رحمتیں بھیجی

ہیں، بے شک تو تعریف والا، بخشنے والا ہے۔ حضرت محمدؐ کو وسیلہ، فضیلت اور بلند درجہ

عطا فرما۔

اے پروردگار! ایسے حضرت محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج جیسے درود بھیجنے کا ہمیں حکم دیا ہے۔

اے پروردگار! محمدؐ و آل محمدؐ پر ہر درود بھیجنے والوں کی تعداد کے مطابق درود بھیج،

پروردگارا! محمدؐ و آل محمدؐ پر ہر بھیجے گئے درود کی تعداد کے مطابق درود بھیج۔

اے پروردگار! محمدؐ و آل محمدؐ پر تیرے اپنے درودوں میں موجود لفظوں کی تعداد کے

مطابق درود بھیج، بارالٰہا! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنے والوں کے بالوں کی تعداد کے

مطابق درود بھیج۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَليٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نَفْسِ مَنْ صَلّٰي عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَليٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نَفْسِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَليٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ سُكُونِ مَنْ صَلّي عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَليٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ سُكُونِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَليٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حَرَكَةِ مَنْ صَلّٰي عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَليٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حَرَكَاتِهِمْ وَدَقَائِقِهِمْ وَساعاتِهِمْ، وَعَدَدِ زِنَةِ ذَرِّ ما عَمِلُوا اَوْلَمْ يَعْمَلُوا، اَوْكانَ مِنْهُمْ اَوْ يَكُونُ اِليٰ يَوْمِ الْقِيامَةِ.

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ، وَالْمَنُّ وَالْفَضْلُ، وَالطَّوْلُ وَالنِّعْمَةُ، وَالْعَظَمَةُ وَالْجَبَرُوتُ، وَالْمُلْكُ وَالْمَلَكُوتُ، وَ الْقَهْرُ وَالْفَخْرُ، وَالسُّؤْدَدُ وَالسُّلْطانُ، وَالاِمْتِنانُ وَالْكَرَمُ، وَ الْجَلالُ وَالْجَبْرُ، وَالتَّوْحيدُ وَالتَّمْجيدُ، وَالتَّهْليلُ وَالتَّكْبيرُ، وَالتَّقْديسُ وَالْعَظَمَةُ، وَالرَّحْمَةُ وَالْمَغْفِرَةُ وَالْكِبْرِياءُ، وَلَكَ ما زَكيٰ وَطابَ مِنَ الثَّناءِ الطَّيِّبِ، وَالْمَدْحِ[1] الْفاخِرِ وَالْقَوْلِ الْحَسَنِ الْجَميلِ، الَّذي تَرْضيٰ بِهِ عَنْ قائِلِهِ وَتَرْضيٰ بِهِ مِمَّنْ قالَهُ، وَهُوَ رِضاً لَكَ

١ ـ المديح (خ ل).

محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنے والوں کے بالوں کی تعداد کے مطابق درود بھیج۔

بارالہا! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنے والے کی سانسوں کی تعداد کے مطابق درود بھیج۔

بارالہا! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنے والوں کی سانسوں کے مطابق درود بھیج۔

بارالہا! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنے والوں کے سکون کی تعداد کے مطابق درود بھیج۔

بارالہا! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنے والوں کے سکون کی تعداد کے مطابق درود بھیج۔

بارالہا! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنے والوں کی حرکت کی تعداد کے مطابق درود بھیج۔

بارالہا! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنے والوں کی صفات، لمحات، گھنٹے، اوران ذرات کے وزنوں کی تعداد کے مطابق جن پر انہوں نے عمل کیا ہے یا عمل نہیں کیا، یا وہ اعمال ان سے انجام پائے ہیں یا صادر نہیں ہوئے، درود بھیج۔

اے پروردگار! حمد، شکر، فضیلت، احسان، نعمت، بخشش، عظمت، جبر، ملک الملکوت، قہر وافتخار، ہیبت وسلطنت، احسان وکرم، جلالت وجبر، توحید وتمجید، تہلیل وتکبیر، تنزیہ، رحمت ومغفرت وکبریائی وغیرہ تیرے لئے ہی خالص ہیں۔ پاکیزہ ثنا ومدح، فخر، حسین اور جمیل قول، جس کے رکھنے والے سے تو راضی ہوجائے اور تو راضی ہوجائے جس قول سے جو کہا گیا ہے اور وہی تیری رضا کے لئے ہے۔

فَتَقَبَّلْ حَمْدي بِحَمْدِ اَوَّلِ الْحامِدينَ، وَثَنائي بِثَناءِ اَوَّلِ الْمُثْنينَ، وَتَهْليلي بِتَهْليلِ اَوَّلِ الْمُهَلِّلينَ، وَتَكْبيري بِتَكْبيرِ اَوَّلِ الْمُكَبِّرينَ، وَقَوْلِيَ الْحَسَنَ الْجَميلَ بِقَوْلِ اَوَّلِ الْقائِلينَ الْمُجْمِلينَ الْمُثْنينَ عَلى رَبِّ الْعالَمينَ، مُتَّصِلاً ذلِكَ كَذلِكَ مِنْ اَوَّلِ الدَّهْرِ اِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ.

وَبِعَدَدِ زِنَةِ ذَرِّ الرِّمالِ وَالتِّلالِ وَالْجِبالِ، وَعَدَدِ جُرَعِ ماءِ الْبِحارِ، وَعَدَدِ قَطْرِ الْأَمْطارِ، وَوَرَقِ الْأَشْجارِ، وَعَدَدِ النُّجُومِ، وَعَدَدِ زِنَةِ ذلِكَ، وَعَدَدِ الثَّرى وَالنَّوى وَالْحِصى، وَعَدَدِ زِنَةِ ذَرِّ السَّماواتِ وَالْأَرْضِ، وَما فيهِنَّ وَما بَيْنَهُنَّ وَما تَحْتَهُنَّ، وَما بَيْنَ ذلِكَ، وَما فَوْقَ ذلِكَ، مِنْ لَدُنِ الْعَرْشِ اِلى قَرارِ الْأَرْضِ السابِعَةِ السُّفْلى.

وَعَدَدِ حُرُوفِ اَلْفاظِ اَهْلِهِنَّ، وَعَدَدِ اَزْمانِهِمْ[1] وَدَقائِقِهِمْ وَسُكُونِهِمْ وَحَرَكاتِهِمْ وَاَشْعارِهِمْ[2] وَاَبْشارِهِمْ، وَعَدَدِ زِنَةِ ما عَمِلُوا اَوْ لَمْ يَعْمَلُوا، اَوْ كانَ مِنْهُمْ اَوْ يَكُونُ اِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ.

١ ـ ارماقهم (خ ل).

٢ ـ شعائرهم (خ ل).

اپنے پہلے حمد کرنے والے کے ساتھ میری حمد قبول فرما، پہلے ثنا خوان کے ساتھ میری تعریف قبول فرما، پہلے ذکر کرنے والے کے ساتھ میرا ذکر قبول فرما، پہلے تکبیر کہنے والے کے ساتھ میری تکبیر قبول فرما، عالمین کے پالنے والے! میری اچھی بات کو پہلے سے اچھی بات کرنے والوں کے ہمراہ اور تعریف کرنے والوں کے ہمراہ قبول فرما، اس حال میں کہ دنیا کے آغاز سے لے کر قیامت تک متصل ہو۔

بارالہا! ریت کے ذرّوں کی تعداد کے برابر، ٹیلوں کے ذرّات کی تعداد کے برابر، پہاڑوں کے ذرات کی تعداد اور وزن کے برابر، مٹی، دانے اور سنگریزوں کے برابر، آسمانوں اور زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ ان کے نیچے ہے اور جو کچھ ان سے آگے ہے اور جو کچھ ان سے اوپر ہے، جو کچھ ان کے پیچھے ہے، عرش سے ساتویں زمین کی گہرائیوں تک ذروں کی تعداد کے برابر۔

سات زمینوں کے رہنے والوں کے الفاظ کے حروف کی تعداد کے برابر، ان کے زمانوں کی تعداد کے برابر، ان کے لمحوں، حرکات اور سکون اور ان کے بالوں اور چمڑوں کے برابر اور ان اعمال کے برابر جن پر انہوں نے عمل کیا ہے اور جن پر انہوں نے عمل نہیں کیا یا وہ اعمال جو انجام دے چکے ہیں یا قیامت تک انجام دیں گے، کی تعداد کے برابر۔

أُعيذُ أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَنَفْسي وَمالي وَذُرِّيَّتي وَأَهْلي وَوَلَدي وَقَراباتي وَأَهْلَ بَيْتي، وَكُلَّ ذي رَحِمٍ لي دَخَلَ فِي الْإِسْلامِ وَجيراني وَإِخْواني، وَمَنْ قَلَّدَني دُعاءً أَوْ أَسْدىٰ إِلَيَّ بِرّاً، أَوْ اِتَّخَذَ عِنْدي يَداً مِنَ الْمُؤْمِنينَ وَالْمُؤْمِناتِ، بِاللَّهِ وَبِأَسْمائِهِ التّامَّةِ الشّامِلَةِ الْكامِلَةِ، الْفاضِلَةِ الْمُبارَكَةِ الْمُتَعالِيَةِ، الزَّكِيَّةِ الشَّريفَةِ، الْمَنيعَةِ الْكَريمَةِ الْعَظيمَةِ، الْمَكْنُونَةِ الْمَخْزُونَةِ، الَّتي لا يُجاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلا فاجِرٌ، وَبِأُمِّ الْكِتابِ وَخاتِمَتِهِ وَما بَيْنَهُما، مِنْ سُورَةٍ شَريفَةٍ وَآيَةٍ مُحْكَمَةٍ، وَشِفاءٍ وَرَحْمَةٍ، وَعَوْذَةٍ وَبَرَكَةٍ، وَبِالتَّوْراةِ وَالْإِنْجيلِ وَالزَّبُورِ، وَبِصُحُفِ إِبْراهيمَ وَمُوسىٰ.

وَبِكُلِّ كِتابٍ أَنْزَلَ اللَّهُ، وَبِكُلِّ رَسُولٍ أَرْسَلَ اللَّهُ، وَبِكُلِّ حُجَّةٍ أَقامَهَا اللَّهُ، وَبِكُلِّ بُرْهانٍ أَظْهَرَهُ اللَّهُ، وَبِكُلِّ نُورٍ أَنارَهُ اللَّهُ، وَبِكُلِّ آلاءِ اللَّهِ وَعَظَمَتِهِ.

أُعيذُ وَأَسْتَعيذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذي شَرٍّ وَمِنْ شَرِّ ما أَخافُ وَأَحْذَرُ، وَمِنْ شَرِّ ما رَبّي تَبارَكَ وَتَعالىٰ مِنْهُ أَكْبَرُ، وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، وَالشَّياطينِ وَالسَّلاطينِ،

بارالہا! میں اہل بیتؑ کو، اپنے نفس اور حال، رشتہ داروں، قرابت داروں، اور بیٹوں اور اپنے خاندان کو اور تمام ان رشتہ داروں کو جو دائرۂ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں اپنے ہمسائیوں، بھائیوں اور تمام مردوں اور عورتوں سے جنھوں نے میرے لئے دعا کی ہے یا میرے حق میں کارِ خیر انجام دیا ہے یا مجھے ہدیہ دیا ہے کہ خدائے عز و جل اور اس کے کامل و برتر اور متبرک، پاکیزہ، شریف و کریم، بزرگوار، پوشیدہ و پنہاں ناموں کے ساتھ، اس بارگاہ میں جس میں کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کرسکتا ہے، پناہ میں دیتی ہوں، قرآن اور اس کے اختتام، جو کچھ اس میں ہے سورتوں اور محکم آیات سے، شفاء و رحمت، پناہ، برکت، توراۃ، انجیل و زبور اور صحف ابراہیم اور موسیٰ۔

تمام نازل شدہ کتابوں اور تمام بھیجے گئے رسولوں، تمام اللہ کی قائم کردہ حجتوں، ظاہر شدہ برہانوں اور اللہ کے روشن انوار، اللہ کی تمام عظیم الشان نعمتوں کے ساتھ پناہ مانگتی ہوں۔

بارالہا! میں پناہ مانگتی ہوں ہر شر بپا کرنے والے کے شر سے، اس کے شر سے جس سے میں خوف و ہراس میں ہوں، اس کے شر سے جس سے میرا پروردگار برتر اور عظیم ہے،

وَابْلِيسَ وَجُنُودِهِ وَاَشْياعِهِ وَاَتْباعِهِ، وَمِنْ شَرِّ ما فِي النُّورِ وَالظُّلْمَةِ.

وَمِنْ شَرِّ مادَهَمَ اَوْهَجَمَ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ هَمٍّ وَغَمٍّ وَآفَةٍ وَنَدَمٍ، وَمِنْ شَرِّ ما يَنْزِلُ مِنَ السَّماءِ وَما يَعْرُجُ فيها، وَمِنْ شَرِّ ما يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَما يَخْرُجُ مِنْها، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دابَّةٍ رَبِّي آخِذٌ بِناصِيَتِها، اِنَّ رَبِّي عَلي صِراطٍ مُسْتَقيمٍ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّهُ لا اِلـهَ اِلاّ هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظيمِ.

(١٣) دعاؤها عليها السلام
في الصباح والمساء

يا حَيُّ يا قَيُّومُ، بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغيثُ، اَصْلِحْ لي شَأْني كُلَّهُ وَلاتَكِلْني اِليٰ نَفْسي.

و في رواية:

يا حَيُّ يا قَيُّومُ، بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغيثُ، فَلا تَكِلْني اِليٰ نَفْسي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَ اَصْلِحْ لي شَأْني كُلَّهُ.

جن وانس کے شر سے، شیاطین، بادشاہوں، ابلیس اور اس کے شر سے اور اس کے پیروکار لشکر اور اس کا اتباع کرنے والوں کے شر سے اور نور وظلمت میں موجود شر سے۔ حملہ کے شر سے، ہر غم واندوہ اور آفت اور پریشانی کے شر سے، آسمان سے نازل ہونے والے یا اس کی طرف بلند ہونے والے شر سے، زمین میں داخل ہونے والے اور اسی سے نکلنے والے شر سے، ہر چلنے والے کے شر سے تمام امور کی باگ ڈور میرے رب کے پاس ہے، تحقیق میرا رب صراط مستقیم پر ہے، پس اگر کوئی مجھ سے منہ پھیر لے تو اس کو کہہ دیجئے کہ میرا رب میرے لئے کافی ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اس پر توکل کیا ہے اور وہ ہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

(مصباح المتہجد: ص ۲۲۰، مصباح: ص ۷۲)

(۱۳) صبح وشام میں جنابِ سیدہؑ کی دعا

اے زندہ و پائندہ! تیری رحمت کی پناہ کی طلب گار ہوں کہ میرے تمام کاموں کی اصلاح فرما اور مجھے میرے نفس کے حوالہ نہ کر۔

ایک اور روایت میں یوں ہے:

اے زندہ اور ہمیشہ رہنے والے! تیری رحمت کی پناہ کی طلب گار ہوں، مجھے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی تنہا نہ چھوڑ اور میرے تمام کاموں میں اصلاح فرما۔ (تاریخ بغداد: ج ۸، ص ۴۹)

تیسرا باب

جنابِ سیدہؑ کی دعائیں
حاجتوں کی برآوری میں

☆ حاجات کے برلانے کے لئے

☆ جاجات کی برآوری کے لئے دعا

☆ حاجات کے پورا ہونے کے لئے

☆ قرض کی ادائیگی اور کاموں میں آسانی کے لئے دعا

☆ مشکلات کی دوری کے لئے دعا

☆ اہم کاموں کی انجام دہی کے لئے دعا

☆ قضاء حاجت کے لیے دعا

☆ غم واندوہ کے برطرف ہونے کے لئے دعا

☆ مصیبتوں سے نجات کے لئے دعا

(١٤) دعاؤها عليها السلام

لقضاء الحوائج

يٰا اَعَزَّ مَذْكُورٍ، وَاَقْدَمَهُ قِدَماً فِي الْعِزِّ وَ الْجَبَرُوتِ، يٰا رَحِيمَ كُلِّ مُسْتَرْحِمٍ، وَمَفْزَعَ كُلِّ مَلْهُوفٍ اِلَيْهِ، يٰا رٰاحِمَ كُلِّ حَزِينٍ يَشْكُوبَثَّهُ وَ حُزْنَهُ اِلَيْهِ، يٰاخَيْرَ مَنْ سُئِلَ الْمَعْرُوفُ مِنْهُ وَاَسْرَعَهُ اِعْطٰاءً، يٰا مَنْ يَخٰافُ الْمَلاٰئِكَةُ الْمُتَوَقِّدَةُ بِالنُّورِ مِنْهُ.

اَسْاَلُكَ بِالْاَسْمٰاءِ الَّتِي يَدْعُوكَ بِهٰا حَمَلَةُ عَرْشِكَ، وَ مَنْ حَوْلَ عَرْشِكَ بِنُورِكَ يُسَبِّحُونَ شَفَقَةً مِنْ خَوْفِ عِقٰابِكَ، وَبِالْاَسْمٰاءِ الَّتِي يَدْعُوكَ بِهٰا جَبْرَئِيلُ وَ مِيكٰائِيلُ وَ اِسْرٰافِيلُ اِلاّٰ اَجَبْتَنِي، وَكَشَفْتَ يٰا اِلٰهِي كُرْبَتِي، وَسَتَرْتَ ذُنُوبِي.

يٰا مَنْ اَمَرَ بِالصَّيْحَةِ فِي خَلْقِهِ، فَاِذٰاهُمْ بِالسّٰاهِرَةِ مَحْشُورُونَ، وَبِذٰلِكَ الْاِسْمِ الَّذِي اَحْيَيْتَ بِهِ الْعِظٰامَ وَ هِيَ رَمِيمٌ، اَحْيِ قَلْبِي، وَاشْرَحْ صَدْرِي، وَاَصْلِحْ شَأْنِي.

يٰا مَنْ خَصَّ نَفْسَهُ بِالْبَقٰاءِ، وَخَلَقَ لِبَرِيَّتِهِ الْمَوْتَ وَالْحَيٰاةَ وَالْفَنٰاءَ، يٰامَنْ فِعْلُهُ قَوْلٌ، وَقَوْلُهُ اَمْرٌ، وَاَمْرُهُ مٰاضٍ عَلىٰ مٰا يَشٰاءُ.

(۱۴) حاجات کو برلانے کے لئے دعا

اے عزیز ترین یاد شدہ نام اور عزت و جبروت میں سب سے پرانا نام، اے رحمت کے طلب گار پر رحمت کرنے والے، ہر پناہ گزین کیلئے پناہ گاہ، ہر غمگین پر رحم کرنے والے جو اس کی بارگاہ میں اپنے دکھ درد کی شکایت لے کر آئے اور اے وہ ذات جس سے نیکیاں بجالانے کی توفیق طلب کی گئی اور اس نے فوراً ہی عطا فرمائی، اے وہ ذات جس سے نورانی مخلوق فرشتے خوف زدہ ہیں۔

میں سوال کرتی ہوں تیرے حاملانِ عرش، عرش کے اطراف میں رہنے والوں، تیرے عذاب کے ڈر سے تیری تسبیح و تقدیس کرنے والوں کے نام سے، تجھے ان ناموں کا واسطہ دے کر پکارتی ہوں جن کے ذریعے سے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل نے پکارا، میری دعاؤں کو قبول فرما، میری مشکلات دور فرما اور میرے گناہوں پر پردہ ڈال۔

اے وہ ذات جس نے مخلوقات میں صور پھونکنے کا حکم دیا تا کہ مخلوق قیامت کے بڑے اجتماع میں اکٹھی ہوں۔ اس نام کے طفیل سے جس کے ساتھ تو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے، چاہتی ہوں کہ میرے دل کو زندہ، سینے کو کشادہ اور میرے امور کی اصلاح فرما۔

اے وہ ذات جس نے بقا اور ہمیشگی کو اپنے لئے مخصوص رکھا، جبکہ مخلوقات کیلئے موت، زندگی، اور فنا کو رکھا۔ اے وہ ذات جس کا عمل اس کی گفتار کے مطابق اور جس کی گفتار اسکے فرمان کے مطابق اور اس کا فرمان جس پر چاہے جاری ہوتا ہے۔

اَسْأَلُكَ بِالْإِسْمِ الَّذي دَعاكَ بِهِ خَليلُكَ حينَ اُلْقِيَ فِي النّارِ، فَدَعاكَ بِهِ، فَاسْتَجَبْتَ لَهُ وَقُلْتَ: «يانارُكُوني بَرْداً وَسَلاماً عَلىٰ اِبْراهيمَ»،[1] وَبِالْإِسْمِ الَّذي دَعاكَ بِهِ مُوسىٰ مِنْ جانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ، فَاسْتَجَبْتَ لَهُ، وَبِالْإِسْمِ الَّذي خَلَقْتَ بِهِ عيسىٰ مِنْ رُوحِ الْقُدُسِ.

وَبِالْإِسْمِ الَّذي وَهَبْتَ بِهِ لِزَكَرِيّا يَحْيىٰ، وَبِالْإِسْمِ الَّذي كَشَفْتَ بِهِ عَنْ اَيُّوبَ الضُّرَّ، وَبِالْإِسْمِ الَّذي تُبْتَ بِهِ عَلىٰ داوُدَ، وَ سَخَّرْتَ بِهِ لِسُلَيْمانَ الرّيحَ تَجْري بِأَمْرِهِ، وَ الشَّياطينَ، وَعَلَّمْتَهُ مَنْطِقَ الطَّيْرِ.

وَبِالْإِسْمِ الَّذي خَلَقْتَ بِهِ الْعَرْشَ، وَبِالْإِسْمِ الَّذي خَلَقْتَ بِهِ الْكُرْسِيَّ، وَبِالْإِسْمِ الَّذي خَلَقْتَ بِهِ الرُّوحانِيّينَ، وَبِالْإِسْمِ الَّذي خَلَقْتَ بِهِ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ، وَبِالْإِسْمِ الَّذي خَلَقْتَ بِهِ جَميعَ الْخَلْقِ.

وَبِالْإِسْمِ الَّذي خَلَقْتَ بِهِ جَميعَ ما اَرَدْتَ مِنْ شَيْءٍ، وَبِالْإِسْمِ الَّذي قَدَرْتَ بِهِ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ، اَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْأَسْماءِ، اِلّا ما اَعْطَيْتَني سُؤْلي وَ قَضَيْتَ حَوائِجي ياكَريمُ.

[1] ـ الأنبياء: ٦٩

تجھے اس نام کا واسطہ دے کر پکارتی ہوں جس نام سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے آتش نمرود میں گرتے ہوئے پکارا تھا، تو نے ان کی دعا کو قبول کرتے ہوئے فرمایا ''اے آگ! ابراہیمؑ پر سرد ہو جا''، اور اس کے نام کے ذریعے سے جس نام سے حضرت موسیٰؑ نے کوہ طور کے کنارے سے تیری امان چاہی تھی اور تو نے ان کی دعا کو قبول فرمایا تھا، اس نام کے ساتھ جس سے حضرت عیسیٰؑ کو روح القدس سے پیدا کیا۔ اس نام کے ساتھ جس سے حضرت ذکریاؑ کو حضرت یحییٰؑ سے نوازا اور حضرت ایوبؑ سے دکھوں کو دور کیا، حضرت داؤدؑ کی توبہ قبول فرمائی تھی، ہواؤں کو حضرت سلیمانؑ کے لئے مسخر کیا تھا تاکہ وہ ان کے حکم سے گردش میں آئیں، اسی طرح شیاطین کو ان کے زیر اثر کیا اور ان کو پرندوں کی زبانوں سے آشنا کیا۔

اس نام کے ساتھ جس سے عرش کو پیدا کیا، جہان کو پیدا کیا اور اس نام کے ساتھ جس سے فرشتوں کو پیدا کیا، اس نام کے ساتھ جس سے جن وانس کو پیدا کیا اور اس نام کے ساتھ جس سے تمام مخلوقات کو پیدا کیا۔

اس نام کے ساتھ جس سے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اس نام کے ذریعے سے جس نام سے تو ہر چیز پر قادر ہے، ان تمام ناموں کا واسطہ دے کر سوال کرتی ہوں اے بخشنے والے! میری حاجات کو پورا فرما اور میری درخواستوں کو قبول فرما۔

(مہج الدعوات، ص ۱۳۹)

(١٥) دعاؤها عليها السلام

لقضاء الحوائج

يَا رَبَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، وَيَا خَيْرَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، يَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينِ، وَيَا رَاحِمَ الْمَسَاكِينَ، وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

و في رواية:

يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِينَ، وَيَا آخِرَ الْآخِرِينَ، وَيَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينِ، وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، أَغْنِنَا وَاقْضِ حَاجَتَنَا.

(١٦) دعاؤها عليها السلام

لقضاء الحوائج

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَا يَنْسَى مَنْ ذَكَرَهُ، وَلَا يَخِيبُ مَنْ دَعَاهُ، وَلَا يَقْطَعُ رَجَاءَ مَنْ رَجَاهُ.

ثم يسأل الله عزوجل ما يريد.

(۱۵) حاجات کی برآوری کے لئے دعا

• اے اوّلین و آخرین کے پروردگار، اے اوّلین و آخرین سے بہتر، اے مضبوط ترین قدرت والے، اے بیچاروں اور بیکسوں پر رحم کرنے والے، اے بہترین رحم کرنے والے۔

دوسری روایت میں یوں ہے:

ہر آغاز سے پہلے، ہر آخر کی انتہا، اے مضبوط ترین قدرت والے اور اے بہترین رحم کرنے والے مجھے بے نیاز کردے، میری حاجات کو پورا کرتے ہوئے مجھے دوسروں سے بے نیاز کردے۔

(دعوات: ص ۴۷، بحار: ج ۴۳، ص ۱۵۲)

(۱۶) حاجات کے پورا ہونے کیلئے جناب سیدہؑ کی دعا

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو اپنے ذکر کرنے والوں کو فراموش نہیں کرتا، پکارنے والوں کو اپنے سے مایوس نہیں کرتا اور اپنے سے امید رکھنے والوں کو ناامید نہیں کرتا۔

پھر اللہ کی بارگاہ میں جو چاہتے ہیں سوال کریں۔ (کتاب اہل البیت: ص ۱۸۷)

(١٧) دعاؤها عليها السلام

لقضاء الدين و تيسير الامور

اَللّٰهُمَّ رَبَّنا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، مُنْزِلَ التَّوْراةِ وَالْإِنْجيلِ وَالْفُرْقانِ، فالِقَ الْحَبِّ وَ النَّوىٰ، اَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دابَّةٍ، اَنْتَ اٰخِذٌ بِناصِيَتِها.

اَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْباطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ.

صَلِّ عَليٰ مُحَمَّدٍ وَعَليٰ اَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلامُ، وَاقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ، وَاَغْنِني مِنَ الْفَقْرِ، وَيَسِّرْلي كُلَّ الْأَمْرِ، يااَرْحَمَ الرّاحِمينَ.

وفي رواية:

اَللّٰهُمَ رَبَّ السَّماواتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظيمِ، رَبَّنا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، مُنْزِلَ التَّوْراةِ وَ الْاِنْجيلِ وَالْفُرْقانِ، فالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوىٰ، اَعُوذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِناصِيَتِهِ.

(۱۷) قرض کی ادائیگی اور کاموں میں آسانی کے لئے جنابِ سیدہؑ کی دعا

اے پروردگار! ہمارے اور ہر چیز کے رب، توراۃ، انجیل اور قرآن کے نازل کرنے والے، شگوفوں کو دانے سے شگافتہ کرنے والے، ہر چوپائے کے شر سے کہ اس کی زندگی تیرے اختیار میں ہے، تیری پناہ کی طلب گار ہوں۔

تو وہ اوّل ہے جس سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی، تو وہ آخر ہے جس کے بعد بھی کوئی چیز نہیں ہوگی، تو وہ ظاہر ہے جس سے بالاتر کوئی چیز نہیں، تو وہ باطن ہے جس کے علاوہ کوئی دوسرا باطن نہیں، محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج، انؐ پر اور انؑ کے اہل بیتؑ پر سلام ہو، میرے قرض کو ادا فرما، مجھے محتاجی سے رہائی عطا فرما اور تمام کاموں کو میرے لئے آسان فرما، اے بہترین رحم کرنے والے۔

یہ دعا ایک اور روایت میں اس طرح بھی نقل ہوئی ہے:

اے آسمانوں کے اور عرشِ عظیم کے رب! ہمارے اور ہر چیز کے رب! اے توراۃ و انجیل اور قرآن کے نازل کرنے والے اور گٹھلیوں سے دانے نکالنے والے، اے ساتوں آسمانوں کے رب، ہر چیز سے جس کی زمامِ قدرت تیرے ہاتھوں میں ہے پناہ مانگتی ہوں۔

أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، فَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ.

وفي رواية:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّماوٰاتِ وَ رَبَّ الْأَرَضِينَ وَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فٰالِقَ الْحَبِّ وَ النَّوىٰ، وَ مُنْزِلَ التَّوْرٰاةِ وَ الْإِنْجِيلِ وَ الْقُرْآنِ، اَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنٰاصِيَتِهِ.

أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَ أَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَ الظّٰاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَ الْبٰاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اِقْضِ عَنَّى الدَّيْنَ، وَ اَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ.

(١٨) دعاؤها عليها السلام

لدفع الشدائد

روى أنّ النبي صلى الله عليه وآله علّم علياً و فاطمة عليهما السلام هذا الدعاء وقال لهما: إن نزلت بكما مصيبة او خفتما جور السّلطان او ضلّت لكما ضالة، فأحسنا الوضوء وصلّيا ركعتين و ارفعا أيديكما إلى السّماء وقولا:

تو وہ اوّل ہے جس سے پہلے کچھ بھی نہ تھا، تو وہ آخر ہے جس کے بعد بھی کوئی چیز نہیں ہے، تو وہ ظاہر ہے جس سے باہر کوئی چیز نہیں، تو وہ باطن ہے جس کے علاوہ کوئی چیز نہیں، میرے قرض کو ادا فرما اور فقر و محتاجی سے رہائی عطا فرما۔

ایک اور روایت میں یوں ذکر آیا ہے:

اے پروردگار! اے آسمانوں اور زمینوں کے رب اور ہر چیز کے رب، دانوں کو گٹھلیوں سے نکالنے والے، اے تورات، انجیل اور قرآن کے نازل کرنے والے، ہر اس کے شر سے جس کی زندگی تیرے اختیار میں ہے، پناہ مانگتی ہوں۔

تو وہ اوّل ہے جس سے پہلے کچھ نہ تھا، تو وہ آخر ہے جس کے بعد کچھ نہیں ہوگا، تو وہ ظاہر ہے جس سے باہر کوئی چیز نہیں اور تو وہ باطن ہے جس کے علاوہ کوئی چیز نہیں، میرا قرض ادا فرما، مجھے محتاجی سے رہائی عطا فرما۔

(مہج الدعوات: ص ۱۴۲، بحار: ج ۹۵ ص ۴۰۶)

(۱۸) مشکلات کی دوری کیلئے جنابِ سیدہؑ کی دعا

روایت میں ہے کہ پیغمبرؐ نے یہ دعا حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہ علیہما السلام کو تعلیم دی اور ان دونوں کے لئے فرمایا جب بھی کوئی مصیبت آئے یا ظالم بادشاہ ڈرائے یا کوئی چیز گم ہو جائے تو وضو کرو اور خشوع و خضوع کے ساتھ دو رکعت نماز بجالاؤ، پھر آسمان کی طرف ہاتھ بلند کرتے ہوئے یوں پکارو:

يَا عَالِمَ الْغَيْبِ وَ السَّرَائِرِ، يَا مُطَاعُ يَا عَلِيمُ، يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ، يَا هَازِمَ الْاَحْزَابِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ، يَا كَائِدَ فِرْعَوْنَ لِمُوسَىٰ، يَا مُنْجِيَ عِيسَىٰ مِنَ الظَّلَمَةِ، يَا مُخَلِّصَ قَوْمِ نُوحٍ مِنَ الْغَرَقِ، يَا رَاحِمَ عَبْدِهِ يَعْقُوبَ، يَا كَاشِفَ ضُرِّ اَيُّوبَ، يَا مُنْجِيَ ذِي النُّونِ مِنَ الظُّلُمَاتِ، يَا فَاعِلَ كُلِّ خَيْرٍ، يَا هَادِياً اِلَىٰ كُلِّ خَيْرٍ، يَا دَالّاً عَلَىٰ كُلِّ خَيْرٍ، يَا اٰمِراً بِكُلِّ خَيْرٍ، يَا خَالِقَ الْخَيْرِ، يَا اَهْلَ الْخَيْرَاتِ، اَنْتَ اللّٰهُ رَغِبْتُ اِلَيْكَ فِيمَا قَدْ عَلِمْتَ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اَسْاَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ.

ثم اسألا الحاجة تجاب ان شاءالله تعالى.

(١٩) دعاؤها عليها السلام

للامر العظيم

بِحَقِّ يٰس وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِيمِ، وَبِحَقِّ طٰه وَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيمِ، يَا مَنْ يَقْدِرُ عَلَىٰ حَوَائِجِ السَّائِلِينَ، يَا مَنْ يَعْلَمُ مَا فِي الضَّمِيرِ، يَا مُنَفِّساً عَنِ الْمَكْرُوبِينَ، يَا مُفَرِّجاً عَنِ الْمَغْمُومِينَ، يَا رَاحِمَ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ، يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيرِ، يَا مَنْ لَا يَحْتَاجُ اِلَى التَّفْسِيرِ، صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ افْعَلْ بِي.

اے غیب اور رازوں کے جاننے والے، اے میرے، انا معبود، یا اللہ، یا اللہ، یا اللہ، اے پیغمبر اکرمؐ کے دشمنوں کو متفرق کرنے والے، اے موسیٰؑ کے لئے فرعون کو فریب دینے والے، عیسیٰؑ کو تاریکی سے نجات دینے والے، اے قوم نوحؑ کو غرق ہونے سے بچانے والے، اے اپنے بندے یعقوبؑ پر رحم کرنے والے، اے ایوبؑ سے مشکلات دور کرنے والے، اے حضرت یونسؑ کو تاریکیوں سے نجات دینے والے، اے ہر نیکی کرنے والے اور ہر اچھائی کی طرف ہدایت کرنے والے، تمام اچھائیوں پر رہنمائی کرنے والے، اے ہر نیکی کا حکم دینے والے، اے ہر اچھائی کے پیدا کرنے والے، اے نیکیوں والے! تو میرا معبود ہے جس سے میں تیری طرف راغب ہوں۔ یقیناً تو جانتا ہے اور تو ہے رازوں سے آگاہ، تجھ سے سوال کرتی ہوں کہ تو محمدؐ و آلؑ پر درود بھیج۔

(اس دعا کے بعد کوئی بھی حاجت طلب کریں خدا پوری کرے گا۔)

(مکارم الاخلاق: ج ۲، ص ۱۳۸)

(۱۹) اہم کاموں کی انجام دہی کیلئے آپؐ کی دعا

قرآن مجید اور سورۂ یٰسین کے صدقے، قرآن عظیم اور سورۂ طٰہٰ کے صدقے، اے وہ ذات جو نیازمندوں کی حاجت روائی پر قادر ہے، اے رازوں کے جاننے والے، اے مشکلات میں گھرے لوگوں کی مشکلات کو دور کرنے والے، اے غم و اندوہ میں پھنسے لوگوں کو غم سے نجات دینے والے، اے بوڑھے اور عمر رسیدہ لوگوں پر رحم کرنے والے، اے چھوٹے بچے کو شکمِ مادر میں روزی دینے والے، اے وہ جو کسی تفسیر کا محتاج نہیں ہے، محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج، اور (فلاں) کام میرے لئے انجام دے۔

(فلاں کی جگہ اپنی حاجت بیان کریں)

(دعوات: ص ۵۳، بحار: ج ۹۵، ص ۱۹۶)

(٢٠) دعاؤها عليها السلام

لقضاء الحوائج

روى انّ النبى صلى الله عليه وآله علّم عليا و فاطمة عليهما السلام و قال: يصلّى أحدكما ركعتين، يقرء فى كلّ ركعة فاتحة الكتاب وآية الكرسى - ثلاث مرّات، و «قُلْ هُوَ اللّهُ اَحَدٌ» - ثلاث مرات، و آخر الحشر - ثلاث مرات، من قوله: «لَوْ اَنْزَلْنا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلىٰ جَبَلٍ» الى آخره، فاذا جلس فليتشهّد وليثن على الله و ليصلّ على النبى ٩ وليدع للمؤمنين والمؤمنات، ثم يدعو على اثر ذلك فيقول:

اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْأَلُكَ بِحَقِّ كُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ، يَحِقُّ عَلَيْكَ فيهِ إجابَةُ الدُّعاءِ اِذا دُعيتَ بِهِ، وَ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ كُلِّ ذي حَقٍّ عَلَيْكَ، وَ اَسْأَلُكَ بِحَقِّكَ عَلىٰ جَميعِ ما هُوَ دُونَكَ اَنْ تَفْعَلَ بي كَذا وَكَذا.

(٢١) دعاؤها عليها السلام

في تفريج الهموم و الغموم بعد صلاتها عليها السلام

عن الصادق عليه السلام: كان لامي فاطمة عليها السلام صلاة تصلّيها علّمها جبرئيل، ركعتان تقرء في الاولي الحمد مرة، و «اِنّا اَنْزَلْناهُ في لَيْلَةِ

(۲۰) قضاءِ حاجت کیلئے جنابِ سیدہؑ کی دعا

روایت ہے کہ پیغمبر اسلامؐ حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہ علیہما السلام کو نماز کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں: دو رکعت نماز پڑھیں، ہر رکعت میں ایک بار سورہ حمد، تین بار آیت الکرسی، اور تین بار سورہ توحید تلاوت کریں۔ سورہ حشر لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل سے لے کر اختتام سورہ تک تین بار پڑھیں۔ پھر بیٹھیں اور تشہد بجالائیں، حمد خداوندی کریں اور پیغمبر اسلامؐ پر درود بھیجیں اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے دعا کریں۔

پھر یہ دعا پڑھیں:

اے پروردگار! تیرے حضور خاص ناموں کے صدقے سے سوال کرتی ہوں کیونکہ جب بھی ان ناموں کے ساتھ دعا کرتی ہوں تو وہ پوری ہو جاتی ہیں اور تیری بارگاہ سے حق دار کے حق کے صدقے میں سوال کرتی ہوں اور تیرے اس حق کے صدقے میں جو ان سب پر ہے جو تیرے علاوہ ہیں سوال کرتی ہیں کہ میرے فلاں فلاں کام انجام دے۔ (یہاں پر اپنی دلی حاجت طلب کریں)۔

(جمال الاسبوع، ص ۹۰)

(۲۱) غم واندوہ کے برطرف ہونے کیلئے دعا

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: میری مادر گرامی حضرت فاطمہ علیہا السلام ایک نماز پڑھتی تھیں جو انہیں حضرت جبرائیل نے تعلیم دی تھی۔ دو رکعت نماز ہے جو اس طرح ہے، پہلی رکعت میں ایک بار سورہ حمد اور ایک مرتبہ سورہ قدر، دوسری رکعت میں

الْقَدْرِ»، و في الثانية الحمد مرة و مائة مرة «قُلْ هُوَ اللَّهُ اَحَدٌ» فاذا

سلّمت سبّحت تسبيح الطاهرة عليها السلام ، و هو التسبيح الذى تقدم،[1] و

تكشف عن ركبتيك و ذراعيك على المصلّي، و تدعو بهذا الدعاء، و

تسأل حاجتك تعطها ان شاء اللّه تعالى، الدعاء:

ترفع يديك بعد الصلاة على النبي صلى الله عليه وآله و تقول:

اَللّٰهُمَّ اِنّي اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِهِمْ، وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِحَقِّهِمْ، الَّذي لايَعْلَمُ كُنْهَهُ سِواكَ، وَبِحَقِّ مَنْ حَقُّهُ عِنْدَكَ عَظيمٌ، وَبِاَسْمائِكَ الْحُسْني وَكَلِماتِكَ التّامّاتِ الَّتي اَمَرْتَني اَنْ اَدْعُوَكَ بِها.

وَ اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظيمِ الَّذي اَمَرْتَ اِبْراهيمَ عَلَيْهِ السَّلامُ اَنْ يَدْعُوَ بِهِ الطَّيْرَ فَاَجابَتْهُ، وَ بِاسْمِكَ الْعَظيمِ الَّذي قُلْتَ لِلنّارِكُوني بَرْداً وَسَلاماً عَلي اِبْراهيمَ، فَكانَتْ.

وَبِاَحَبِّ اَسْمائِكَ اِلَيْكَ، وَاَشْرَفِها عِنْدَكَ، وَاَعْظَمِها لَدَيْكَ، وَاَسْرَعِها اِجابَةً وَاَنْجَحِها طَلِبَةً، وَبِما اَنْتَ اَهْلُهُ وَ مُسْتَحِقُّهُ وَمُسْتَوْجِبُهُ.

[1] ـ المراد به التسبيح الذى ذكرناه تحت الرقم: ١.

ایک بار سورۂ الحمد اور سورۂ اخلاص تلاوت کرتیں۔ پس جب سلام پھیر لیتیں تو تسبیحاتِ حضرت زہراؑ پڑھ کر جائے نماز پر دوزانو بیٹھ کر اپنی حاجات کے لئے دعا مانگتیں۔

پیغمبرؐ اسلام پر درود بھیجنے کے بعد دعا کیلئے ہاتھ بلند کرتیں:

اے پروردگار! آئمہ معصومین کے (متبرک) ناموں کو وسیلہ قرار دے کر تیری طرف آئی ہوں، اور ان (پاکیزہ) ہستیوں کے صدقے میں جن کی گہرائیوں سے سوائے تیرے کوئی آگاہ نہیں متوسل ہوئی ہوں، اور اس کے حق کے ساتھ جس کا حق تیرے نزدیک عظیم ہے، اور تیرے پاکیزہ ناموں کے ساتھ، اور تیری کامل موجودات کے ساتھ کہ جن کے متعلق تو نے مجھے امر کیا کہ تجھے ان ناموں کے ساتھ پکاروں، متوسل ہوئی ہوں۔

اور میں تیرے اس بزرگ اور عظیم الشان نام کے ساتھ جس کے متعلق حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ وہ پرندوں کو آواز دیں اور پرندوں نے ان کو جواب دیا اور اس عظیم الشان نام کے ساتھ کہ جس کے ساتھ آتش نمرود کو حضرت ابراہیمؑ پر ٹھنڈا ہونے کا حکم دیا تھا اور وہ ٹھنڈی ہو گئی۔

اور تیرے پسندیدہ ناموں کے ساتھ سوال کرتی ہوں اور تیری بارگاہ میں سب سے اچھے ناموں کے ساتھ، اور تیرے حضور میں سب سے عظیم الشان ناموں کے ساتھ، اور ان ناموں کے ساتھ جس سے دعاؤں کو جلدی قبول کرتا ہے، اور حاجت مند بہتر انداز میں اپنے مقصود کو حاصل کرتے ہیں، اور ہر اس چیز کے ذریعہ سے جس کا تو اہل ہے، تجھے پکارتی ہوں۔

وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ، وَ اَرْغَبُ اِلَيْكَ، وَاَتَصَدَّقُ مِنْكَ، وَاَسْتَغْفِرُكَ، وَاَسْتَمْنِحُكَ،[1] وَاَتَضَرَّعُ اِلَيْكَ، وَاَخْضَعُ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَاَخْشَعُ لَكَ، وَاُقِرُّلَكَ بِسُوءِ صَنِيعَتِي، وَاَتَمَلَّقُ وَاُلِحُّ عَلَيْكَ.

وَاَسْأَلُكَ بِكُتُبِكَ الَّتِي اَنْزَلْتَهَا عَلَيٰ اَنْبِيائِكَ وَرُسُلِكَ، صَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ، مِنَ التَّوْرٰاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِيمِ، مِنْ اَوَّلِهٰا اِلَيٰ اٰخِرِهٰا، فَاِنَّ فِيهٰا اسْمَكَ الْأَعْظَمَ، وَبِمٰا فِيهٰا مِنْ اَسْمٰائِكَ الْعُظْمَيٰ اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ.

وَاَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيٰ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ، وَاَنْ تُفَرِّجَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ، وَتَجْعَلَ فَرَجِي مَقْرُوناً بِفَرَجِهِمْ، وَتُقَدِّمَهُمْ فِي كُلِّ خَيْرٍ وَتَبْدَءَ بِهِمْ فِيهِ، وَتَفْتَحَ اَبْوٰابَ السَّمٰاءِ لِدُعٰائِي فِي هٰذَاالْيَوْمِ، وَتَأْذَنَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ، وَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ بِفَرَجِي، وَاِعْطٰائِي سُؤْلِي فِي الدُّنْيٰا وَالْأٰخِرَةِ.

فَقَدْ مَسَّنِيَ الْفَقْرُ، وَنٰالَنِي الضُّرُّ، وَسَلَّمَتْنِي الْخَصٰاصَةُ، وَاَلْجَأَتْنِي الْحٰاجَةُ، وَتَوَسَّمْتُ بِالذِّلَّةِ، وَغَلَبَتْنِي الْمَسْكَنَةُ، وَحَقَّتْ عَلَيَّ الْكَلِمَةُ، وَأَحٰاطَتْ بِيَ الْخَطِيئَةُ.

[1] - استمنحك (خ ل).

میں تجھ سے توسل کرتی ہوں، اور تیری طرف متوجہ ہوں، اور تجھ سے مدد کی طلب گار ہوں، اور تجھ سے بخشش، احسان اور فضل کی طلب گار ہوں، اور تیری بارگاہ میں التجا کرتی ہوں، اور تیرے حضور میں خضوع وخشوع کرتی ہوں، اور اپنے افعال کا اقرار کرتی ہوں اور تیری بارگاہ میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتی ہوں۔

تیرے رسولوں اور پیغمبروں پر نازل شدہ کتابوں کے طفیل سے سوال کرتی ہوں کہ ان سب پر درود بھیج، جیسے تورات، انجیل اور اوّل سے آخر تک عظیم الشان کتاب قرآن مجید کیونکہ تیرا اسم اعظم ان میں ہے، اور میں ان کتابوں میں موجود تیرے عظیم الشان ناموں کے طفیل سے تیری قربت کی طلب گار ہوں۔

میں سوال کرتی ہوں کہ محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیج اور ان پر رحمتیں فرما، اور میرے کام میں وسعت کو ان کے امور کی وسعتوں کے ساتھ متصل فرما، اور ہر نیک کام میں انہیں مقدم فرما اور انہی سے کام کا آغاز فرما اور ان ایام میں آسمان کے دروازے میری دعاؤں کے لئے کھول دے اور اس دن اور رات میں میرے کام میں وسعت اور دنیا وآخرت میں میری حاجات کو پورا کرنے کیلئے اجازت صادر فرما۔

پس تحقیق محتاجی اور بیچارگی نے مجھے روند ڈالا ہے، اور پریشان حالی مجھ پر مسلط ہوگئی ہے، نیازمندی اور ضرورت نے تیری بارگاہ میں پناہ گزین بنادیا ہے، ذلت ورسوائی میرے چہرے سے آشکار ہے، درماندگی مجھ پر غالب آگئی ہے، گناہوں نے مجھے گھیر لیا ہے پس رافت ورحمت مجھ پر واجب ہوگئی ہے۔

وَهٰذَا الْوَقْتُ الَّذِي وَعَدْتَ أَوْلِيَاءَكَ فِيهِ الْإِجَابَةَ. فَصَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَامْسَحْ مَا بِي بِيَمِينِكَ الشَّافِيَةِ، وَانْظُرْ إِلَيَّ بِعَيْنِكَ الرَّاحِمَةِ، وَأَدْخِلْنِي فِي رَحْمَتِكَ الْوَاسِعَةِ.

وَأَقْبِلْ إِلَيَّ بِوَجْهِكَ، الَّذِي إِذَا أَقْبَلْتَ بِهِ عَلَىٰ أَسِيرٍ فَكَكْتَهُ، وَعَلَىٰ ضَالٍّ هَدَيْتَهُ، وَعَلَىٰ غَائِبٍ[1] أَدَّيْتَهُ، وَعَلَىٰ مُقْتَرٍّ أَغْنَيْتَهُ، وَعَلَىٰ ضَعِيفٍ قَوَّيْتَهُ، وَعَلَىٰ خَائِفٍ آمَنْتَهُ، وَلَا تُخَلِّنِي لِقَاءَ عَدُوِّكَ وَعَدُوِّي، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ كَيْفَ هُوَ، وَحَيْثُ هُوَ وَقُدْرَتَهُ إِلَّا هُوَ، يَا مَنْ سَدَّ الْهَوَاءَ بِالسَّمَاءِ، وَكَبَسَ الْأَرْضَ عَلَى الْمَاءِ، وَاخْتَارَ لِنَفْسِهِ أَحْسَنَ الْأَسْمَاءِ، يَا مَنْ سَمَّىٰ نَفْسَهُ بِالْإِسْمِ الَّذِي بِهِ يَقْضِي حَاجَةَ كُلِّ طَالِبٍ يَدْعُوهُ بِهِ.

وَأَسْأَلُكَ بِذٰلِكَ الْإِسْمِ، فَلَا شَفِيعَ أَقْوَىٰ لِي مِنْهُ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَقْضِيَ لِي حَوَائِجِي، وَتَسْمَعَ مُحَمَّداً وَعَلِيّاً وَفَاطِمَةَ، وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، وَعَلِيّاً وَمُحَمَّداً، وَجَعْفَراً وَمُوسَىٰ، وَعَلِيّاً وَمُحَمَّداً وَعَلِيّاً، وَالْحَسَنَ وَالْحُجَّةَ، صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ

١ ـ حائر، جائر خ ل

یہ وہ وقت ہے جس میں تو نے اپنے اولیاء کی دعاؤں کو قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے، پس محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیج، اور اپنی قدرت سے فقر اور بیچارگی کو ہم سے دور فرما، اور اپنی نگاہ رحمت سے مجھے مشرف فرما اور مجھے اپنی وسیع رحمتوں میں داخل فرما۔

میری طرف توجہ فرما، ایسی توجہ کہ اگر کسی اسیر پر پڑے تو اس کو آزاد کردے، اور اگر کسی گمراہ پر پڑے تو وہ ہدایت یافتہ ہوجائے، اور اگر کسی بھٹکے ہوئے پر پڑے تو وہ اپنی منزل کو پا جائے، اور جب کسی محتاج پر پڑے تو اسے بے نیاز کردے، اور اگر کسی ضعیف پر پڑے تو اسے قوی بنادے، اور جب کسی خوفزدہ پر پڑے تو اس کو محفوظ کردے پس اے عظمت و بزرگواری والے! مجھے میرے اور اپنے دشمنوں کے درمیان چھوڑ نا قرار نہ دینا۔

اے وہ ذات جس کی کیفیت، جگہ اور قدرت سے سوائے اس کے کوئی واقف نہیں، اے وہ ذات جس نے ہواؤں کو آسمان سے روکا اور زمین کو پانی پر پھیلا دیا، اور بہترین ناموں کو اپنے لئے منتخب کیا، پاک ہے وہ ذات جس نے خود کو ایسے نام سے موسوم کیا کہ جو بھی اس نام سے پکارے اس کی حاجات پوری ہوجاتی ہیں۔

میں نے تجھے اس نام کے ساتھ پکارا ہے کہ میرے لئے اس سے بہتر شفیع کوئی نہیں، اور محمدؐ وآل محمدؑ کے وسیلے سے سوال کرتی ہوں کہ محمدؐ پر درود بھیج اور میری حاجات کو پورا فرما، اور میری التجاؤں کو سن، محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، محمدؑ، جعفرؑ، موسیٰؑ، علیؑ، محمدؑ، علیؑ، حسنؑ اور حجتؑ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین تک اپنی برکتیں اور رحمتیں پہنچا تا کہ وہ تیری بارگاہ

وَبَرَكاتُكَ وَرَحْمَتُكَ، صَوْتي، فَيَشْفَعُوا لي اِلَيْكَ وَتُشَفِّعُهُمْ فِيَّ، وَلا تَرُدَّني خائِباً، بِحَقِّ لا اِلهَ اِلاّ اَنْتَ، وَبِحَقِّ لا اِلهَ اِلاّ اَنْتَ، وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَافْعَلْ بي كَذا وَكَذا يا كَريمُ.

(٢٢) دعاؤها عليها السلام

للخلاص من المهالك

روى انّ رجلاً كان محبوساً بالشام مدّة طويلة مضيّقاً عليه، فرأى في منامه كأنّ الزهراء عليها السلام اتته، فقالت له: ادع بهذا الدعاء، فتعلّمه و دعا به، فتخلّص و رجع الى منزله، و هو:

اَللّهُمَّ بِحَقِّ الْعَرْشِ وَمَنْ عَلاهُ، وَبِحَقِّ الْوَحْيِ وَمَنْ اَوْحاهُ، وَبِحَقِّ النَّبِيِّ وَمَنْ نَبَّأَهُ، وَبِحَقِّ الْبَيْتِ وَمَنْ بَناهُ.

يا سامِعَ كُلِّ صَوْتٍ، يا جامِعَ كُلِّ فَوْتٍ، يا بارِئَ النُّفُوسِ بَعْدَ الْمَوْتِ، صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ، وَآتِنا وَجَميعَ الْمُؤْمِنينَ وَالْمُؤْمِناتِ، في مَشارِقِ الْأَرْضِ وَمَغارِبِها، فَرَجاً مِنْ عِنْدِكَ عاجِلاً.

بِشَهادَةِ اَنْ لا اِلهَ اِلاَّ اللّهُ، وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَعَلى ذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبينَ الطّاهِرينَ وَسَلَّمَ تَسْليماً.

میں میری شفاعت کریں اور تو انہیں میرے لئے شفیع قرار دے، اور مجھے نا امید نہ کرنا، اس صدقے میں تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اور تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں، اے کریم محمدؐ وال محمدؑ کے صدقے اے کریم میری فلاں فلاں حاجت کو پورا فرما۔

(جمال الاسبوع: ص ۱۷۳)

(۲۲) مصیبتوں سے نجات کیلئے جناب سیدہؑ کی دعا

روایت ہے کہ شام میں ایک قیدی عرصہ سے قید تھا۔ ایک رات خواب میں حضرت زہراؑ کو دیکھا۔ جو اس کے پاس آ کر فرماتی ہیں کہ اس دعا کو پڑھو، اس مرد نے وہ دعا جناب سیدہؑ سے سیکھی اور دعا مانگی اور پھر وہ آزاد ہو کر گھر لوٹ آیا، وہ دعا یہ ہے:

اے پروردگار! عرش اور اس کے بلند کرنے والے کا واسطہ، وحی اور اس کے نازل کرنے والے کا واسطہ، نبیؐ اور نبوت دینے والے کا واسطہ، بیت اللہ اور اس کے تعمیر کرنے والے کا واسطہ!

اے ہر آواز کے سننے والے، اور ہر گمشدہ کو دریافت کرنے والے، اے مرنے کے بعد جانوں کے زندہ کرنے والے، محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج، مجھے اور مشرق و مغرب میں تمام مؤمن مردوں اور عورتوں کو جلدی سے اپنی بارگاہ سے رہائی فرما۔

اس گواہی کے ساتھ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ تیرے بندے اور رسولؐ ہیں، انؐ پر اور ان کی طیب وطاہر اولاد پر درود و سلام ہو۔

(مجمع الدعوات: ص ۱۴۲، مصباح: ص ۱۷۹)

[illegible]

[illegible] (٢٦)

[illegible]

[illegible]

چوتھا باب

۴۔ خطرات اور بیماریوں سے دور رہنے کیلئے دعائیں

☆ خطرات سے حفاظت کیلئے دعا

☆ بخار کے لئے دعا

☆ بخار کے لئے دعا

☆ بخار کے لئے دعا

maablib.org

(٢٣) دعاؤها عليها السلام

في الاحتراز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، يٰا حَيُّ يٰاقَيُّومُ، بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغيثُ فَاَغِثْني، وَلاٰتَكِلْني اِلىٰ نَفْسي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَاَصْلِحْ لي شَأْني كُلَّهُ.

و في رواية:

يٰا حَيُّ يٰا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغيثُ، اَللّٰهُمَّ لاٰتَكِلْني اِلىٰ نَفْسي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَاَصْلِحْ لي شَأْني كُلَّهُ.

(٢٤) دعاؤها عليها السلام

في العوذة للحمّي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ النُّورِ، بِسْمِ اللّٰهِ نُورِ النُّورِ، بِسْمِ اللّٰهِ نُورٌ عَلىٰ نُورٍ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذي هُوَ مُدَبِّرُ الْأُمُورِ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذي خَلَقَ النُّورَ مِنَ النُّورِ.

(۲۳) خطرات سے محفوظ رہنے کی دعا

اللہ کے بابرکت نام سے جو بڑا مہربان ہے، اے زندہ اور ہمیشہ رہنے والے، تیری رحمت کی محتاج ہوں، میری فریادرسی فرما، اور آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے حال پر نہ چھوڑ اور میرے تمام امور کی اصلاح فرما۔

دوسری روایت اس طرح ہے:

اے زندہ اور ہمیشہ رہنے والے! تیری رحمت کے سایہ میں پناہ گزین ہوں، مجھے ایک لحظہ بھی میرے حال پر نہ چھوڑ، اور میرے تمام امور کی اصلاح فرما۔

(مج الدعوات: ص ۵، مصباح: ۳۰۲)

(۲۴) بخار سے نجات کے لئے دعا

خدا کے بابرکت نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے، اللہ کے نام سے جو سراسر نور ہے، جو نور ہی نور ہے، اللہ کے نام کے ساتھ جو نورٌ علیٰ نور ہے، اس ذات کے نام سے جو تمام امور کی تدبیر کرنے والا ہے، اس ذات کے نام سے جس نے نور سے نور کو پیدا کیا ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذي خَلَقَ النُّورَ مِنَ النُّورِ، وَاَنْزَلَ النُّورَ عَليٰ الطُّورِ، فيٖ كِتابٍ مَسْطُورٍ، فيٖ رِقٍّ مَنْشُورٍ، بِقَدَرٍ مَقْدُورٍ، عَليٰ نَبِيٍّ مَحْبُورٍ.

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذي هُوَ بِالْعِزِّ مَذْكُورٌ، وَبِالْفَخْرِ مَشْهُورٌ، وَعَليٰ السَّرّٰاءِ وَالضَّرّٰاءِ مَشْكُورٌ، وَصَلَّيٰ اللّٰهُ عَليٰ سَيِّدِنٰا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطّٰاهِرِينَ.

و في رواية:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحيٖمِ، بِسْمِ اللّٰهِ النُّورِ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذي يَقُولُ لِلشَّيْءِ كُنْ فَيَكُونُ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذي يَعْلَمُ خٰائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمٰا تُخْفِي الصُّدُورُ.

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذي خَلَقَ النُّورَ مِنَ النُّورِ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذي هُوَ بِالْمَعْرُوفِ مَذْكُورٌ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذي اَنْزَلَ النُّورَ عَليٰ الطُّورِ، بِقَدَرٍ مَقْدُورٍ، فيٖ كِتابٍ مَسْطُورٍ، عَليٰ نَبِيٍّ مَحْبُورٍ.

تمام تعریفیں اس ذات کے ساتھ مخصوص ہیں، جس نے نور کو پیدا کیا، اور نور کو کوہ طور پر نازل کیا، کتاب میں لکھا ہوا ہے، کاغذ پر پھیلا ہوا ہے، ایک معین اندازے کے مطابق ایک بزرگ وجلیل القدر نبی پر۔

تمام تعریفیں اللہ کے ساتھ ہیں جو مذکورہ عزتوں والا، اور مشہور ومعروف افتخارات والا، تلخ وشیریں حالات میں شکر کو قبول کرنے والا، اور ہمارے آقا وسردار محمدؐ وآل محمدؐ پر درود وسلام بھیجنے والا۔

یہی دعا ایک اور روایت میں یوں بیان ہوئی ہے:

اللہ کے نام سے جو بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے، نور کے پروردگار کے نام سے، اس پروردگار کے نام سے جو جب بھی کسی شے کا ارادہ کرے اور کہے ہوجا تو ہوجاتی ہے۔

اس پروردگار کے نام کے ساتھ جو آنکھوں میں چھپی خیانتوں اور دل کے مخفی رازوں سے بھی آگاہ ہے۔

اس ذات کے نام کے ساتھ جس نے نور کو نور سے پیدا کیا، اس ذات کے نام کے ساتھ جو نیکیوں کے ساتھ معروف ہے، اس ذات کے نام کے ساتھ کہ جس نے نور کو کوہ طور پر بمطابق معین اندازے کے جلیل القدر اور بزرگ نبی پر کوہ طور پر نازل کیا جیسا کہ کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ (مہج الدعوات، ص ۷)

(٢٥) دعاؤها عليها السلام

في العوذة للحمّى

اَللّهُمَّ لاإِلٰهَ إِلاّ أَنْتَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، ذُوالسُّلْطانِ الْقَدِيمِ، وَالْمَنِّ الْعَظِيمِ، وَالْوَجْهِ الْكَرِيمِ، لاإِلٰهَ إِلاّأَنْتَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، وَلِيُّ الْكَلِماتِ التّامّاتِ، وَالدَّعَواتِ الْمُسْتَجاباتِ، حَلَّ ما أَصْبَحَ بِفُلانٍ.

(٢٦) دعاؤها عليها السلام

في العوذة للحمّى

وَلَهُ ماسَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهارِ وَهُوَ السَّميعُ الْعَليمُ، يا أُمَّ مُلْدِمٍ إِنْ كُنْتِ اٰمَنْتِ بِاللّٰهِ الْعَظيمِ وَرَسُولِهِ الْكَريمِ، فَلا تَهْشِمِي الْعَظْمَ، وَلاتَأْكُلِي اللَّحْمَ، وَلاتَشْرِبِي الدَّمَ.

اُخْرجي مِنْ حامِلِ كِتابي هٰذا اِلىٰ مَنْ لايُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظيمِ وَرَسُولِهِ الْكَريمِ وَآلِهِ، مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ.

(۲۵) بخار کے لئے دعا

اے پروردگار تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو بلند اور عظیم المرتبہ ہے، ہمیشہ سے قائم بادشاہی والا ہے، اور عظیم احسان والا، اور بہت زیادہ باکرامت ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو بلند اور عظیم المرتبہ ہے، مکمل کلمات کے مالک اور دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے، فلاں (مشکل میں پھنسے شخص کا نام لیں) کی مشکلات کو حل فرما۔

(مج الدعوات: ص ۱۴۶)

(۲۶) بخار کیلئے دعا

شب و روز میں آرام کرنے والے اسی کے دم سے ہیں، جو سننے والا اور جاننے والا ہے، اے بخار! اگر تو خدا کے بزرگ اور اس کے گرامی قدر رسولؐ پر ایمان رکھتا ہے تو پھر ہڈیوں کو چور چور نہ کر، اور گوشت کو نہ کھا، اور خون نہ پی۔

اس تعویذ کے حامل کو چھوڑ کر کسی ایسے کی طرف جا، جو خدائے بزرگ، اور گرامی قدر پیغمبر اکرمؐ اور ان کے خاندان، یعنی محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

(مکارم الاخلاق: ج ۲، ص ۲۶۲)

[illegible] (٢٥)

[illegible]

[illegible] (٢٦)

[illegible]

پانچواں باب

(۵) دنوں اور مہینوں میں جنابِ سیدہؑ کی دعائیں

- ☆ ہفتہ کی دعا
- ☆ اتوار کی دعا
- ☆ پیر کی دعا
- ☆ منگل کی دعا
- ☆ بدھ کی دعا
- ☆ جمعرات کی دعا
- ☆ جمعہ کی دعا
- ☆ جمعہ کی دعا
- ☆ ماہِ رمضان کا چاند نظر آنے کی دعا

(٢٧) دعاؤها عليها السلام

في يوم السبت

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنا خَزائِنَ رَحْمَتِكَ، وَهَبْ لَنا اللّٰهُمَّ رَحْمَةً لاتُعَذِّبُنا بَعْدَها فِي الدُّنْيا وَالْأٰخِرَةِ، وَارْزُقْنا مِنْ فَضْلِكَ الْواسِعِ رِزْقاً حَلالاً طَيِّباً، وَلاتُحْوِجْنا وَلاتُفْقِرْنا اِلىٰ اَحَدٍ سِواكَ، وَزِدْنالَكَ شُكْراً، وَاِلَيْكَ فَقْراً وَفاقَةً، وَبِكَ عَمَّنْ سِواكَ غِناً وَتَعَفُّفاً.

اَللّٰهُمَّ وَسِّعْ عَلَيْنا فِي الدُّنْيا، اَللّٰهُمَّ اِنّا نَعُوذُبِكَ اَنْ تَزْوِيَ وَجْهَكَ عَنّا في حالٍ، وَنَحْنُ نَرْغَبُ اِلَيْكَ فيهِ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاَعْطِنا ما تُحِبُّ، وَاجْعَلْهُ لَنا قُوَّةً فيما تُحِبُّ، يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ.

(٢٨) دعاؤها عليها السلام

في يوم الاحد

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ يَوْمي هٰذا فَلاحاً، وَآخِرَهُ نَجاحاً، وَاَوْسَطَهُ صَلاحاً، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْنا مِمَّنْ اَنابَ اِلَيْكَ فَقَبِلْتَهُ، وَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَكَفَيْتَهُ، وَتَضَرَّعَ اِلَيْكَ فَرَحِمْتَهُ.

(۲۷) ہفتہ کے دن کی دعا

اے پروردگار! اپنی رحمتوں کے خزانے ہم پر کھول دے، اور اے پروردگار ہمیں اس رحمت سے سرفراز فرما کہ جس کے بعد دنیا و آخرت میں ہمیں عذاب نہ آئے، اور اپنے وسیع و عریض فضل سے پاک اور حلال رزق عطا فرما، اور ہمیں سوائے اپنی ذات کے کسی کا محتاج نہ کرنا۔ اے پروردگار! ہمیں شکر بجالانے کی توفیق عطا فرما اور ہماری محتاجی اور نیازمندی اور غیر سے بے نیازی اور عزت نفس میں اضافہ فرما۔

پروردگار! دنیا میں ہمارے لئے وسعت قرار دے۔ اے پروردگار! اس حال میں کہ ہم تیرے دیدار کے طالب ہیں، ہم پناہ مانگتے ہیں کہ تو ہم سے رخ موڑے جبکہ ہم تیرے دیدار کے طالب ہیں۔

محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج، اور اپنی پسندیدہ چیز ہمیں عطا فرما، اور اس کو ہمارے لئے قوت بنا جس طرح ہم چاہتے ہیں، اے بہترین رحم کرنے والے۔

(بلد الامین: ص ۱۰۱، بحار: ج ۹۰، ص ۳۳۷)

(۲۸) اتوار کے دن کی دعا

اے پروردگار! میرے آج کے دن کے آغاز میں فلاح اور اس کے اختتام پر کامیابی اور اس کے درمیان میں سعادت مندی عطا فرما۔ اے پروردگار! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج، اور ہمیں ان لوگوں سے قرار دے جو تیری بارگاہ میں آئے اور تو نے انہیں قبول کر لیا ہے، پس انہوں نے تجھ پر توکل کیا اور تو ہی ان کی کفایت کرتا ہے، اور وہ تیری بارگاہ میں آہ و زاری سے التجا کرتے ہیں اور تو نے انہیں اپنی رحمت سے نوازا ہے۔

(بلد الامین: ص ۱۰۱، بحار: ج ۹۰، ص ۳۳۷)

(٢٩) دعاؤها عليها السلام

في يوم الإثنين

اَللّهُمَّ إِنّي اَسأَلُكَ قُوَّةً في عِبادَتِكَ، وَتَبَصُّراً في كِتابِكَ، وَفَهْماً في حُكْمِكَ. اَللّهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَلا تَجْعَلِ الْقُرآنَ بِنا ماحِلاً، وَالصِّراطَ زائِلاً، وَمُحَمَّداً صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَنّا مُوَلِّياً.

(٣٠) دعاؤها عليها السلام

في يوم الثلثاء

اَللّهُمَّ اجْعَلْ غَفْلَةَ النّاسِ لَنا ذِكْراً، وَاجْعَلْ ذِكْرَهُمْ لَنا شُكْراً، وَاجْعَلْ صالِحَ ما نَقُولُ بِأَلْسِنَتِنا نِيَّةً في قُلُوبِنا.

اَللّهُمَّ إِنَّ مَغْفِرَتَكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِنا، وَرَحْمَتَكَ أَرْجى عِنْدَنا مِنْ أَعْمالِنا. اَللّهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَ وَفِّقْنا لِصالِحِ الأَعْمالِ وَالصَّوابِ مِنَ الْفِعالِ.

(۲۹) پیر کے دن کی دعا

اے پروردگار! عبادت وبندگی میں قوت، آیاتِ قرآنی کے سمجھنے میں شعور، اور تیرے احکامات کے جاننے میں سمجھداری کا سوال کرتی ہوں۔ اے پروردگار! محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیج، اور قرآن کو ہمارے شعور کی دسترس سے دور اور صراط مستقیم کو گم شدہ اور حضرت محمدؐ کو ہم سے رخ موڑنے والا قرار نہ دے۔

(بلد الامین: ص ۱۰۱، بحار: ج ۹۰، ص ۳۳۷)

(۳۰) منگل کے دن کی دعا

اے پروردگار! ہمیں لوگوں کی غفلت کے مقابلے میں ذکر کرنے والا اور لوگوں کے ذکر کو ہمارے لئے شکر قرار دے اور ہماری زبان سے اچھی اور بہترین چیزوں کے جاری ہونے کو ہماری دلی نیتوں سے متصل فرما۔

اے پروردگار! ہمارے گناہوں سے تیری بخشش وسیع تر، اور ہمارے اعمال سے تیری رحمت زیادہ امید دلانے والی ہے، محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیج، اور ہمیں نیک اور اعمال صالح بجالانے کی توفیق عطا فرما۔ (بلد الامین: ص ۱۰۱، بحار: ج ۹۰، ص ۳۳۷)

(٣١) دعاؤها عليها السلام

في يوم الأربعاء

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنا بِعَيْنِكَ الَّتي لاٰتَنامُ، وَرُكْنِكَ الَّذي لاٰيُرامُ، وَبِأَسْمائِكَ الْعِظامِ، وَصَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَاحْفَظْ عَلَيْنا ما لَوْ حَفِظَهُ غَيْرُكَ ضاعَ، وَاسْتُرْ عَلَيْنا ما لَوْ سَتَرَهُ غَيْرُكَ شاعَ، وَاجْعَلْ كُلَّ ذٰلِكَ لَنا مِطْواعاً،[1] إِنَّكَ سَميعُ الدُّعاءِ، قَريبٌ مُجيبٌ.

(٣٢) دعاؤها عليها السلام

في يوم الخميس

اَللّٰهُمَّ إِنّي أَسْأَلُكَ الْهُدىٰ وَالتُّقىٰ، وَالْعِفافَ وَالْغِنىٰ، وَالْعَمَلَ بِما تُحِبُّ وَتَرْضىٰ. اَللّٰهُمَّ إِنّي أَسْأَلُكَ مِنْ قُوَّتِكَ لِضَعْفِنا، وَمِنْ غِناكَ لِفَقْرِنا وَفاقَتِنا، وَمِنْ حِلْمِكَ وَعِلْمِكَ لِجَهْلِنا.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَعِنّا عَلىٰ شُكْرِكَ وَذِكْرِكَ، وَطاعَتِكَ وَعِبادَتِكَ، بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمينَ.

(۳۱) بدھ کے دن کی دعا

اے پروردگار! ہمیں اپنی ہمیشہ بیدار نگاہوں سے، اور ان سے کہ جس پر کبھی حملہ نہیں کیا جاسکتا اور اپنے بزرگ ناموں سے حفاظت فرما، اور محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیج، اور ہمارے ایمانوں کی حفاظت فرما، اگر تیرے علاوہ کوئی اور محافظ ہوتا تو میں ختم ہو چکا ہوتا، اور ہماری کوتاہیوں پر پردے ڈال دے، اگر تیرے علاوہ کوئی اور پردے ڈالنے والا ہوتا تو ہمارے عیب کب کے ظاہر ہو چکے ہوتے، اور ان تمام مذکورہ چیزوں کو ہمارے لئے مطیع قرار دے، بیشک تو دعاؤں کا سننے والا اور جلدی قبول کرنے والا ہے۔

(بلد الامین: ص ۱۰۱، بحار: ج ۹۰، ص ۳۳۸)

(۳۲) جمعرات کے دن کی دعا

اے پروردگار! میں ہدایت اور تقویٰ، عفت و بے نیازی اور تیرے پسندیدہ اعمال کے بجالانے کی طلب گار ہوں۔

اے پروردگار! اپنی کوتاہ ہمتوں کے مقابل میں قوت اور اپنی محتاجی کے مقابل میں بے نیازی اور اپنی جہالت کے مقابل میں تیرے حلم کا سوال کرتی ہوں۔

اے پروردگار! محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیج اور اپنا شکر، ذکر، اطاعت اور عبادت بجالانے میں ہماری مدد فرما، تجھے اپنی رحمتوں کا واسطہ، اے بہترین رحم کرنے والے۔

(بلد الامین: ص ۱۰۱، بحار: ج ۹۰، ص ۳۳۸)

(٣٣) دعاؤها عليها السلام

في يوم الجمعة

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنا مِنْ اَقْرَبِ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيْكَ، وَاَوْجَهِ مَنْ تَوَجَّهَ اِلَيْكَ، وَاَنْجَحِ مَنْ سَأَلَكَ وَتَضَرَّعَ اِلَيْكَ.

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنا مِمَّنْ كَأَنَّهُ يَراكَ اِلي يَوْمِ الْقِيامَةِ الَّذي فيهِ يَلْقاكَ، وَلا تُمِتْنا اِلاّ عَلي رِضاكَ. اَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْنا مِمَّنْ اَخْلَصَ لَكَ بِعَمَلِهِ، وَاَحَبَّكَ في جَميعِ خَلْقِكَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلي مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاغْفِرْلَنا مَغْفِرَةً جَزْماً حَتْماً لانَقْتَرِفُ بَعْدَها ذَنْباً، وَلا نَكْتَسِبُ خَطيئَةً وَلا اِثْماً.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلي مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، صَلاةً نامِيَةً دائِمَةً، زاكِيَةً مُتَتابِعَةً، مُتَواصِلَةً مُتَرادِفَةً، بِرَحْمَتِكَ يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ.

(۳۳) جمعة المبارک کی دعا

اے پروردگار! ہمیں ایسے لوگوں کی قربت نصیب فرما جنھوں نے تیری قربت حاصل کی، اور ایسے عزت داروں سے قرار دے جو تیری بارگاہ میں مقرب ہوئے ہیں، اور ہمیں ان کامیاب لوگوں سے قرار دے جو تیرے حضور درخواست کرتے ہیں اور گریہ کرتے ہیں۔

اے پروردگار! ہمیں ایسے لوگوں سے قرار دے جو قیامت کے دن (جو تیرے دیدار کا دن ہے) تیرا دیدار کریں گے، اور ہمیں اس وقت تک موت نہ دے جب تک تیری ذات راضی نہ ہو جائے۔ اے پروردگار! ہمیں ایسے لوگوں سے قرار دے جو عمل میں مخلص اور تیری تمام مخلوقات سے زیادہ تجھے دوست رکھتے ہوں۔

اے پروردگار! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج، اور ہمیں ایسی حتمی اور قطعی بخشش سے نواز جس کے بعد نہ ہم گناہ انجام دیں اور نہ ہی خطا اور اشتباہ کا ارتکاب کریں۔

اے پروردگار! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج، ایسا درود جو رشد و ہدایت کرنے والا، ہمیشہ رہنے والا ہو، پاکیزہ اور پے در پے ہو، اور برابر ہو، تجھے اپنی رحمتوں کا واسطہ اے رحم کرنے والے۔

(بلد الامین: ص ۱۰۱، بحار: ج ۹۰، ص ۳۳۸)

(٣٤) دعاؤها عليها السلام

في يوم الجمعة

روى عن صفوان انّه قال: دخل محمد بن علي الحلبي على ابي عبدالله عليه السلام في يوم الجمعة، فقال له: تعلّمني افضل ما اصنع في هذااليوم، فقال: يا محمد ما اعلم انّ احداً كان اكبر عند رسول الله صلى الله عليه وآله من فاطمة، و لا افضل ممّا علّمها ابوها محمدبن عبدالله صلى الله عليه وآله قال:

من اصبح يوم الجمعة فاغتسل وصفّ قدميه و صلّى اربع ركعات مثنى مثنى، يقرء في اوّل ركعة فاتحة الكتاب و «قُلْ هُوَ اللّهُ أَحَدٌ» خمسين مرة، و في الثانية فاتحة الكتاب والعاديات خمسين مرة، وفي الثالثة فاتحة الكتاب و «إِذا زُلْزِلَتِ» خمسين مرة، وفي الرابعة فاتحة الكتاب و «إِذا جاءَ نَصْرُ اللّهِ وَالْفَتْحُ» خمسين مرة ـ وهذه سورة النصر وهي آخر سورة نُزلت ـ فاذا فرغ منها دعا فقال:

اِلٰهي وَسَيِّدي مَنْ تَهَيَّأَ اَوْ تَعَبَّأَ، اَوْ اَعَدَّ اَوِاسْتَعَدَّ، لِوِفادَةِ مَخْلُوقٍ رَجاءَ رِفْدِهِ وَفَوائِدِهِ وَنائِلِهِ، وَفَواضِلِهِ وَجَوائِزِهِ، فَاِلَيْكَ يا اِلٰهي كانَتْ تَهَيُّأَتي وَتَعَبُّأَتي، وَاِعْدادي وَاسْتِعْدادي، رَجاءَ فَوائِدِكَ وَمَعْرُوفِكَ، وَنائِلِكَ وَجَوائِزِكَ.

(۳۴) جمعۃ المبارک کی دعا

حضرت صفوانؓ امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن علی الحلبی جمعہ کے دن میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آج کے دن میرے لئے بہترین کام تعلیم دیں جو انجام دوں تو امامؑ نے فرمایا میں نہیں جانتا پیغمبرؐ اسلام کے نزدیک حضرت فاطمہ زہراؑ سے زیادہ گرامی اور عزیز کوئی دوسرا ہو اور نہ ہی اس چیز سے بہتر چیز ہے جو زہراؑ کو تعلیم دی اور وہ یوں ہے:

جمعہ کے دن غسل کرو، اور چار رکعت نماز بجالاؤ، دو دو رکعت کر کے، پہلی رکعت میں سورہ حمد اور پچاس مرتبہ سورہ اخلاص، دوسری رکعت میں سورہ حمد اور پچاس مرتبہ سورۃ العادیات، تیسری رکعت میں سورہ حمد اور پچاس مرتبہ سورہ اذا زلزلت، چوتھی رکعت میں سورہ حمد اور پچاس مرتبہ سورہ اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح، یہ وہ آخری سورہ ہے جو پیغمبر اسلامؐ پر نازل ہوئی، پس جب نماز سے فارغ ہو جائیں تو یہ دعا پڑھیں:

اے میرے پروردگار اور میرے آقا، ہر کوئی آمادہ، تیار اور زادِ راہ لئے ہے تاکہ صلہ، عطا، حصہ، عطیہ، بخشش اور انعام حاصل کرنے کے لئے مخلوق کے سامنے جائے، پس اے میرے پروردگار! میرا تیار ہونا، آمادہ ہونا، زادِ راہ لینا، اور تیری عنایات سے امید رکھنا، اور تیری نیکیوں کی ساتھ معروف ہونا، اور تیرا پسندیدہ عطیہ اور تیرے انعام کے حصول کی خاطر تیری طرف آیا ہوں۔

فَلاٰتُخَيِّبْنِي مِنْ ذٰلِكَ، يٰا مَنْ لاٰتَخِيبُ عَلَيْهِ مَسْأَلَةُ السّٰائِلِ، وَلاٰتَنْقُصُهُ عَطِيَّةُ نٰائِلٍ، فَإِنّي لَمْ آتِكَ بِعَمَلٍ صٰالِحٍ قَدَّمْتُهُ، وَلاٰشَفٰاعَةَ مَخْلُوقٍ رَجَوْتُهُ.

اَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِشَفٰاعَتِهِ إِلاَّ شَفٰاعَةُ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ صَلَوٰاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ، أَتَيْتُكَ أَرْجُو عَظِيمَ عَفْوِكَ، الَّذِي عُدْتَ بِهِ عَلَي الْخٰاطِئِينَ عِنْدَ عُكُوفِهِمْ عَلَي الْمَحٰارِمِ، فَلَمْ يَمْنَعْكَ طُولُ عُكُوفِهِمْ عَلَي الْمَحٰارِمِ أَنْ جُدْتَ عَلَيْهِمْ بِالْمَغْفِرَةِ.

وَأَنْتَ سَيِّدِي الْعَوّٰادُ بِالنَّعْمٰاءِ، وَأَنَا الْعَوّٰادُ بِالْخَطٰاءِ، أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطّٰاهِرِينَ أَنْ تَغْفِرَلِي ذَنْبِيَ الْعَظِيمَ، فَإِنَّهُ لاٰيَغْفِرُ الْعَظِيمَ إِلاَّالْعَظِيمُ، يٰا عَظِيمُ يٰا عَظِيمُ، يٰا عَظِيمُ يٰا عَظِيمُ، يٰا عَظِيمُ يٰا عَظِيمُ.

(٣٥) دعاؤها عليها السلام

اذا طلع هلال شهر رمضان

عن الرضا عليه السلام في حديث:

معاشر شيعتي اذا طلع هلال شهر رمضان فلاتشيروا اليه

پس تو مجھے ان چیزوں سے محروم نہ فرما، اے وہ ذات جس کی بارگاہ سے کوئی درخواست گزار محروم نہیں ہوا، اور عطیہ اور بخشش کے طلب گار کے لئے بخشش اور عطیہ میں کمی نہیں ہوئی۔ تحقیق میں سابقہ عمل صالح لے کر تیری بارگاہ میں حاضر نہیں ہوئی، نہ کسی مخلوق کی سفارش کی امیدوار ہوں بلکہ تیری بارگاہ میں محمدؐ اور اہل بیت محمدؐ پر تیرا درود و سلام ہو، شفیع بنا کر حاضر ہوئی ہوں اور تیری عظیم عفوو درگزر سے امید رکھتی ہوں، وہ عفوو درگزر جس کا ان گناہگاروں کو جو تیرے محرمات کو انجام دیتے ہیں وعدہ دیا ہے، جس طرح کہ مسلسل فعل حرام انجام دینے والوں کو بھی بخشش اور درگزر سے محروم نہیں رکھا۔ اے میرے آقا بہت زیادہ نعمت دینے والا ہے اور میں بہت زیادہ خطا کار ہوں۔ محمدؐ و آل محمدؐ کے توسل سے سوال کرتی ہوں کہ میرے گناہانِ کبیرہ کو بخش دے کیونکہ بڑے گناہوں کو بڑا ہی معاف کرتا ہے۔ اے عظیم، اے عظیم، اے عظیم، اے عظیم۔

(جمال الاسبوع: ص ۱۶۱)

(۳۵) ماہِ رمضان کا چاند نظر آنے پر جنابِ سیدہؑ کی دعا

امامِ رضاؑ سے روایت ہے کہ ایک حدیث میں فرماتے ہیں:

اے میرے شیعو! جیسے ہی رمضان کا چاند نظر آئے تو اس کی طرف انگلیوں سے

بالاصابع، و لكن استقبلوا القبلة وارفعوا ايديكم الى السّماء، و خاطبوا الهلال وقولوا:

رَبُّنا وَرَبُّكَ اللّهُ رَبُّ الْعالَمينَ، اَللّهُمَّ اجْعَلْهُ عَلَيْنا هِلالاً مُبارَكاً، وَوَفِّقْنا لِصِيامِ شَهْرِ رَمَضانَ، وَسَلِّمْنا فيهِ، وَتَسَلَّمْنا مِنْهُ، في يُسْرٍ وَعافِيَةٍ، وَاسْتَعْمِلْنا فيهِ بِطاعَتِكَ، اِنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَديرٌ.

ثم قال: و لقد كانت فاطمة سيدة نساءالعالمين عليها السلام، تقول ذلك سنة، فاذا طلع هلال شهر رمضان، فكان نورها يغلب الهلال يخفي، فاذا غابت عنه ظهر.

اشارہ نہ کرو بلکہ قبلہ رو کھڑے ہو کر ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرو اور یہ دعا پڑھو:

ہمارا اور آپ کا پروردگار تو عالمین کا پالنے والا ہے، پروردگار! اس مہینے کے چاند کو ہمارے لئے مبارک قرار دے، اور ہمیں اس مہینے کے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرما، اور ہمیں اس میں سلامتی عطا فرما، اور اس مہینے کو ہماری طرف سے سلامتی، آرام اور سکون میں رکھ اور ہمیں اس مہینے اپنی اطاعت اور عبادات میں مشغول رکھ، بیشک تو ہر کام پر قادر ہے۔

پس امامؑ نے فرمایا: حضرت فاطمہؑ اس دعا کو پڑھتی تھیں، جب بھی ماہِ رمضان کا مہینہ ظاہر ہوتا تو حضرت زہراؑ کا نور چاند کے نور پر غالب آجاتا، چاند چھپ جاتا اور جب بھی حضرت زہراؑ منظر سے ہٹ جاتیں تو چاند ظاہر ہو جاتا۔

(فضائل الاشہر الثلاثۃ: ص۹۹)

maablib.org

maablib.org

چھٹا باب

(۶) سونے کے آداب میں
جنابِ سیدہؑ کی دعائیں

- سونے کے آداب میں
- نیند کے متعلق
- سوتے وقت
- برے خواب سے بچنے کے لئے
- بے خوابی سے بچنے کے لئے

(٣٦) دعاؤها عليها السلام

اذا اخذت مضجعها

اَلْحَمْدُلِلّهِ الْكافي، سُبْحانَ اللّهِالأعْلي، حَسْبِيَ اللّهُ وَكَفي، ماشاءَاللّهُ قَضيٰ، سَمعَ اللّهُ لِمَنْ دَعا، لَيْسَ مِنَ اللّهِ مَلْجَأً، ولا وَراءَاللّهِ مُلْتَجأ.

تَوَكَّلْتُ عَلَي اللّهِ رَبّي وَرَبِّكُمْ، ما مِنْ دابَّةٍ اِلاّ هُوَ اخِذٌ بِناصِيَتِها، اِنَّ رَبّي عَليٰ صِراطٍ مُسْتَقيمٍ.

اَلْحَمْدُلِلّهِ الَّذي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَداً، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَريكٌ فِي الْمُلْكِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ، وَكَبِّرْهُ تَكْبيراً.

(٣٧) دعاؤها عليها السلام

اذا نامت

روى عنها عليها السلام: دخل علىَ رسول اللـه صلى الله عليه وآله وقد افترشت فراشي للنوم، فقال: يا فاطمة لاتنامي الاّ و قد عملت اربعة: ختمت القرآن و جعلت الانبياء شفعاءك و ارضيت المؤمنين عن نفسك و حججت واعتمرت ـ الى ان قالت: ـ قال: اذا قرأت «قُلْ هُوَاللّهُ اَحَدٌ»

(۳۶) سونے کے آداب میں

تمام تعریفیں اس ذات کے ساتھ مخصوص ہیں جو کفایت کرنے والا ہے، پاک ہے وہ ذات جو بلند تر ہے، میرے لئے خدا کافی ہے، وہی انجام پائے گا جو خدا چاہے گا، پکارنے والے کی آواز خدا سنتا ہے، خدا کے علاوہ نہ پناہگاہ ہے اور نہ کوئی ملجاء و ماویٰ ہے، میں نے اپنے اور تمہارے خدائے وحدہٗ لاشریک پر توکل کیا ہے، تمام چوپایوں کی لگام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

تمام تعریفیں اس ذات سے مخصوص ہیں، جس کی کوئی اولاد نہیں ہے، اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے، اور وہ کبھی کسی کی سرپرستی میں نہ تھا اور اس کی بارگاہ میں اس کی بڑائی زیادہ بیان کرو۔

(عمل الیوم واللیلۃ، ص ۱۹۶)

(۳۷) سوتے وقت آپؐ کی دعا

حضرت فاطمہ زہراؑ سے روایت ہے کہ میں سونے کیلئے بستر بچھا چکی تھی کہ پیغمبر اسلامؐ ہمارے گھر تشریف لائے، میرے قریب تشریف لائے اور فرمایا: اے جان سے پیاری فاطمہؑ! سونے سے پہلے چار کام ضرور انجام دیا کرو:

ختم قرآن کرو، پیغمبروں کو اپنے لئے شفیع قرار دو، مومنین کو خود سے راضی کرو، حج و عمرہ کو انجام دو یہاں تک پہنچنے کے بعد پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں:

ثلاث مرات نكأنك ختمت القرآن، و اذا صلّيت عليّ و على الانبياء قبلي كنّا شفعاؤك يوم القيامة، و اذا استغفرت للمؤمنين رضوا كلهم عنك، و اذا قلت:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلاٰاِلٰهَ اِلاّٰ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

فقد حججت و اعتمرت.

(٣٨) دعاؤها عليها السلام

عند المنام

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ـ أربعاً و ثلاثين.

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ ـ ثلاثاً و ثلاثين.

سُبْحَانَ اللّٰهِ ـ ثلاثاً و ثلاثين.

(٣٩) دعاؤها عليها السلام

لدفع رؤيا المكروهة

عن الصادق عليه السلام قال: شكت فاطمة عليها السلام الى رسول الله صلى الله عليه وآله ما تلقاه في المنام، فقال لها: اذا رأيت شيئاً من ذلك فقولي:

جب آپ تین مرتبہ سورہ اخلاص تلاوت کریں تو پورے ختم قرآن کا ثواب ہے، جب مجھ پر اور انبیاء ما سلف پر درود بھیجیں تو قیامت تک آپ شفیع ہیں، جب مؤمنین کیلیے استغفار کریں گی تو وہ آپ سے راضی ہو جائیں گے اور جب یہ دعا تلاوت کریں گی: ''پاک ہے پروردگار تمام تعریفیں اس سے مخصوص ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اللہ سب سے بڑا ہے''۔

تو گویا حج وعمرہ انجام دیا ہے۔

(خلاصۃ الاذکار: ص ۱۹)

(۳۸) سوتے وقت کی دعا

اللہ اکبر	۳۴ مرتبہ
الحمد للہ	۳۳ مرتبہ
سبحان اللہ	۳۳ مرتبہ

(علل الشرائع: ج ۲، ص ۳۶۶)

(۳۹) برے خوابوں سے بچنے کیلیے دعا

امام صادقؑ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؑ نے برے اور پریشان کرنے والے خوابوں کے متعلق پیغمبرؐ اسلام سے شکایت کی تو پیغمبرؐ اسلام نے فرمایا: جب بھی ایسے خواب دیکھیں تو کہیں:

اَعُوذُ بِما عاذَتْ بِهِ مَلائِكَةُ اللّهِ الْمُقَرَّبُونَ، وَاَنْبِياءُ اللّهِ الْمُرْسَلُونَ، وَعِبادُاللّهِ الصّالِحُونَ، مِنْ شَرِّ رُؤْياىَ الَّتي رَأَيْتُ، اَنْ تَضُرَّني في ديني وَدُنْيايَ.

و اتفلي على يسارك ثلاثاً.

(٤٠) دعاؤها عليها السلام

لدفع الارق

عن علي عليه السلام: انّ فاطمة عليها السلام شكت الى رسول اللّه صلى الله عليه وآله الارق، فقال لها: قولي يا بنيّة:

يامُشْبِعَ الْبُطُونِ الْجائِعَةِ، وَياكاسِيَ الْجُسُومِ الْعارِيَةِ، وَيا ساكِنَ الْعُرُوقِ الضّارِبَةِ، وَيا مُنَوِّمَ الْعُيُونِ السّاهِرَةِ، سَكِّنْ عُرُوقِيَ الضّارِبَةِ، وَأْذَنْ لِعَيْني نَوْماً عاجِلاً.

میں اس کی بارگاہ میں پناہ لیتی ہوں جس کی بارگاہ میں اس کے مقرب فرشتوں، اور اس کے نبیوں اور رسولوں اور صالح بندوں نے پناہ لی۔ اس ڈراؤنے خواب سے میرے دین اور میری دنیا کو کوئی نقصان نہ ہو اور پھر تین مرتبہ اپنی بائیں جانب تھوک دیں۔

(فلاح السائل: ص۲۶۲)

(۴۰) بے خوابی سے بچنے کیلئے دعا

امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت فاطمہ زہراؑ نے کم خوابی اور بے خوابی کے متعلق شکایت کی، تو پیغمبرؐ نے فرمایا: بیٹی یوں پڑھو:

اے بھوکوں کو پیٹ بھر کر کھلانے والے، اے عریاں بدنوں کو لباس پہنانے والے اور چھپانے والے، اے زخمی رگوں کو آرام دینے والے، اے بیدار آنکھوں کو نیند دینے والے، بے تاب رگوں کو آرام دے، اور جلدی سے میری آنکھوں کو نیند عطا فرما۔

(بحار: ج۷۶، ص۲۱۳)

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

maablib.org

ساتواں باب

۷۔ لوگوں کی تعریف یا مذمت میں جنابِ سیدہؑ کی دعائیں

☆ اپنے شوہر کے لئے۔

☆ اسما بنت عمیسؓ کیلئے۔

☆ ان لوگوں کے متعلق جنہوں نے آپؑ پر ظلم کیا۔

☆ ابوبکر اور عمر کے بارے میں۔

☆ ان دو آدمیوں کے لئے۔

☆ ان دو آدمیوں کے لئے۔

(۴۱) دعاؤها عليها السلام

لبعله عليه السلام

قالت عليها السلام في وصيّتها اليه عليه السلام: إذا أنا متّ فغسّلني بيدك، و حنّطني و كفّنّي، و ادفنّي ليلاً، و لا يشهدني فلان و فلان، و لا زيادة عندك في وصيتي اليك، و استودعك الله تعالى حتّى القاك،

جَمَعَ اللهُ بَيْني وَ بَيْنَكَ في دارِهِ وَ قُرْبِ جِوارِهِ.

(۴۲) دعاؤها عليها السلام

لاسماء بنت عميس

روى انها عليها السلام قالت لاسماء: اني نحلت و ذهب لحمي ، الا تجعلين لي شيئاً يسترني -الى ان قال:-فدعت بسرير فاكبّته لوجهه، ثم دعت بجرائد فشدّدته على قوائمه، ثم جلّلته ثوباً، فقالت عليها السلام: اصنعي لي مثله، استريني،

سَتَرَكِ اللهُ مِنَ النّارِ.

(۴۱) اپنے شوہر نامدار کیلئے

اپنی وصیت میں جناب سیدہؑ نے جناب امیرؑ سے کہا، جب میں دنیا سے چلی جاؤں تو اپنے ہاتھوں سے مجھے غسل دینا، حنوط کرنا، کفن دینا اور رات کی تاریکی میں مجھے دفن کرنا، اور فلاں اور فلاں میرے جنازے میں شریک نہ ہوں، اور میرے وصیت نامے میں کسی چیز کا اضافہ نہ کرنا۔ دوبارہ ملاقات تک آپ کو خدا کے حوالے کرتی ہوں، اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بہشت میں اپنے جوار میں ملائے۔

(مصباح الانوار، ص ۲۶۳)

(۴۲) اسماء بنت عمیسؓ کیلئے

روایت ہے کہ حضرت زہراؑ نے اسماء بنت عمیس سے کہا، میں کمزور ہوگئی ہوں اور میرا گوشت ختم ہوگیا ہے کیا مجھے کوئی ایسی چیز نہیں دیں گی جو مجھے ڈھانپ لے، کہا جاتا ہے کہ اسماء لکڑیوں سے بنا ہوا تختہ لائیں اور زمین پر رکھ دیا اور پھر لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو میخوں سے تختہ کے اطراف میں کھڑا کر دیا اور ایک کپڑے سے اس کو ڈھانپ دیا۔ جناب زہراؑ نے اس تختے کو دیکھا تو فرمایا کہ یونہی میرے لئے درست کرو اور مجھے چھپا دو، خداوند تجھے آتش جہنم سے چھپائے۔

(تہذیب: ج ۱، ص ۴۶۹)

(٤٣) دعاؤها عليها السلام

على من ظلمها

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ نَشْكُوا فَقْدَ نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ وَصَفِيِّكَ وَارْتِدادَ اُمَّتِهِ، وَمَنْعَهُمْ اِيّانا حَقَّنا الَّذي جَعَلْتَهُ لَنا في كِتابِكَ الْمُنْزَلِ عَلىٰ نَبِيِّكَ بِلِسانِهِ.

(٤٤) دعاؤها عليها السلام

على ابي بكر و عمر

عن الصادق عليه السلام قال: لمّا قبض رسول اللّه صلى الله عليه وآله و جلس ابوبكر مجلسه، بعث الى وكيل فاطمة عليها السلام فاخرجه من فدك الى ان ذكر شهادة علي عليه السلام و امّ ايمن فقال عمر: انت امرأة ولا نجيز شهادة امرأة وحدها، و امّا علي فيجرّ الى نفسه، قال: فقامت مغضبة وقالت:

اَللّٰهُمَّ اِنَّهُما ظَلَما اِبْنَةَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ حَقَّها، فَاشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَيْهِما.

(۴۳) اپنے اوپر ستم کرنے والوں کے متعلق فرمایا

اے پروردگار! میں تیری بارگاہ میں شکایت کرتی ہوں، تیرے برگزیدہ رسولؐ اور پیغمبرؐ کے چلے جانے پر اور اس کی امت کے پلٹ جانے پر اور ہمارے حق کے غصب کرنے پر، وہ حق جو ہمارے لئے اپنے نبیؐ پر نازل شدہ کتاب میں ہمارے لئے قرار دیا ہے۔

(ہدایۃ الکبریٰ: ص ۳۹۲)

(۴۴) ابوبکرؓ اور عمرؓ کے متعلق

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں، جب رسول گرامیؐ وفات پا چکے اور ابوبکر محفل میں بیٹھے تھے کہ اسی اثناء میں حضرت زہراؑ کا وکیل ان کے پاس گیا، ابتدائی گفتگو کے بعد انہوں نے حضرت زہراؑ کے وکیل کو فدک سے بے دخل کر دیا۔ عمرؓ نے کہا یہ گواہی ایک ہی عورت کی شہادت ہے جو کافی نہیں، حضرت علیؑ کی شہادت اپنی ذات کے لئے گواہی ہے۔ تو اس وقت جناب زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

اے پروردگار! ان دو آدمیوں نے تیرے نبی کی بیٹی کے حق میں تجاوز کیا ہے اور اس پر ظلم روا رکھا، پس تو ان پر اپنے غضب میں سختی فرما۔ (الاختصاص: ص ۱۸۴)

(٤٥) دعاؤها عليها السلام

عليهما

عن جابر: لما قبض رسول الله صلى الله عليه وآله دخل اليها رجلان من الصحابة، فقالا لها: كيف أصبحت يا بنت رسول الله.

قالت: اصدقاني، هل سمعتما من رسول الله صلى الله عليه وآله: فاطمة بضعة منّي فمن آذاها فقد آذاني. قالا: نعم، والله لقد سمعنا ذلك منه، فرفعت يديها الى السماء و قالت:

اَللّٰهُمَّ اِنّي اُشْهِدُكَ اَنَّهُما قَدْ اٰذَيٰاني وَغَصَبا حَقّي.

و في رواية:

اَللّٰهُمَّ اِنَّهُما قَدْ اٰذَيٰاني، فَاَنَا اَشْكُوهُما اِلَيْكَ وَ اِلىٰ رَسُولِكَ، لا وَ اللّٰهِ لا اَرْضىٰ عَنْكُما اَبَداً حَتّىٰ اَلْقىٰ اَبي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ، وَ اُخْبِرَهُ بِما صَنَعْتُما، فَيَكُونُ هُوَ الْحاكِمُ فيكُما.

maablib.org

(۴۵) ان دو آدمیوں کیلئے فرمایا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے، جب پیغمبر اسلام وفات پا چکے تو اصحاب میں سے دو آدمی حضرت زہراؑ کے پاس گئے اور کہا اے رسولؐ خدا کی بیٹی! آپ نے صبح کیسے کی؟ آپؑ کی حالت کیسی ہے، تو حضرت زہراؑ نے فرمایا سچ بتاؤ کہ پیغمبر اسلام نے فرمایا تھا کہ فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے، جس نے اسے اذیت دی گویا اس نے مجھے اذیت دی، دونوں نے کہا ہاں فرمایا تھا، تو اس وقت حضرت زہراؑ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور فرمایا: اے پروردگار! تجھے گواہ بناتی ہوں کہ ان دونوں نے مجھے اذیت دی اور میرا حق غصب کیا۔

ایک اور روایت میں ہے:

اے پروردگار! ان دو آدمیوں نے مجھے اذیت دی، اور میں ان دونوں کے متعلق تیری بارگاہ میں اور تیرے رسولؐ کے پاس شکایت کرتی ہوں، پھر جناب سیدہؑ ان سے یوں مخاطب ہوئیں ''خدا کی قسم، میں کسی قیمت پر تم دونوں سے راضی نہیں ہوں گی، یہاں تک کہ اپنے والد رسولؐ اللہ سے ملاقات کرلوں اور تمہاری کارگزاریوں کو ان تک پہنچاؤں تا کہ وہ ہمارے درمیان حاکم ہوں۔

(کفایۃ الاثر: ص ۶۴، تفسیر برہان: ج ۳، ص ۶۵)

(٤٦) دعاؤها عليها السلام

عليهما

قالت عليها السلام لهما: انشدكما بالله هل سمعتما النبي صلى الله عليه وآله يقول: فاطمة بضعة مني و انا منها، من آذاها في حياتي كان كمن آذاها بعد موتي؟ قالا: اللهم نعم، فقالت:

اَلْحَمْدُلِلّهِ، اَللّٰهُمَّ اِنّي اُشْهِدُكَ فَاشْهَدُوا يا مَنْ حَضَرَني اَنَّهُما قَدْاٰذَياني في حَياتي وَعِنْدَ مَوْتي.

واللّه لا اكلّمهما من رأسي كلمة حتّى ألقي ربي، فاشكو كما اليه بما صنعتما بي وارتكبتما مني.

(۴۶) ان دونوں کے متعلق فرمایا

حضرت زہراؑ نے ان دونوں سے کہا کہ تم دونوں کو خدا کی قسم دیتی ہوں، کیا تم نے نبی اکرمؐ سے سنا تھا کہ کہہ رہے تھے ''فاطمہ میرے بدن کا ٹکڑا ہے اور میں اس سے ہوں، جو میری زندگی میں اس کو اذیت دے گا، وہ ایسے ہے گویا اس نے میرے مرنے کے بعد اذیت دی،'' ان دونوں نے کہا، ہاں! ہم نے سنا ہے، تو پھر حضرت زہراؑ نے فرمایا:

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، اے پروردگار میں تجھے گواہ قرار دیتی ہوں، اور اے حاضرین گواہ رہنا، کہ ان دونوں نے مجھے زندگی اور موت کے وقت اذیت دی ہے۔

خدا کی قسم! ان دونوں سے مرتے دم تک بات نہیں کروں گی، یہاں تک کہ تم دونوں کی شکایت ان اعمال کے انجام دینے اور ارتکاب کرنے پر اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچاؤں گی۔

(علل الشرائع: ص ۱۸۵، بحار: ج ۴۳، ص ۲۰)

maablib.org

آٹھواں باب

۸۔ قیامت کے متعلق جناب سیدہ کی دعائیں

☆ روزِ قیامت اپنے پیروکاروں سے عذاب کی برطرفی کے لئے

☆ محشر میں اپنے محبین کی شفاعت کے لئے

☆ اپنے شیعوں کے گناہ بخشوانے کے لئے

☆ اپنے پیروکاروں کی شفاعت کے لئے اور سید الشہدأ کے قاتلوں کی مذمت میں

☆ سید الشہدأ کے قاتلوں کے بارے میں

☆ امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کے بارے میں

☆ امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کے بارے میں

☆ اپنے بیٹے کے قاتلوں کے بارے میں

☆ اپنے حق کی پہچان کے لئے

☆ اپنے والد کی امت کی شفاعت کرتے ہوئے

☆ جنت میں داخل ہوتے وقت

(٤٧) دعاؤها عليها السلام

في يوم القيامة لدفع العذاب عن محبيها

روى عن محمد بن مسلم الثقفي انه قال: سمعت ابا جعفر عليه السلام يقول: لفاطمة عليها السلام وقفة على باب جهنّم، فاذا كان يوم القيامة كتب بين عيني كل رجل مؤمن او كافر، فيؤمر بمحبٍّ قد كثرت ذنوبه الى النار، فتقرء فاطمة عليها السلام بين عينيه محباً، فتقول:

اِلٰهي وَسَيِّدي سَمَّيْتَني فاطِمَةَ، وَفَطَمْتَ بي مَنْ تَوَلّاني وَتَوَلّي ذُرِّيَّتي مِنَ النّارِ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَاَنْتَ لاتُخْلِفُ الْميعادَ.

فيقول الله عز و جل: صدقت يا فاطمة، انى سميتك فاطمة وفطمت بك من احبك و تولاك و احب ذريتك و تولاهم من النار، ووعدى الحق، وانا لا اخلف الميعاد ـ الى ان قال: ـ فمن قرأت بين عينيه مؤمناً، فخذى بيده و ادخليه الجنة.

maablib.org

(۴۷) روزِ قیامت اپنے پیروکاروں سے عذاب کی برطرفی کیلئے

محمد بن مسلم ثقفی روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ فرما رہے تھے، کہ فاطمہ زہراؑ جہنم کے پاس کچھ دیر توقف کریں گی جبکہ اس دن ہر ایک کی پیشانی پر کفر و ایمان نقش ہوں گے، تو اس وقت حکم دیا جائے گا کہ وہ محب جس نے زیادہ گناہ انجام دیئے ہیں، اس کو جہنم میں ڈالو، جیسے ہی جنابِ زہراؑ اس کی پیشانی پر محمدؐ و آل محمدؐ کے خاندان سے محبت لکھی دیکھیں گی تو یوں فرمائیں گی:

اے میرے پروردگار! اے میرے مولا! تو نے میرا نام فاطمہؑ رکھا ہے، تو نے میرے محبوں اور میرے فرزند کے محبوں کو جہنم کی آگ سے نجات دی ہے جبکہ تیرا وعدہ ہے اور تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

اس وقت اللہ عز وجل فرمائے گا: اے فاطمہؑ سچ کہا ہے۔ میں نے تیرا نام فاطمہؑ رکھا، اور جو بھی تجھ سے عقیدت رکھتا ہو اور تیری پیروی کرے اور تیرے فرزندوں کو دوست رکھتا ہو اور ان کی پیروی کرے، وہ جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا اور میرا وعدہ حق ہے اور میں اپنے وعدہ کے خلاف بھی نہیں کرتا۔

پھر فرمایا: جس کے چہرے پر ایمان دیکھو، اس کو بازو سے پکڑ کر بہشت میں داخل کردو۔ (بحار: ج ۴۳، ص ۱۴)

(٤٨) دعاؤها عليها السلام

في المحشر لشفاعة محبيّها

روى أنّه إذا كان يوم القيامة يبعث اليها ملك، لم يبعث الى احد قبلها و لايبعث الى احد بعدها، فيقول: ان ربك يقرؤك السّلام ويقول: سليني أعطك، فتقول:

قَدْ اَتَمَّ نِعْمَتَهُ وَهَنَّأَني كَرامَتَهُ وَاَباحَني جَنَّتَهُ، اَسْاَلُهُ وُلْدي وَذُرِّيَّتي وَمَنْ وَدَّهُمْ.

و في رواية:

قَدْ اَتَمَّ عَلَيَّ نِعْمَتَهُ، وَ اَباحَني جَنَّتَهُ، وَ هَنَّأَني كَرامَتَهُ، وَ فَضَّلَني عَلى نِساءِ خَلْقِهِ، اَسْاَلُهُ اَنْ يُشَفِّعَني في وُلْدي وَ ذُرِّيَّتي وَ مَنْ وَدَّهُمْ بَعْدي وَ حَفِظَهُمْ بَعْدي.

فيعطيها اللّه ذريّتها و ولدها و من ودّهم لها وحفظهم فيها، فتقول:

اَلْحَمْدُلِلّهِ الَّذي اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ وَاَقَرَّ عَيْني.

(۴۸) محشر میں اپنے محبین کی شفاعت کیلئے دعا

روایت ہے کہ روزِ قیامت میں ایک فرشتہ جناب زہراؑ کی خدمت میں آئے گا، جو اس سے پہلے کسی کے پاس نہیں گیا ہوگا اور بعد میں بھی کسی کے پاس نہیں جائے گا اور آ کر کہے گا، آپؑ کے پروردگار نے آپؑ کو سلام بھیجا ہے، فرمایا ہے، مجھ سے مانگو تا کہ تجھے عطا کروں، تو پھر جناب زہراؑ نے یوں فرمایا:

اپنی نعمتوں کو مجھ پر تمام کیا، اور کرامت و عزت کو میرے لئے متبرک کیا، اور اپنی جنت سے مجھے نوازا میں اپنے فرزندان اور ان کی اولادوں اور ان سے محبت کرنے والوں کیلئے جنت کی طلب گار ہوں۔

ایک اور روایت میں ہے:

اپنی نعمتوں کو مجھ پر تمام کیا، اور اپنی بہشت سے مجھے نوازا، اور مجھے اپنی کرامت سے عزت بخشی، اور تمام عورتوں پر مجھے فضیلت دی، لہٰذا تجھ سے سوال کرتی ہوں کہ اپنے فرزندوں اور ان کی نسل اور ان سے محبت کرنے والوں کیلئے مجھے شفیع قرار دے۔

پھر اللہ تعالیٰ عز و جل نے آپ کے فرزندان اور ان کی اولادوں اور ان سے محبت کرنے والوں کی حفاظت حضرت زہراؑ کے سپرد کر دی تو حضرت زہراؑ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کیلئے خاص ہیں جس نے ہم سے دکھ، درد کو روکا اور میری آنکھوں کو ٹھنڈک عطا کی۔ (تفسیر فرات: ص ۱۶۹، بحار: ج ۴۳، ص ۲۲۴)

(٤٩) دعاؤها عليها السلام

في المحشر لشفاعة محبّيها عليها السلام

عن علي عليه السلام: دخل رسول الله صلى الله عليه وآله ذات يوم على فاطمة عليها السلام و هي حزينة، فقال لها: ما حزنك يا بنيّة؟ قالت: يا ابت ذكرت المحشر و وقوف الناس عراة يوم القيامة، قال: يا بنيّة انه ليوم عظيم -الى ان قال: -ثم يقول جبرئيل: يا فاطمه سلي حاجتك؟ فتقولين:

يا رَبِّ اَرِنِى الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ.

فيأتيانك و اوداج الحسين عليه السلام تشخب دماً -الى ان قال: -ثم يقول جبرئيل: يا فاطمة سلي حاجتك، فتقول:

يا رَبِّ شيعَتي.

فيقول الله عزوجل: قد غفرت لهم، فتقولين:

يا رَبِّ شيعَةَ وُلْدي.

فيقول الله: قد غفرت لهم، فتقولين:

يا رَبِّ شيعَةَ شيعَتي.

فيقول الله: انطلقي فمن اعتصم بك فهو معك في الجنّة.

(۴۹) اپنے محبین کی شفاعت کرتے ہوئے

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دن پیغمبرؐ اسلام حضرت زہراؑ کے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ حضرت زہراؑ مغموم اور غمزدہ تھیں، پیغمبرؐ نے فرمایا: بیٹی! کس چیز سے پریشان ہو؟ آپ نے کہا اے میرے بابا! محشر اور اس میں لوگوں کی بے بسی سے پریشان ہوں، تو پیغمبرؐ اسلام نے فرمایا، اے بیٹی وہ دن بہت عظیم ہے۔ اس وقت فرمایا: پھر جبرائیل کہیں گے کہ اے فاطمہؑ اپنی حاجت کہو تو اس وقت کہنا:

پروردگار! مجھے حسنؑ وحسینؑ کو دکھا۔

تو اس وقت وہ دونوں آپ کے پاس لائے جائیں گے، اس حال میں کہ سیدؑ الشہداء کے گلہ مبارک سے خون بہہ رہا ہوگا۔ پھر جبرئیل بولیں گے، اے زہراؑ اپنی حاجت بیان کرو تو اس وقت کہنا:

''اے پروردگار! میرے شیعہ!''۔

تو اس وقت ارشادِ قدرت ہوگا ''ان کو بخش دیا ہے''۔

پھر کہنا: ''میرے فرزندوں کے شیعہ!''

پروردگارِ عالم کہے گا: ''ان کو بھی بخش دیا''۔

پھر کہنا، پروردگار! ''میرے شیعوں کے شیعہ!''

تو ارشادِ پروردگار ہوگا: ''انہیں آزاد کیا، جو بھی آپ سے عقیدت رکھتا ہوگا وہ جنت میں آپ کے ساتھ ہوگا''۔ (تفسیر فرات: ص ۱۷۱، بحار: ج ۸، ص ۱۷۲)

(٥٠) دعاؤها عليها السلام

في المحشر لغفران ذنوب شيعتها

عن السجاد عليه السلام: اذا كان يوم القيامة نادى مناد: لاخوف عليكم اليوم و لاانتم تحزنون ـ الى ان قال: ـ ثم ينادي: هذه فاطمة عليها السلام بنت محمد صلى الله عليه وآله تمرّ بكم هي و من معها الى الجنة، ثم يرسل الله لها ملكاً فيقول: يا فاطمة سليني حاجتك، فتقول:

يا رَبِّ حاجَتي اَنْ تَغْفِرَلي وَلِمَنْ نَصَرَ وُلْدي.

(٥١) دعاؤها عليها السلام

في يوم القيامة على قتلة ولدها ولشفاعة محبيها

عن الباقر عليه السلام قال: سمعت جابربن عبدالله الانصاري يقول: قال رسول‌الله صلى الله عليه وآله: اذا كان يوم القيامة تقبل ابنتي فاطمة على ناقة من نوق الجنة ـ الى ان قال: ـ فتسير حتّى تحاذي عرش ربها جل جلاله، فتنزخ بنفسها عن ناقتها، و تقول:

اِلٰهي وَسَيِّدي اُحْكُمْ بَيْني وَبَيْنَ مَنْ ظَلَمَني، اَللّٰهُمَّ اُحْكُمْ بَيْني وَبَيْنَ مَنْ قَتَلَ وَلَدي.

(۵۰) محشر میں اپنے شیعوں کے گناہ بخشوانے کیلئے جنابِ سیدہؑ کی دعا

امام سجاد علیہ السلام سے روایت ہے کہ قیامت کے دن منادی ندا دے گا، آج آپ پر غم اور ملال نہیں، پھر ندا دے گا، یہ فاطمہؑ پیغمبر اسلامؐ کی بیٹی ہیں، وہ اور جو بھی ان کے ساتھ ہے جنت میں جائے گا، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرشتے کو بھیجے گا کہ اے فاطمہؑ اپنی حاجت کو بیان کرو، تو وہ یوں فرمائیں گی:

اے پروردگار! میری حاجت یہ ہے کہ مجھے اور میری اولاد کی مدد کرنے والوں کو بخش دے۔ (تفسیر فرات: ص ۲۶۰، بحار: ج ۴۳، ص ۲۲۲)

(۵۱) قیامت کے دن اپنے پیروکاروں کی شفاعت کیلئے اور سیدالشہداءؑ کے قاتلوں کی مذمت میں

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے سنا ہے، کہہ رہے تھے کہ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن حضرت فاطمہؑ عرشِ الٰہی کے سامنے آکر یوں فرمائیں گی:

اے میرے پروردگار! اے میرے مولا! میرے اور مجھ پر ظلم کرنے والوں کے درمیان فیصلہ فرما۔ پروردگار! میرے اور میرے حسینؑ کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ فرما۔

فاذا النداء من قبل الله جل جلاله: يا حبيبتي و ابنة حبيبي، سليني تعطي واشفعي تشفّعي، فوعزّتي وجلالي لاجازني ظلم ظالم. فتقول:

اِلٰهي وَسَيِّدي ذُرِّيَّتي وَشيعَتي، وَشيعَةَ ذُرِّيَّتي وَمُحِبّي وَمُحِبّي ذُرِّيَّتي.

فاذا النداء من قبل الله جل جلاله: اين ذرية فاطمة و شيعتها و محبوها و محبوا ذريتها، فيقبلون و قد احاط بهم الرحمة، فتقدمهم فاطمة عليها السلام حتى تدخلهم الجنة.

(٥٢) دعاؤها عليها السلام

في المحشر على قتلة الحسين عليه السلام

عن علي عليه السلام، عن النبي صلى الله عليه وآله: اذا كان يوم القيامة نادى مناد من بطنان العرش: يا أهل القيامة اغمضوا أبصاركم لتجوز فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وآله مع قميص مخضوب بدم الحسين عليه السلام، فتحتوى على ساق العرش فتقول:

اَنْتَ الْجَبّارُ الْعَدْلُ، اِقْضِ بَيْني وَبَيْنَ مَنْ قَتَلَ وَلَدي.

اتنے میں خداوند تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ندا آئے گی، اے میری حبیب، اور میرے حبیب کی حبیبہ، مجھ سے مانگو تاکہ میں تجھے عطا کروں، تم شفاعت کرو تاکہ میں قبول کروں، مجھے اپنی عزت وجلالت کی قسم، ظلم کرنے والے میری نگاہوں سے مخفی نہیں رہیں گے، تو پھر حضرت زہرا یوں فرمائیں گی:

اے میرے پروردگار اور میرے آقا ومولا! میرے بیٹوں اور میرے پیروکاروں اور میرے فرزندوں کے پیروکاروں اور میرے محبین اور میرں فرزندوں کے محبین کو بخش دے۔

پس اسی دوران اللہ تعالیٰ کی جانب سے ندا آئے گی، کہاں ہیں فرزندانِ فاطمہؑ اور ان کے پیروکار اور محبین اور ان کے فرزندوں کے محبین، اتنے میں وہ فرشتگانِ رحمت الٰہی جو ان کے اطراف میں کھڑے ہوں گے حرکت میں آئیں گے، جبکہ فاطمہؑ ان کے آگے آگے چلیں گی، یہاں تک وہ بہشت میں داخل ہوں گے۔

(امالی، ص۲۵، غایۃ المرام، ص۵۹۴، حدیث: ۲۵)

(۵۲) محشر میں سیدؑ الشہداء کے قاتلوں کے بارے میں

حضرت علی علیہ السلام پیغمبر اسلام سے روایت کرتے ہیں، کہ قیامت کے دن عرشِ الٰہی سے منادی ندا کرے گا، اے اہل محشر، اپنی آنکھیں بند کرلو کیونکہ فاطمہؑ بنت محمدؐ اپنے حسینؑ کی خون آلود قمیص لے کر گزر رہی ہیں۔ پھر فاطمہؑ عرشِ الٰہی کا پایا پکڑ کر کہیں گی: تو قدرت والا اور عادل ہے، میرے اور میرے بیٹے کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ فرما۔

فيقضي الله لبنتي و ربَّ الكعبة، ثم تقول:

اَللّٰهُمَّ شَفِّعْني فيمَنْ بَكىٰ عَلىٰ مُصيبَتِهِ.

فيشفّعها الله فيهم.

(٥٣) دعاؤها عليها السلام

في المحشر على قتلة الحسين عليه السلام

عن الصادق عليه السلام: اذا كان يوم القيامة جمع اللّه الاولين و الآخرين في صعيد واحد ـ الى ان قال: ـ فتأتي فاطمة عليها السلام فتأخذ قميص الحسين بن علي عليهما السلام بيدها مضمخًا بدمه و تقول:

يٰارَبِّ هٰذا قَميصُ وَلَدي وَقَدْ عَلِمْتَ ما صُنِعَ بِهِ.

فيأتيها النداء من قبل الله عزوجل: يا فاطمة لك عندى الرضا، فتقول:

يٰا رَبِّ اِنْتَصِرْ لي مِنْ قٰاتِلِهِ.

فيأمر اللّه تعالي عنقاً من النار، فتخرج من جهنم فتلتقط قتلة الحسين بن علي عليهما السلام كما يلتقط الطير الحب، ثم يعود العنق بهم الى النار، فيعذّبون فيها بانواع العذاب.

رب کعبہ کی قسم! اللہ تعالیٰ میری بیٹی کے حق میں فیصلہ دے گا، پھر حضرت زہراؑ یوں فرمائیں گی:

اے پروردگار! مجھے ان لوگوں کے لئے شفیع قرار دے جو میرے فرزند کے غم میں روتے تھے۔

پس اللہ تعالیٰ انہیں شفیع قرار دے گا۔

(ینابیع المودۃ: ص ۲۶۰)

(۵۴) محشر میں امام حسینؑ کے قاتلوں کے بارے میں

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اوّل سے آخر تک تمام مخلوقات کو ایک اونچی جگہ جمع کرے گا، اتنے میں فاطمہ زہراؑ امام حسینؑ کی خون آلود قمیص لے کر کہیں گی:

اے پروردگار! یہ میرے فرزند کی قمیص ہے، اور تو جانتا ہے کہ اس کے ساتھ کیا کیا ظلم کیے گئے۔

اتنے میں خدائے بزرگ کی جانب سے ندا آئے گی، اے فاطمہؑ میری رضا تیرے لئے ہے۔ پس حضرت زہراؑ عرض کریں گی:

پروردگار! اس کے قاتلوں سے انتقام لینے میں میری مدد فرما۔

پھر بارگاہِ ایزدی سے حکم آئے گا کہ ایک گروہ جہنم سے باہر نکالو، پس امام حسینؑ کے قاتلوں کو جہنم سے اس طرح باہر لایا جائے گا جس طرح پرندے دانے کو اٹھاتے ہیں پھر انہیں جہنم کی طرف لوٹا دیا جائے گا اور اس میں انہیں طرح طرح کے عذاب دیئے جائیں گے۔

(امالی ؟: ص ۸۴، بحار: ج ۴۳، ص ۲۲۴)

(٥٤) دعاؤها عليها السلام

في المحشر على قتلة ولدها عليه السلام

عن النبي صلى الله عليه وآله: تحشر ابنتي فاطمة عليها السلام يوم القيامة و معها ثياب مصبوغة بالدماء، تتعلّق بقائمة من قوائم العرش، تقول:

يَا عَدْلُ، اُحْكُمْ بَيْنِي وَبَيْنَ قَاتِلِ وَلَدِي.

و في رواية:

يَا عَدْلُ، يَا جَبَّارُ، اُحْكُمْ بَيْنِي وَبَيْنَ قَاتِلِ وَلَدِي.

و في رواية:

يَا حَكَمُ، اُحْكُمْ بَيْنِي وَبَيْنَ قَاتِلِ وَلَدِي.

فيحكم الله لابنتى و رب الكعبة.

(٥٥) دعاؤها عليها السلام

فى القيامة لعرفان حقه

قال جابر لابى جعفر عليه السلام: جعلت فداك يابن رسول الله،

(۵۴) محشر میں اپنے بیٹے کے قاتلوں کے متعلق فرمایا

پیغمبرؐ اسلام سے روایت ہے: میری بیٹی فاطمہؑ قیامت کے دن اس طرح آئیں گی کہ خون آلود قمیص ہاتھ میں ہوگی عرشِ الٰہی کے ایک ستون کے ساتھ کھڑے ہو کر کہیں گی:

اے عادل! میرے اور میرے فرزند کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ فرما۔

ایک اور روایت میں یوں ہے:

اے عادل! اے قادر! میرے اور میرے فرزند کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ فرما۔

اسی طرح ایک اور روایت میں یوں ہے:

اے حاکم! میرے اور میرے فرزند کے قاتلوں کے درمیان فیصلہ فرما، رب کعبہ کی قسم! خدا میری بیٹی کے حق میں فیصلہ کرے گا۔

(عیون الاخبار الرضا ج ۲ ص ۸و۲۵)

(۵۵) قیامت کے دن اپنے حق کی پہچان کیلئے

روایت ہے کہ حضرت جابرؓ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا، اے فرزند رسولؐ

حدثني بحديث في فضل جدّتك فاطمة، إذا أنا حدّثت به الشيعة فرحوا بذلك -إلى أن قال عليه السلام:

فيقول الله تعالى: يا أهل الجمع إنّي قد جعلت الكرم لمحمّد و على والحسن و الحسين و فاطمة، يا أهل الجمع طأطؤوا الرؤوس و غضّوا الابصار، فانّ هذه فاطمة تسير إلى الجنّة -إلى أن قال:

فاذا صارت عند باب الجنّة تلتفت، فيقول الله: يابنت حبيبي ما التفاتك وقد أمرت بك إلى جنتي، فتقول:

يا رَبِّ اَحْبَبْتُ اَنْ يُعْرَفَ قَدْرِي فِي هٰذَا الْيَوْمِ.

فيقول الله: يابنت حبيبي، إرجعي فانظري من كان في قلبه حبّ لك أو لاحد من ذريّتك، خذي بيده فادخليه الجنّة.

(٥٦) دعاؤها عليها السلام
في القيامة لشفاعة امة ابيها صلى الله عليه وآله

روى انّ في جملة ما اوصته الزّهرا عليها السلام الى على عليه السلام: اذا دفنتني ادفن معي هذا الكاغذ الّذي في الحقه -الى ان قالت عليها السلام: -فرجع جبرئيل، ثم جاء بهذا الكتاب مكتوب فيه: شفاعة امة محمّد صداق فاطمة عليها السلام، فاذا كان يوم القيامة اقول:

اِلٰهِي هٰذِهِ قَبالَةُ شَفاعَةِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ.

آپؑ پر فدا! اپنی جدہ حضرت فاطمہؑ زہرا کے فضائل کے بارے میں کوئی ایسی حدیث بیان فرمائیں کہ اگر اسے میں شیعوں میں بیان کروں تو وہ خوش ہو جائیں۔ امامؑ نے فرمایا: خداوند تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ اے اہل محشر میں نے محمدؐ، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور فاطمہؑ کو کیسے باعزت قرار دیا ہے۔ اے اہل بہشت اپنے سروں کو جھکالو اور آنکھیں بند کرلو، یہ فاطمہؑ ہے جو بہشت کی طرف جارہی ہیں۔

پھر وہ جنت کے کنارے پہنچ کر توقف کریں گی، آواز پروردگار آئے گی: اے میرے حبیب کی بیٹی کیوں رک گئی ہو جبکہ میں نے حکم دیا ہے کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اتنے میں حضرت زہراؑ عرض کریں گی:

پروردگار! میں چاہتی ہوں کہ آج کے دن میری قدر و قیمت پہچانی جائے، پھر بارگاہِ ایزدی سے آواز آئے گی، اے میرے حبیب کی بیٹی، واپس آؤ اور جس جس دل میں تیری محبت یا تیرے فرزندوں میں سے کسی کی بھی محبت ہو، اس کو بازو سے پکڑو اور بہشت میں داخل کرو۔ (تفسیر فرات: ص۱۱۳)

(۵۶) اپنے والد کی اُمت کی شفاعت کرتے ہوئے فرمایا

روایت ہے کہ حضرت زہراؑ نے جو وصیتیں اپنے شوہرؑ نامدار سے کیں ان میں سے ایک ہے کہ جب مجھے دفن کریں، تو فلاں برتن میں رکھے ہوئے کاغذ کے ٹکڑے کو میرے ہمراہ دفن کرنا، پھر جب حضرت جبرئیل اس کاغذ کے ٹکڑے کو لے آئے، جس میں حضرت فاطمہ کا (حق مہر) پیغمبرؐ اسلام کی امت کی شفاعت لکھا۔ پس قیامت کے دن میں کہوں گی: الٰہی! یہ پیغمبرؐ اسلام کی امت کی شفاعت کی قرارداد ہے۔

(کتاب الجنۃ العاصمۃ: ص۱۷۹)

(٥٧) دعاؤها عليها السلام

عند دخوله الى الجنّة

روى انها عليها السلام لما دخلت الجنّة و نظرت الى ما اعدّ الله لها من الكرامة ،قرأت:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، الْحَمْدُلِلهِ الَّذي اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنا لَغَفُورٌ شَكُورٌ، اَلَّذي اَحَلَّنا دارَالْمُقامَةِ مِنْ فَضْلِهِ، لايَمَسُّنا فيها نَصَبٌ وَلا يَمَسُّنا فيها لُغُوبٌ.

فيوحى الله عزوجل اليها يا فاطمة سلينى اعطك و تمنى علىّ ارضك، فقالت:

اِلٰهي اَنْتَ الْمُنىٰ وَ فَوْقَ الْمُنىٰ، اَسْأَلُكَ اَنْ لاتُعَذِّبَ مُحِبّي وَمُحِبَّ عِتْرَتي بِالنّارِ.

فيوحى الله عزوجل اليها: يا فاطمة و عزتى و جلالى و ارتفاع مكانى، لقد آليت على نفسى من قبل أن اخلق السماوات و الارض بالفى عام، أن لا اعذّب محبّيك و محبّى عترتك.

(۵۷) جنت میں داخل ہوتے وقت

روایت ہے جب حضرت زہراؑ بہشت میں جائیں گی تو وہاں پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنے لئے تیار شدہ کرامات کا مشاہدہ کریں گی اور فرمائیں گی:

اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام کے ساتھ جو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے، تمام تعریفیں اس ذات کے ساتھ مخصوص ہیں، جس نے غم واندوہ کو ہم سے دور کیا، بیشک ہمارا پروردگار بخشنے والا، شکر قبول کرنے والا ہے، وہ ذات جس نے ہمیں اپنے فضل وکرم سے بہشت میں جگہ دی، جس میں ہمیں نہ غم پہنچ سکتا ہے اور نہ ہی دکھ۔

اس اثناء میں اللہ تعالیٰ حضرت زہراؑ پر وحی کرے گا کہ اے فاطمہ مجھ سے سوال کروتا کہ تمہیں عطا کروں، اپنی آرزو بیان کروتا کہ میں تمہیں خوشحال کروں، پس پھر حضرت زہراؑ یوں عرض کریں گی:

پروردگار! تو ہی میری سب سے بڑی آرزو ہے، میں تجھ سے سوال کرتی ہوں کہ میرے محبین اور میرے فرزندوں کے محبین کو عذاب جہنم سے بچا۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کی جانب سے وحی آئے گی۔ اے فاطمہؑ مجھے اپنی عزت وجلال اور بلند مقام کی قسم! زمین وآسمان کی خلقت میں دو ہزار سال قبل اپنی ذات کی قسم کھائی ہے۔ میں تیرے اور تیرے خاندان کے دوستوں کو جہنم کا عذاب نہیں دوں گا۔

(تاویل الآیات: ج ۲، ص ۴۸۵)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

madanilib.org

نواں باب

۹۔ مختلف امور میں جنابِ سیدہؑ کی دعائیں

- ☆ آسمان سے مائدہ طلب کرتے ہوئے
- ☆ اللہ اور اس کے رسولؐ کے غضب سے بچنے کے لئے دعا
- ☆ دوستوں کی کمی سے پناہ مانگتے ہوئے
- ☆ طلبِ مغفرت کے لئے
- ☆ بیماری کے وقت رحمت الٰہی طلب کرتے ہوئے
- ☆ وفات کی رات طلب مغفرت کرتے ہوئے
- ☆ شیعوں کے گناہوں کی بخشش کے لئے
- ☆ موت کی تمنا کرتے ہوئے
- ☆ وفات میں تعجیل کے بعد
- ☆ وفات کے وقت
- ☆ وفات کے وقت طلب رحمت کے لئے

(٥٨) دعاؤها عليها السلام

لطلب نزول مائدة من السماء

روى عن ابن عباس في حديث طويل ان النبي صلى الله عليه وآله دخل على فاطمة عليها السلام فنظر الى صفار وجهها و تغيّر حد قتيها، فقال لها: يا بنيّة، ما الذى اراه من صفار وجهك و تغيّر حدقتيك؟ فقالت: يا ابه انّ لنا ثلاثاً ما طعمنا طعاماً الى ان قال: ثم وثبت حتّى دخلت الى مخدع لها فصفّت قدميها فصلّت ركعتين، ثم رفعت باطن كفّيها الى السماء و قالت:

اِلٰهي وَسَيِّدي هٰذا مُحَمَّدٌ نَبِيُّكَ، وَهٰذا عَلِيٌّ ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكَ، وَهٰذانِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سِبْطا نَبِيِّكَ.

اِلٰهي اَنْزِلْ عَلَيْنا مائِدَةً مِنَ السَّماءِ كَما اَنْزَلْتَها عَلي بَني اِسْرائيلَ، اَكَلُوا مِنْها وَكَفَرُوا بِها، اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْها عَلَيْنا فَاِنّا بِها مُؤْمِنُونَ.

و في رواية:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ فاطِمَةَ بِنْتَ نَبِيِّكَ قَدْ اَضَرَّ بِهَا الْجُوعُ، وَهٰذا عَلِيُّ بْنُ اَبي طالِبٍ ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكَ قَدْ اَضَرَّ بِهِ الْجُوعُ، فَاَنْزِلِ

(۵۸) آسمان سے مائدہ طلب کرتے ہوئے

ابن عباسؓ نے ایک طویل حدیث میں روایت کی ہے۔ ایک دن نبی اکرمؐ حضرت فاطمہؑ کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ آپ کا چہرہ زرد ہے۔ آنحضرتؐ نے سبب دریافت کیا تو عرض کیا کہ تین دنوں سے کوئی غذا نہیں کھائی۔ اس وقت ایک کمرے میں گئیں اور جائے نماز بچھائی اور دو رکعت نماز ادا فرمائی اور ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو آسمان کی طرف بلند کیا، اور عرض کیا۔

اے پروردگار، اے میرے مولا! یہ آپ کے نبی محمدؐ ہیں اور یہ علیؑ آپ کے نبیؐ کے چچا زاد بھائی ہیں یہ حسنؑ اور حسینؑ ہیں جو آپ کے نبیؐ کے نواسے ہیں۔

پروردگار! ہم پر مائدہ نازل فرما جس طرح بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا ان لوگوں نے اسے کھایا اور کفرانِ نعمت کی۔ پروردگار تو اسے ہم پر نازل فرما، ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

دوسری روایت میں ہے:

پروردگار! بیشک فاطمہ تیرے نبیؐ کی بیٹی بھوک سے پریشان ہے۔ یہ علیؑ تیرے نبیؐ کے چچا زاد بھائی بھوک سے نڈھال ہیں۔ پس ہم پر آسمان سے مائدہ نازل فرما جس طرح

اللّٰهُمَّ عَلَيْنا مائِدَةً مِنَ السَّماءِ كَما اَنْزَلْتَها عَلي بَني اِسْرائيلَ فَكَفَرُوا وَاِنّا مُؤْمِنُونَ.

قال ابن عباس: واللّه ما استتمّت الدعوة، فاذا هي بصحفة من ورائها ـ الخبر.

(٥٩) دعاؤها عليها السلام

فى التعويذ من سخط الله و رسوله

اَعُوذُ بِاللّهِ مِنْ سَخَطِ اللّهِ وَ سَخَطِ رَسُولِهِ.

(٦٠) دعاؤها عليها السلام

فى التعويذ

اَعُوذُ بِكَ يا رَبِّ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ.

(٦١) دعاؤها عليها السلام

لغفران الذنوب

روى عنها عليها السلام انها قالت: علّمنى رسول الله صلى الله عليه وآله صلاة ليلة الاربعاء، فقال: من صلّى ست ركعات، يقرء فى كل ركعة الحمد

بنی اسرائیل پر فرمایا تو انہوں نے انکار کیا اور ہم اقرار کرنے والے ہیں۔

ابن عباس فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! ابھی جناب زہراؑ کی دعا ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ بہشت سے ان کے لئے خوان نازل ہوا۔

(بحار: ج ۴۳، ص ۷۳)

(۵۹) خدا اور رسولؐ کے غضب سے خدا کی پناہ مانگتے ہوئے

اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔

(کشف الغمۃ: ج ۱، ص ۴۷۳)

(۶۰) دوستوں کی کمی سے پناہ مانگتے ہوئے

پروردگار میں دوستوں کی کثرت و فراوانی کے بعد ان کی قلت سے تیری پناہ مانگتی ہوں۔

(کفایۃ الاثر: ص ۲۰۰، بحار: ج ۴۳، ص ۳۵۲)

(۶۱) آپؑ کی دعا طلبِ مغفرت کیلئے

جناب فاطمہؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسول اکرمؐ نے مجھے بدھ کی رات نماز کی تعلیم فرمائی اور فرمایا جو چھ رکعت نماز اس طرح پڑھے جس کی ہر رکعت میں سورہ

و «قُلِ اللّٰهُمَّ مالِكَ الْمُلْكِ تُؤتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشاءُ - الى قوله: - بِغَيْرِ حِسابٍ»[1]. فاذا فرغ من صلاته قال:

جَزَى اللّٰهُ مُحَمَّداً ما هُوَ اَهْلُهُ.

غفرالله له كل ذنب الى سبعين سنة، و اعطاه من الثواب ما لا يحصى.

(٦٢) دعاؤها عليها السلام

في شكواها لطلب الرحمة من الله تعالي

عن الباقر عليه السلام قال: ان فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله مكثت بعد رسول الله ستين يوماً، ثم مرضت فاشتدّت عليها، فكان من دعائها في شكواها:

يا حَيُّ يا قَيُّومُ، بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغيثُ فَاَغِثْني، اَللّٰهُمَّ زَحْزِحْني عَنِ النّارِ، وَاَدْخِلْني الْجَنَّةَ، وَاَلْحِقْني بِاَبي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

١-آل عمران: ٢٦.

الحمد کے ساتھ قل اللھم مالک الملک توتی الملک من تشاء بغیر حساب. تک پڑھے جب نماز سے فارغ ہو تو کہے:

اے اللہ! حضرت محمد کو اس کی اتنی جزا دے، جس کے وہ حقدار ہیں۔

خداوند عالم اس کے ستر سال کے گناہ معاف فرمائے گا اور بے حساب ثواب عطا کرے گا۔

(جمال الاسبوع:ص ۷۰)

(۶۲) بیماری کے وقت رحمتِ الٰہی طلب کرتے ہوئے

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات کے ساٹھ دن بعد بیمار ہوئیں اور بیماری شدت اختیار کر گئی۔ تو اس وقت یہ دعا مانگی:

اے زندہ اے ہمیشہ رہنے والے! میں تیری رحمت کی پناہ میں ہوں، پس مجھے پناہ میں لے لے، پروردگار مجھے آگ سے دور رکھ۔ مجھے جنت میں داخل فرما مجھے اپنے پدر بزرگوار محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ملحق فرما۔

(بحار: ج ۴۳، ص ۲۱۷ و ج: ۸۱، ص ۲۳۳)

(۶۳) دعاؤها عليها السلام

فی ليلة و فاتها لطلب رحمة الله تعالى

روی عن علی علیه السلام انه قال: فلمّا كانت الليلة التی اراد الّله ان يكرمها و يقبضها اليه اقبلت تقول: و عليكم السلام، و هی تقول لی: يابن عم قد اتانی جبرئيل مسلّماً - الی ان قال: - فسمعناها تقول: وعليك السلام يا قابض الارواح، عجّل بی و لاتعذبنی . ثم سمعناها تقول:

اِلَيْكَ رَبِّي، لاَ اِلَى النَّارِ.

ثم غمضت عينيها و مدّت يديها و رجليها، كأنّها لم تكن حية قط.

(۶۴) دعاؤها عليها السلام

في شكواها، لغفران ذنوب شيعتهم

عن اسماء بنت عميس : رأيتها عليها السلام فی مرضها جالسة الى القبلة، رافعة يديها الی السماء، قائلة:

(۶۳) اپنی وفات کی رات میں طلبِ رحمت کرتے ہوئے

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے جس رات میں حضرت زہراؑ رحلت فرماتی ہیں اور اپنے پروردگار کی طرف بلائی جاتی ہیں، فرمایا: آپ پر سلام ہو، اور پھر مجھے کہا، اے میرے چچا زاد جبرئیل سلام کے انداز میں میرے پاس آئے ہیں، یہاں تک کہ ہم نے سنا کہ کہہ رہی تھیں اے روحوں کے قبض کرنے والے آپ پر سلام، جلدی سے میری روح قبض کرو، اور مجھے اذیت نہ دو، پھر ہم نے سنا تو کہہ رہی تھیں:

اے میرے پروردگار! تیری طرف آ رہی ہوں نہ کہ جہنم کی طرف۔

پھر آنکھیں بند کرلیں اور ہاتھوں اور پاؤں کو پھیلا دیا، گویا کبھی بھی زندہ نہ تھیں۔

(دلائل الامامۃ، ص ۴۳)

(۶۴) شیعوں کے گناہوں کی بخشش کیلئے

اسماء بنت عمیس سے روایت ہے، کہ میں نے دیکھا، حضرت زہراؑ بیماری کی حالت میں قبلہ رو بیٹھ کر اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر کہہ رہی ہیں:

اِلٰهي وَ سَيِّدي اَسْأَلُكَ بِالَّذينَ اصْطَفَيْتَهُمْ، وَ بِبُكاءِ وَلَدي في مُفارَقَتي، اَنْ تَغْفِرَ لِعُصاةِ شيعَتي وَ شيعَةِ ذُرِّيَّتي.

(٦٥) دعاؤها عليها السلام

لطلب الموت لما وقع عليها من الظلم

يا رَبِّ اِنّي قَدْ سَئِمْتُ الْحَياةَ، وَ تَبَرَّمْتُ بِاَهْلِ الدُّنْيا، فَاَلْحِقْني بِاَبي.

(٦٦) دعاؤها عليها السلام

لتعجيل وفاتها

يا اِلٰهي عَجِّلْ وَفاتي سَريعاً، فَلَقَدْ تَنَغَّصَتِ الْحَياةُ.

(٦٧) دعاؤها عليها السلام

عند وفاتها

اَللّٰهُمَّ اِنّي اَسْأَلُكَ بِمُحَمَّدٍ الْمُصْطَفى وَشَوْقِهِ اِلَيَّ، وَبِبَعْلي عَلِيٍّ الْمُرْتَضى وَحُزْنِهِ عَلَيَّ، وَبِالْحَسَنِ الْمُجْتَبى

پروردگار! میرے مولا و آقا! تجھے اپنی برگزیدہ ہستیوں کی قسم دے کے کہتی ہوں اور اپنے فراق میں اپنی اولاد کے رونے کا واسطہ دیتی ہوں کہ میرے شیعوں کے گناہوں اور میرے فرزندوں کے شیعوں کے گناہوں سے درگزر فرما۔

(کوکب الدری، ج۱، ص۲۵۴)

(۶۵) اپنے اوپر واقع شدہ مظالم سے تنگ آ کر موت کی تمنا کرتے ہوئے فرمایا

پروردگار! زندگی سے تنگ آ چکی ہوں، اور میں دنیا والوں سے بیزار ہو چکی ہوں، پس مجھے اپنے والد گرامیؐ سے ملحق فرما۔

(امالی، ص۹۹)

(۶۶) اپنی وفات میں تعجیل کیلئے دعا

پروردگار! میری وفات میں جلدی فرما کیونکہ زندگی میرے لئے تنگ اور مشکل ہو گئی ہے۔

(بحارالانوار: ج۴۳، ص۱۷۷)

(۶۷) وفات کے وقت آپؑ کی دعا

پروردگار! محمد مصطفےؐ اور ان کے مجھ سے اشتیاق اور پیار کے واسطے اور میرے شوہر علی المرتضیٰ اور ان کے غم کھانے کا واسطہ حسن مجتبیٰ کے مجھ پر گریہ کرنے کا واسطہ! حسینؑ

وَبُكائِهِ عَلَيَّ، وَبِالْحُسَيْنِ الشَّهيدِ وَكَآبَتِهِ عَلَيَّ، وَبِبَناتِيَ الْفاطِمِيّاتِ وَتَحَسُّرِهِنَّ عَلَيَّ، اَنَّكَ تَرْحَمُ وَتَغْفِرُ لِلْعُصاةِ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ وَتُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، اِنَّكَ اَكْرَمُ الْمَسْؤُولينَ، وَاَرْحَمُ الرّاحِمينَ.

(٦٨) دعاؤها عليها السلام

عند وفاتها لطلب رضوان الله تعالى

روى عن عبدالله بن الحسن، عن ابيه، عن جده عليه السلام انّ فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله لمّا احتضرت نظرت نظراً حاداً، ثم قالت:

اَلسَّلامُ عَلىٰ جَبْرَئيلَ، اَلسَّلامُ عَلىٰ رَسُولِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ مَعَ رَسُولِكَ، اَللّٰهُمَّ في رِضْوانِكَ وَجِوارِكَ وَدارِكَ دارِ السَّلامِ.

ثم قالت: اترون ما راى، فقيل لها: ما ترى؟ قالت: هذه مواكب اهل السماوات، و هذا جبرئيل و هذا رسول الله و يقول: يا بنيّة اقدمي، فما امامك خيرلك.

شہید اور ان کے غمگین ہونے کا واسطہ اور میرے فرزندوں اور ان کے مجھ پر حسرت کرنے کا واسطہ کہ پیغمبر اسلام کی امت کے گناہوں سے درگزر فرما، اور ان پر رحم فرما، اور ان کو داخل بہشت فرما، اور میری بیٹیوں کا واسطہ اور ان کے پُر حسرت ہونے کا واسطہ کہ پیغمبر اسلام کی امت کے گناہگاروں کی مغفرت فرما اور ان پر رحم کر اور ان کو جنت میں داخل فرما کیونکہ تو سب سے بڑا اور بہترین رحم کرنے والا ہے۔

(عوالم العلوم: ج ۱۱، ص ۶۱۰)

(۶۸) وقتِ وفات رحمتِ الٰہی کے حصول کیلئے

عبداللہ بن حسن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہنگامِ وفات جناب زہراؑ نے ایک جانب توجہ کرتے ہوئے یوں فرمایا:

حضرت جبرئیل پر سلام، رسولؐ خدا پر سلام، اے پروردگار! مجھے اپنے پیغمبرؐ کی ہمراہی نصیب فرما، اے پروردگار! تیرے رضوان میں، تیرے جوار میں، اور اپنے پرامن بہشتی گھر میں ساکن قرار دے۔

پھر فرمایا: کیا جو میں دیکھ رہی ہوں آپ بھی دیکھ رہے ہیں؟ پوچھا کیا دیکھ رہی ہیں، فرمایا یہ اہل آسمان کے دستے ہیں، یہ جبرئیل اور یہ پیغمبرؐ ہیں جو فرما رہے ہیں اے میری بیٹی! آؤ جو کچھ تیرے لئے آگے ہے، تیرے لئے بہتر ہے۔

(بحار: ج ۴۳، ص ۲۰۰، مصباح الانوار: ص ۲۵۹)

[illegible]

[illegible] (٨٢)

[illegible]

رسول الله ﷺ لما احتضرت نظرت نظراً حاداً ثم قالت

[illegible]

فصل دوم

جنابِ سیدہؑ کے خطبات

☆ فدک کے غصب ہونے کے بعد

☆ مہاجرین اور انصار کی عورتوں سے

☆ شوہرؑ کے حق کے غاصبوں کے بارے میں

(١) خطبتها عليها السلام

بعد غصب الفدک

روی انه لمّا أجمع أبوبكر و عمر علي منع فاطمة عليها السلام فدكاً و بلغها ذلک، لاثت خمارها علي رأسها، و اشتملت بجلبابها، و أقبلت في لمّة من حفدتها و نساء قومها، تطأ ذيولها، ما تخرم مشيتها مشية رسول الله صلى الله عليه وآله، حتّى دخلت علي أبي‌بكر، و هو في حشد من المهاجرين والانصار و غيرهم، فنيطت دونها ملاءة فجلست، ثم أنّت أنّة أجهش القوم لها بالبكاء، فارتجّ المجلس، ثم أمهلت هنيئة.

حتّى اذا سكن نشيج القوم و هدأت فورتهم، افتتحت الكلام بحمدالله والثناء عليه والصلاة علي رسوله، فعاد القوم في بكائهم، فلمّا أمسكوا عادت في كلامها فقالت عليها السلام:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلي ما اَنْعَمَ، وَ لَهُ الشُّكْرُ عَلي ما اَلْهَمَ، وَالثَّناءُ بِما قَدَّمَ، مِنْ عُمُومِ نِعَمٍ اِبْتَدَاَها، وَ سُبُوغِ آلاءٍ اَسْداها، وَ تَمامِ مِنَنٍ اَوْلاها، جَمَّ عَنِ الْاِحْصاءِ عَدَدُها، وَ نَأى عَنِ الْجَزاءِ اَمَدُها، وَ تَفاوَتَ عَنِ الْاِدْراكِ اَبَدُها، وَ نَدَبَهُمْ لِاسْتِزادَتِها بِالشُّكْرِ لِاتِّصالِها، وَاسْتَحْمَدَ اِلَى الْخَلائِقِ بِاِجْزالِها، وَ ثَنّي بِالنَّدْبِ اِلى اَمْثالِها.

(۱) فدک کے غصب ہونے کے بعد

روایت ہے جب ابوبکر، اور عمر نے فدک غصب کر لینے کا فیصلہ کیا اور یہ خبر جناب زہراؑ کے پاس پہنچی تو آپؑ نے برقعہ سر پر لیا اور اپنی رشتہ دار اور گھر میں کام کرنے والی خواتین کے ہمراہ اس انداز میں مسجد نبوی کی جانب بڑھیں کہ آپ کا برقعہ زمین پر کھنچا جارہا تھا اور پیغمبرؐ اسلام کی طرح چلتی ہوئی ابوبکر کے پاس گئیں جو مہاجرین وانصار اور بعض دوسرے لوگوں کے درمیان بیٹھے تھے، اس دوران لوگوں اور آپؑ کے درمیان پردہ لگا دیا گیا، آپؑ نے دلخراش آہ بھری جس پر لوگ رونے لگے اور مسجد اور محفل میں ہیجان پیدا ہوگیا۔

کچھ دیر خاموش رہیں، یہاں تک کہ دوبارہ لوگوں پر سکوت طاری ہوا، تو تب حمد باری تعالیٰ سے اپنے کلام کا آغاز کیا اور رسولؐ خدا پر درود وسلام بھیجا، دوبارہ رونے کی آوازیں بلند ہوئیں، پھر جب سکوت طاری ہوا تو اپنی گفتگو کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا:

نعمتیں عطا کرنے پر اس کی حمد وثنا کرتی ہوں، اور الہام کرنے پر اس کی شکر گزار ہوں، مخلوق پر نعمتوں کی کثرت اور وسیع وعریض عطاؤں پر اس کی ثناخواں ہوں، ان گنت احسانات جن کو شمار کرنے سے عاجز ہیں اور اجر وثواب دینے کی حد اور انتہا کہیں زیادہ ہے اور ہمیشہ کے لئے ادراک اور شعور سے وسیع تر ہے اس نے لوگوں کو دعوت دی کہ اس سے زیادہ شکر گزاری کریں تاکہ وہ نعمتوں میں اضافہ فرمائے، اور اس طرح نعمتوں میں وسعت سے لوگوں کو اپنی شکر گزاری کی طرف متوجہ کیا اور شکر گزار ہونے پر ان نعمتوں میں دوگنا اضافہ فرمایا۔

وَ اَشْهَدُ اَنْ لا اِلهَ اِلاّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، كَلِمَةٌ جَعَلَ الْاِخْلاصَ تَأْوِيلَها، وَ ضَمَّنَ الْقُلُوبَ مَوْصُولَها، وَ اَنارَ فِي التَّفَكُّرِ مَعْقُولَها، اَلْمُمْتَنِعُ عَنِ الْاَبْصارِ رُؤْيَتُهُ، وَ مِنَ الْاَلْسُنِ صِفَتُهُ، وَ مِنَ الْاَوْهامِ كَيْفِيَّتُهُ.

اِبْتَدَعَ الْاَشْياءَ لا مِنْ شَيْءٍ كانَ قَبْلَها، وَاَنْشَأَها بِلااحْتِذاءِ اَمْثِلَةٍ اِمْتَثَلَها، كَوَّنَها بِقُدْرَتِهِ وَ ذَرَأَها بِمَشِيَّتِهِ، مِنْ غَيْرِ حاجَةٍ مِنْهُ اِلى تَكْوِينِها، وَ لافائِدَةٍ لَهُ فِي تَصْوِيرِها، اِلاّ تَثْبِيتاً لِحِكْمَتِهِ وَ تَنْبِيهاً عَلي طاعَتِهِ، وَ اِظْهاراً لِقُدْرَتِهِ وَ تَعَبُّداً لِبَرِيَّتِهِ، وَ اِعْزازاً لِدَعْوَتِهِ، ثُمَّ جَعَلَ الثَّوابَ عَلي طاعَتِهِ، وَ وَضَعَ الْعِقابَ عَلي مَعْصِيَتِهِ، ذِيادَةً لِعِبادِهِ مِنْ نِقْمَتِهِ وَ حِياشَةً لَهُمْ اِلى جَنَّتِهِ.

وَاَشْهَدُ اَنَّ اَبِي مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ، اِخْتارَهُ قَبْلَ اَنْ اَرْسَلَهُ، وَ سَمّاهُ قَبْلَ اَنْ اِجْتَباهُ، وَاصْطَفاهُ قَبْلَ اَنْ اِبْتَعَثَهُ، اِذِالْخَلائِقُ بِالْغَيْبِ مَكْنُونَةٌ، وَبِسَتْرِ الْاَهاوِيلِ مَصُونَةٌ، وَبِنِهايَةِ الْعَدَمِ مَقْرُونَةٌ، عِلْماً مِنَ اللّٰهِ تَعالي بِمائِلِ الْاُمُورِ، وَاِحاطَةً بِحَوادِثِ الدُّهُورِ، وَ مَعْرِفَةً بِمَواقِعِ الْاُمُورِ.

میں گواہی دیتی ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں، یہ بہت بڑی بات ہے کہ اخلاص کو لوگوں کی عاقبت بخیر ہونے اور دلوں کو اپنے سے ملنے کا ظرف قرار دیا ہے اور تفکر اور سوچنے کے لئے اپنی پہچان کو آسان بنایا، وہ ذات جسے آنکھیں دیکھنے سے قاصر ہیں، زبانیں اس کی توصیف کرنے سے ناتواں ہیں، خیالات اس کو درک کرنے سے عاجز ہیں۔

بغیر کسی پیشگی چیزوں کے موجودات کو خلق کیا، اور پہلے سے کسی سانچے کی اتباع کئے بغیر موجودات کو پیدا کیا، بلکہ انہیں اپنی قدرت اور ارادے سے وجود بخشا، ان کے بنانے اور پیدا کرنے میں اسے کوئی حاجت نہیں اور نہ ہی اس کیلئے تصویر کشی میں کوئی فائدہ ہے۔ سوائے اس کے کہ اس کی حکمت ثابت ہو جائے اور اس کی اطاعت پر آگاہی ہو جائے اور اپنی قدرت پر اظہار کے لئے اور اپنی عبودیت سے آگاہی اور اپنی دعوت کو گرامی بنانے کے لئے پھر اپنی اطاعت کرنے پر ثواب اور معصیت انجام دینے پر عذاب مقرر کیا تاکہ بندوں کو پستیوں سے محفوظ بنا کر بہشت کی جانب رہنمائی کرے۔

میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے والد حضرت محمدؐ اس کے بندے اور رسولؐ ہیں۔ ان کو بھیجنے سے پہلے منتخب کیا اور انتخاب سے پہلے نام پیغمبر ہی رکھا، اور مبعوث کرنے سے پہلے چن لیا، انہیں اس وقت چنا جب مخلوقات پردۂ غیب میں تھیں، انتہائی تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی تھیں، بلکہ عدم نیستی کی سرحد پر کھڑی تھیں، اس کے کاموں کے انجام سے آگاہی کی خاطر اور حادثات زمانہ پر محیط ہونے کی وجہ سے قضا و قدر کے واقع ہونے پر مکمل پہچان کیلئے حضرتؐ محمد کو بھیجا تاکہ اس کا امر کامل، حکم قطعی اور قضا و قدر عملی صورت پیدا کریں۔

اِبْتَعَثَهُ اللّٰهُ اِتْماماً لِاَمْرِهِ، وَ عَزِيمَةً عَلى اِمْضاءِ حُكْمِهِ، وَ اِنْفاذاً لِمَقادِيرِ رَحْمَتِهِ، فَرَأَى الْأُمَمَ فِرَقاً فِي اَدْيانِها، عُكَّفاً عَلي نِيرانِها، عابِدَةً لِاَوْثانِها، مُنْكِرَةً لِلّٰهِ مَعَ عِرْفانِها.

فَاَنارَ اللّٰهُ بِاَبِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ ظُلَمَها، وَكَشَفَ عَنِ الْقُلُوبِ بُهَمَها، وَ جَلى عَنِ الْاَبْصارِ غُمَمَها، وَقامَ فِي النّاسِ بِالْهِدايَةِ، فَاَنْقَذَهُمْ مِنَ الْغِوايَةِ، وَ بَصَّرَهُمْ مِنَ الْعِمايَةِ، وَ هَداهُمْ اِلَى الدّينِ الْقَوِيمِ، وَ دَعاهُمْ اِلَى الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ.

ثُمَّ قَبَضَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ قَبْضَ رَأْفَةٍ وَ اخْتِيارٍ، وَ رَغْبَةٍ وَ ايثارٍ، فَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهِ مِنْ تَعَبِ هٰذِهِ الدّارِ فِي راحَةٍ، قَدْ حُفَّ بِالْمَلائِكَةِ الْاَبْرارِ وَ رِضْوانِ الرَّبِّ الْغَفّارِ، وَمُجاوَرَةِ الْمَلِكِ الْجَبّارِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلي أَبِي نَبِيِّهِ وَاَمِينِهِ وَ خِيَرَتِهِ مِنَ الْخَلْقِ وَ صَفِيِّهِ، وَ السَّلامُ عَلَيْهِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ.

ثم التفت الى اهل المجلس و قالت:

اَنْتُمْ عِبادَ اللّٰهِ نُصُبُ اَمْرِهِ وَ نَهْيِهِ، وَ حَمَلَةُ دِينِهِ وَ وَحْيِهِ، وَ أُمَناءُ اللّٰهِ عَلى اَنْفُسِكُمْ، وَ بُلَغاؤُهُ اِلَى الْاُمَمِ، زَعِيمُ حَقٍّ لَهُ

انہوں نے مختلف امتوں کو دیکھا جو ادیان کی پیروکار تھیں، کچھ آتش پرست تھیں اور کچھ تراشے گئے بتوں کی پرستش کرنے والی تھیں جبکہ خداوند قدوس کی طرف سے فطرت میں رکھی گئی شناخت کے باوجود اس کے منکر تھے۔

پس میرے والد حضرت محمدؐ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ نے تاریکیوں کو روشن کیا اور دلوں سے مشکلات کو برطرف کیا، اور دیدار کرنے والوں کی نگاہوں سے پردے اٹھا دیے، اور انہوں نے ہدایت کے لئے لوگوں میں قیام کیا، اور انہیں گمراہی سے رہائی عطا کی۔ اور لوگوں کو بینائی عطا کی، اور انہیں دین پر مضبوطی اور محکم انداز میں کھڑے رہنے کی رہنمائی کی اور راہِ راست کی طرف دعوت دی۔

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی جانب بلا لیا۔ البتہ یہ بلانا از روئے مہربانی آزادی اور ذاتی رغبت اور میلان سے تھا، پس حضرت محمدؐ اس دنیا کے رنج والم سے نجات پا گئے جبکہ پاکیزہ فرشتوں نے اطراف سے انہیں گھیر رکھا ہے اور بخشش والے پروردگار کی خوشنودی ان کے شامل حال ہے اور جوار رحمت حق میں داخل ہوئے ہیں پس میرے والد پر خدا کے درود و سلام ہوں۔ ان پر سلام، اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

پھر حضرت زہراؑ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئیں اور فرمایا:

اے بندگانِ خدا! ہم اس کے امر و نہی کے علمبردار ہیں اور اس کے دین اور وحی کے حامل اور ایک دوسرے پر خدا کے امین ہیں اور دوسری امتوں کے لئے اس کے مبلغ ہیں

فِيكُمْ، وَ عَهْدٍ قَدَّمَهُ اِلَيْكُمْ، وَ بَقِيَّةٍ اِسْتَخْلَفَها عَلَيْكُمْ: كِتابُ اللّٰهِ النّاطِقُ وَ الْقُرْآنُ الصّادِقُ، و النُّورُ السّاطِعُ وَ الضِّياءُ اللاّمِعُ، بَيِّنَةٌ بَصائِرُهُ، مُنْكَشِفَةٌ سَرائِرُهُ، مُنْجَلِيَةٌ ظَواهِرُهُ، مُغْتَبِطَةٌ بِهِ اَشْياعُهُ، قائِداً اِلَى الرِّضْوانِ اِتِّباعُهُ، مُؤَدٍّ اِلَى النَّجاةِ اسْتِماعُهُ.

بِهِ تُنالُ حُجَجُ اللّٰهِ الْمُنَوَّرَةُ، وَ عَزائِمُهُ الْمُفَسَّرَةُ، وَمَحارِمُهُ الْمُحَذَّرَةُ، وَ بَيِّناتُهُ الْجالِيَةُ، وَ بَراهِينُهُ الْكافِيَةُ، وَفَضائِلُهُ الْمَنْدُوبَةُ، وَرُخَصُهُ الْمَوْهُوبَةُ،وَ شَرائِعُهُ الْمَكْتُوبَةُ.

فَجَعَلَ اللّٰهُ الْاِيمانَ تَطْهِيراً لَكُمْ مِنَ الشِّرْكِ، وَ الصَّلاةَ تَنْزِيهاً لَكُمْ عَنِ الْكِبْرِ، وَ الزَّكاةَ تَزْكِيَةً لِلنَّفْسِ وَ نَماءً فِي الرِّزْقِ، وَ الصِّيامَ تَثْبِيتاً لِلْاِخْلاصِ، وَ الْحَجَّ تَشْيِيداً لِلدِّينِ، وَالْعَدْلَ تَنْسِيقاً لِلْقُلُوبِ، وَ طاعَتَنا نِظاماً لِلْمِلَّةِ، وَ اِمامَتَنا اَماناً لِلْفُرْقَةِ، وَ الْجِهادَ عِزّاً لِلْاِسْلامِ، وَ الصَّبْرَ مَعُونَةً عَلَى اسْتِيجابِ الْاَجْرِ.

وَ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ مَصْلَحَةً لِلْعامَّةِ، وَ بِرَّ الْوالِدَيْنِ وِقايَةً مِنَ السَّخَطِ، وَصِلَةَ الْاَرْحامِ مَنْساءً فِي الْعُمْرِ وَ مَنْماةً لِلْعَدَدِ، وَ الْقِصاصَ حِقْناً لِلدِّماءِ، وَ الْوَفاءَ بِالنَّذْرِ تَعْرِيضاً لِلْمَغْفِرَةِ، وَ تَوْفِيَةَ الْمَكائِيلِ وَ الْمَوازِينِ تَغْيِيراً لِلْبَخْسِ.

حق کا رہنما آپ کے درمیان تھا اور وہ عہد جو سب سے پہلے آپ نے باندھا تھا اس میں سے کچھ باقی ہے جو آپ نے انجام دینا ہے اور سچا قرآن جو کتاب ناطق خدا ہے، جو واضح نور اور روشن چراغ ہے، اس کا بیان اور اس کی دلیلیں روشن اور اس کے اسرار باطنی آشکار اور اس کے ظاہر بہت واضح ہیں۔ اس پر عمل کرنے والے دوسروں کے لئے قابل رشک اور حضرت محمدؐ کا اتباع خوشنودیٔ الٰہی کا سبب بنتا ہے اس کے فرامین کی سماعت راہِ نجات ہے۔

اسی کے ذریعے سے اللہ کی نورانی دلیلوں کو اور بیان کردہ واجبات کو ادا کیا اور محرمات سے بچا جاسکتا ہے اور مزید بڑی واضح گواہیوں اور کفالت کرنے والے براہین کو، اور پسندیدہ فضائل کو، بخشے گئے امور اور واجب قوانین کو پایا جاسکتا ہے۔

پس خدائے عزوجل نے ایمان کو شرک سے پاکیزگی کا سبب، اور تکبر سے بچنے کے لئے نماز، اور تزکیہ نفس اور فراوانی رزق کے لئے زکوۃ، تربیت اخلاص کے لئے روزہ، اور دین حنیف اسلام کے استحکام کے لئے حج، اور دلوں کے مرہم کے لئے عدالت اور ملتوں کی تنظیم سازی کے لئے ہمارے خاندان کی اطاعت اور تفرقہ سے رہائی کے لئے ہماری امامت اور جہاد کو عزت اسلام کے لئے اور صبر کو اجر وثواب کے لئے مدد کے طور پر قرار دیا ہے۔

امر بالمعروف کو معاشرہ کی مصلحت کے لئے قرار دیا، اور والدین سے اچھے انداز میں پیش آنے کو غضب الٰہی سے نجات کا ذریعہ بنایا، صلہ رحمی، درازیٔ عمر اور کثرت اولاد کا سبب ہے جبکہ قصاص سے زندگیوں کی حفاظت فرمائی، منت ونذر کی بجا آوری مغفرت الٰہی کا ذریعہ ہے اور ناپ تول کے اوزاروں کو کم فروشی سے بچنے کے لئے قرار دیا ہے۔

وَ النَّهْيَ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ تَنْزِيهاً عَنِ الرِّجْسِ، وَاجْتِنابَ الْقَذْفِ حِجاباً عَنِ اللَّعْنَةِ، وَ تَرْكَ السَّرِقَةِ إِيجاباً لِلْعِصْمَةِ، وَ حَرَّمَ اللّٰهُ الشِّرْكَ إِخْلاصاً لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ.

فَاتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقاتِهِ، وَ لا تَمُوتُنَّ إِلاّ وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ، وَ أَطِيعُوا اللّٰهَ فِيما أَمَرَكُمْ بِهِ وَ نَهاكُمْ عَنْهُ، فَإِنَّهُ إِنَّما يَخْشَي اللّٰهَ مِنْ عِبادِهِ الْعُلَماءُ.

ثم قالت:

أَيُّهَا النّاسُ! اِعْلَمُوا أَنِّي فاطِمَةُ وَ أَبِي مُحَمَّدٌ، أَقُولُ عَوْداً وَ بَدْءاً، وَ لا أَقُولُ ما أَقُولُ غَلَطاً، وَ لا أَفْعَلُ ما أَفْعَلُ شَطَطاً، لَقَدْ جاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ ما عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ.

فَإِنْ تَعْزُوهُ وَ تَعْرِفُوهُ تَجِدُوهُ أَبِي دُونَ نِسائِكُمْ، وَ أَخا ابْنِ عَمِّي دُونَ رِجالِكُمْ، وَ لَنِعْمَ الْمَعْزِيُّ إِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

فَبَلَّغَ الرِّسالَةَ صادِعاً بِالنَّذارَةِ، مائِلاً عَنْ مَدْرَجَةِ الْمُشْرِكِينَ، ضارِباً ثَبَجَهُمْ، آخِذاً بِأَكْظامِهِمْ، داعِياً إِلَى سَبِيلِ رَبِّهِ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، يَجُفُّ الْأَصْنامَ وَ يَنْكُتُ الْهامَ، حَتَّى انْهَزَمَ الْجَمْعُ وَ وَلَّوُا الدُّبُرَ.

شراب خوری سے بچنے کو پلیدی سے پاکیزگی کا ذریعہ قرار دیا اور کسی طرف ناروا نسبت نہ دینا تعصب سے بچنے کا سبب ہے، جبکہ چوری نہ کرنے کو پاک دامنی کا ذریعہ قرار دیا ہے اور شرک کو حرام قرار دیا تا کہ توحید پرستی خالص ہو۔

پس جس طرح ڈرنے کا حق ہے اللہ سے ڈرو، اور دنیا سے مسلمان ہو کر مرو اور خدائے کریم نے جن چیزوں کا حکم دیا اور جن چیزوں سے اللہ نے روکا ہے ایسے ہی اطاعت کرو، سوائے اس کے کہ فقط علماء ہی اس سے ڈرتے ہیں۔ پھر فرمایا:

اے لوگو! جان لو کہ میں فاطمہؑ ہوں اور میرے والد حضرت محمدؐ ہیں۔ جو چیز ابتدا میں بیان کروں گی آخر میں بھی وہی کہوں گی۔ میں نے غلط نہیں کہا تھا میں نے کوئی ظلم نہیں کیا آپ کے درمیان سے پیغمبرؐ مبعوث ہوئے۔ آپ کے رنج ان پر گراں ہوئے وہ آپ سے دلسوز تھے اور وہ مؤمنین پر مہربان اور لطف کرنے والے تھے۔

پس اگر ان کو جانتے ہو تو جان لو کہ وہ تمہاری عورتوں میں سے فقط میرے والد ہیں اور تمہارے مردوں میں سے صرف میرے شوہر کے چچازاد بھائی ہیں، یہ کتنی اچھی تکریم اور عزت ہے کہ میں ان سے نسبت رکھتی ہوں۔

انہوں نے اپنی رسالت کا آغاز ڈرانے سے کیا، اور مشرکین سے دوری اختیار کی اور ان کے سروں پر تلوار چلائی اور ان کو گردن سے پکڑا اور حکمت اور موعظہ حسنہ سے اپنے پروردگار کی طرف دعوت دی، بتوں کو نابود کیا، کینہ سے کام لینے والوں کے سر کچل دیے، یہاں تک کہ ان کی جمعیت پراگندہ ہو کر میدان سے فرار ہونے پر مجبور ہوگئی۔

حتّى تفرّى اللّيلُ عن صُبحِه، وَ اَسفرَ الحقّ عنْ محضِه، و نطقَ زعيمُ الدّين، وَ خرستْ شقاشقُ الشّياطين، وَ طاحَ وَشيظُ النّفاق، وَ انحلّتْ عُقدُ الكُفرِ وَ الشّقاق، وَ فُهتُم بِكلمةِ الإخلاصِ في نَفرٍ مِنَ البيضِ الخِماص.

وَ كُنتُمْ على شفا حُفرةٍ مِنَ النّار، مُذقةَ الشّارِب، وَ نُهزةَ الطّامع، وَ قُبسةَ العجلان، وَ موطِيءَ الأقدام، تشربونَ الطّرق، وَ تقتاتونَ القِدّ، اَذِلّةً خاسِئين، تخافونَ اَنْ يتخطّفكمُ النّاسُ مِنْ حوْلكمْ، فَانقذكمُ اللّهُ تباركَ وَ تعالى بِمُحمّدٍ صلّى اللّهُ عليهِ وَ آلِه بعدَ اللّتيّا وَ الّتي، وَ بعدَ اَنْ مُنيَ بِبُهمِ الرّجالِ، وَ ذُؤبانِ العرب، وَ مَردةِ اَهلِ الكِتاب.

كُلّما اَوْقدوا ناراً لِلحرْبِ اطفأها اللّهُ، اَوْ نجمَ قرنُ الشّيطان، اَوْ فَغرتْ فاغِرةٌ مِنَ المُشركين، قذفَ اَخاهُ في لَهواتِها، فَلا يَنكفِيءُ حتّى يطأَ جناحَها بِأخمَصِه، وَ يخمِدَ لَهبَها بِسيفِه، مَكدُوداً في ذاتِ اللّه، مُجتهِداً في اَمرِ اللّه، قَريباً مِنْ رَسولِ اللّه، سيّداً في اَوْلياءِ اللّه، مُشمّراً ناصِحاً مُجِدّاً كادِحاً، لا تأخُذُهُ في اللّهِ لوْمةُ لائم.

وَ اَنتُم في رفاهيةٍ مِنَ العيْش، وادِعونَ فاكِهونَ آمِنون، تتربّصونَ بِنا الدّوائِر، وَ تتوكّفونَ الأخبار، وَ تنكُصونَ عِندَ النّزال، وَ تفِرّونَ مِنَ القِتال.

پھر رات کے پردوں سے صبح کی روشنی نمودار ہوئی اور حق کے چہرے پر پڑی نقاب کھینچ لی گئی پھر حکومت اسلامی کے سربراہ سخن طراز ہوئے جبکہ شیاطین کی فریادیں دب کر رہ گئیں۔ منافقت کے کانٹے راست سے ہٹا دیے گئے، کفر والحاد کی گرہیں کھل گئیں، اور آپ کے منہ کلمہ اخلاص سے گنگنا اٹھے۔ ایسے گروہ کہ جن کے چہرے روشن اور شکم پشت کے ساتھ لگے تھے۔

آپ لوگ بھڑکتی ہوئی آگ کے گڑھے سے بہت قریب تھے، تعداد میں ایک گھونٹ کی مانند تھے اور بیرونی خطروں کی زد میں تھے، آپ آگ کی اس چنگاری کی طرح تھے جو فوراً بجھ جاتی ہے، گزرنے والوں کے قدموں میں کچلے جا رہے تھے، اونٹوں کے آلودہ کیے ہوئے پانی کو پیتے تھے، درختوں کے پتوں کو بطور غذا استعمال کرتے تھے، تم ذلیل وخوار مسترد شدہ لوگ تھے، تم ڈرتے تھے کہ اطراف کے لوگ تمہیں اپنا غلام نہ بنالیں۔ جب تم بھیڑیا نما عربوں اور اہل کتاب کے سرکشوں سے ہزیمت اٹھا چکے تو تب اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات میں حضرت محمدؐ کے ذریعے سے نجات دی۔

جب بھی وہ جنگ کی آگ بھڑکاتے اللہ تعالیٰ خاموش کر دیتا، یا جب بھی شیطان نے سر اٹھایا یا مشرکین کے اژدھاؤں نے منہ کھولے تو پیغمبرؐ اسلام نے اپنے بھائی کو آگے کیا۔ وہ بھی جب تک ان کے سرزمین پر نہ پہنچتے، اور اپنی تلوار سے ان کی آگ گل نہ کر دیتے واپس نہ آتے، وہ راہِ خدا میں ہمیشہ کام کرنے والے، اور اس کے امور میں کوشش کرنے والے، پیغمبرؐ اسلام کے قریبی اولیاء کے سردار، ہمہ وقت آمادہ، نصیحت کرنے والے، محنت کرنے والے، جدوجہد کرنے والے اور راہِ خدا میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈرنے والے ہیں۔

یہ سب کچھ اس وقت ہوا جب تم پرسکون زندگی گزار رہے تھے، امن کے گہوارے میں نعمتوں سے محظوظ ہو رہے تھے، اس انتظار میں رہتے تھے کہ مشکلات تمہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں، تم ہر روز نئی خبر سننے کے چکر میں رہتے تھے اور جنگ کے وقت منہ موڑ لیتے تھے، اور میدان جنگ سے فرار اختیار کر لیتے تھے۔

فَلَمّا اِخْتارَ اللّهُ لِنَبِيِّهِ دارَ اَنْبِيائِهِ وَ مَأْوى اَصْفِيائِهِ، ظَهَرَ فيكُمْ حَسْكَةُ النِّفاقِ، وَ سَمَلَ جِلْبابُ الدّينِ، وَ نَطَقَ كاظِمُ الْغاوينَ، وَنَبَغَ خامِلُ الْاَقَلّينَ، وَ هَدَرَ فَنيقُ الْمُبْطِلينَ، فَخَطَرَ في عَرَصاتِكُمْ، وَ اَطْلَعَ الشَّيْطانُ رَأْسَهُ مِنْ مَغْرَزِهِ، هاتِفاً بِكُمْ، فَأَلْفاكُمْ لِدَعْوَتِهِ مُسْتَجيبينَ، وَلِلْغِرَّةِ فيهِ مُلاحِظينَ، ثُمَّ اسْتَنْهَضَكُمْ فَوَجَدَكُمْ خِفافاً ، وَ اَحْمَشَكُمْ فَأَلْفاكُمْ غِضاباً، فَوَسَمْتُمْ غَيْرَ اِبِلِكُمْ، وَ وَرَدْتُمْ غَيْرَ مَشْرَبِكُمْ.

هذا، وَ الْعَهْدُ قَريبٌ، وَالْكَلْمُ رَحيبٌ، وَالْجُرْحُ لَمّا يَنْدَمِلْ، وَ الرَّسُولُ لَمّا يُقْبَرْ، اِبْتِداراً زَعَمْتُمْ خَوْفَ الْفِتْنَةِ، اَلا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا، وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحيطَةٌ بِالْكافِرينَ.

فَهَيْهاتَ مِنْكُمْ، وَكَيْفَ بِكُمْ، وَ اَنّى تُؤْفَكُونَ، وَكِتابُ اللّهِ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ، اُمُورُهُ ظاهِرَةٌ، وَ اَحْكامُهُ زاهِرَةٌ، وَ اَعْلامُهُ باهِرَةٌ، وَ زَواجِرُهُ لائِحَةٌ، وَ اَوامِرُهُ واضِحَةٌ، وَ قَدْ خَلَّفْتُمُوهُ وَراءَ ظُهُورِكُمْ، أَ رَغْبَةً عَنْهُ تُريدُونَ؟ اَمْ بِغَيْرِهِ تَحْكُمُونَ؟ بِئْسَ لِلظّالِمينَ بَدَلاً، وَ مَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلامِ ديناً فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ، وَ هُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخاسِرينَ.

پھر جب اللہ نے اپنے پیغمبر کیلئے انبیاء کا گھر اور اوصیاء کی آرام گاہ منتخب کر لی، تو تم میں نفاق کی علامتیں ظاہر ہونا شروع ہو گئیں، اور دین کا لباس کہنہ نظر آنے لگا، اور گمراہوں کی خاموشیاں ٹوٹ گئیں، کمینے لوگ عزت دار بنے اور اہل باطل کا نازوں پلا اونٹ تمہارے دروازں تک پہنچ گیا، اور شیطان نے کمین گاہ سے اپنا سر باہر نکال کر تمہیں دعوت دی جب اس نے دیکھا کہ اس کی دعوت پر مثبت جواب دینے والے ہو، اور دھوکہ کھانے کیلئے آمادہ ہو تو اس وقت اس نے آپ سے چاہا کہ قیام کروں، اور جب دیکھا کہ آپ آسانی سے یہ کام انجام دینگے، تو آپ کو غصے میں لے آیا، اور جب دیکھا کہ آپ غضبناک ہیں تو آپ نے غیروں کے اونٹوں پر پلان لگائے اور ایسے پانی میں داخل ہوئے جو آپ کا حصہ نہ تھا۔

یہ سب کچھ ماضی قریب کی باتیں ہیں، اور ابھی تک زخموں کے نشان واضح تھے اور زخم بھرے نہیں تھے اور پیغمبر اسلام دفن نہیں ہوئے تھے، تم نے بہانہ کیا کہ فتنہ سے ڈرتے ہو، آگاہ رہو کہ اب فتنہ میں پڑے ہو، حقیقت ہے کہ جہنم نے کافروں کا احاطہ کر رکھا ہے۔

تم سے یہ کام بعید تھا کس طرح یہ کام انجام دیا، کہاں جا رہے ہو حالانکہ کتاب خدا تمہارے پاس ہے، جس کے امور روشن، اور احکام واضح، اور ہدایت کی علامتیں ظاہر اور محرمات ہویدا اور اس کے امور اظہر من الشمس ہیں، لیکن اس کو بھی پس پشت ڈال دیا گیا، بغیر توجہ کئے اس کو پڑھتے ہو، یا بغیر قرآن کے حکم کرتے ہو؟ اور یہ ظالموں کے لئے بہت برا بدلہ ہے، اور اگر کوئی اسلام کے علاوہ دین کو چاہتا ہو تو وہ اسے قابل قبول نہیں ہے، اور ایسے لوگ قیامت میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

ثُمَّ لَمْ تَلْبَثُوا اِلى رَيْثَ اَنْ تَسْكُنَ نَفْرَتُها، وَ يَسْلَسَ قِيادُها، ثُمَّ اَخَذْتُمْ تُورُونَ وَقْدَتَها، وَ تُهَيِّجُونَ جَمْرَتَها، وَتَسْتَجيبُونَ لِهِتافِ الشَّيْطانِ الْغَوِيِّ، وَاِطْفاءِ اَنْوارِ الدِّينِ الْجَلِيِّ، وَ اِهْمالِ سُنَنِ النَّبِيِّ الصَّفِيِّ، تُسِرُّونَ حَسْواً فِي ارْتِغاءٍ، وَ تَمْشُونَ لِاَهْلِهِ وَ وَلَدِهِ فِي الْخَمَرِ وَ الضَّرّاءِ، وَ نَصْبِرُ مِنْكُمْ عَلى مِثْلِ حَزِّ الْمُدى، وَ وَخْزِ السِّنانِ فِي الْحِشا.

وَ اَنْتُمُ الْآنَ تَزْعُمُونَ اَنْ لا اِرْثَ لَنا، أَ فَحُكْمَ الْجاهِلِيَّةِ تَبْغُونَ، وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللهِ حُكْماً لِقَوم يُوقِنُونَ، أَفَلا تَعْلَمُونَ؟ بَلى، قَدْ تَجَلّى لَكُمْ كَالشَّمْسِ الضّاحِيَةِ اَنّي اِبْنَتُهُ.

اَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ! أَ اُغْلَبُ عَلى اِرْثِي؟ يَابْنَ اَبي قُحافَةَ! اَفي كِتابِ اللهِ تَرِثُ اَباكَ وَ لا اَرِثُ اَبي؟ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئاً فَرِيّاً، اَفَعَلى عَمْدٍ تَرَكْتُمْ كِتابَ اللهِ وَ نَبَذْتُمُوهُ وَراءَ ظُهُورِكُمْ، اِذْ يَقُولُ: «وَ وَرِثَ سُلَيْمانُ داوُدَ»[١]، وَ قالَ فيما اقْتَصَّ مِنْ خَبَرِ زَكَرِيّا اِذْ قالَ: «فَهَبْ لي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيّاً يَرِثُني وَ يَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ»،[٢] وَ قالَ: «وَاُولُوا الْاَرْحامِ بَعْضُهُمْ اَوْلي

١ ـ النمل: ١٦

٢ ـ مريم: ٦

پھر تم نے اتنا بھی خیال نہیں کیا کہ یہ پریشان دل آرام پا جائے، تا کہ ان کا نکلنا آسان ہو جائے بلکہ تم نے بھی جلتی آگ پر تیل چھڑکا، آگ کے قریب ہو گئے تا کہ اس کو مزید بھڑکا سکو، اور شیطان کی آواز پر لبیک کہنے کیلئے تیار، اور خدا کے دین کے نور کو خاموش کرنے کے لئے اور برگزیدہ پیغمبر کی سنتوں کو تباہ کرنے کیلئے آمادہ تھے، کف شیر پینے کے بہانے زیرلب چھپ کر پیتے ہو، اور پیغمبرؐ اسلام کے خاندان اور بیٹوں کیلئے ٹیلے کے پیچھے اور درختوں میں کمین لگا کر راہ چل رہے تھے، اب ہمیں چاہئے کہ خنجر سے کٹے ہوئے کی طرح اور پیٹ میں لگے نیزے کے ساتھ صبر کریں۔

اب تم گمان کرتے ہو کہ ہمارے لئے کوئی وراثت نہیں ہے، کیا جاہلیت کے طریقوں کے خواہش مند ہو؟ اہل یقین کے لئے خدا کے حکم سے بڑھ کر کیا حکم ہے، کیا تم نہیں جانتے؟ حالانکہ تمہارے لئے اظہر من الشمس ہے کہ میں ان کی بیٹی ہوں۔

اے مسلمانو! کیا یہ درست ہے کہ مجھ سے اپنے باپ کی میراث چھین لیں، اے ابی قحافہ کے بیٹے کیا کتاب خدا میں ہے کہ تم تو اپنے باپ سے وراثت لو لیکن میں اپنے باپ کی وراثت سے محروم کر دی جاؤں؟ نئی بات اور بڑی گھٹیا چیز لائے ہو، کیا شعوری طور پر کتاب خدا کو ترک کر کے پس پشت نہیں ڈال رہے ہو، کیا قرآن نہیں کہتا کہ حضرت سلیمان نے حضرت داؤد سے وراثت پائی اور حضرت زکریا کے واقعہ میں جب انہوں نے کہا، پروردگار! مجھے فرزند عطا فرما جو مجھ سے اور خاندانِ یعقوب سے وراثت پائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: قرابت دار اور دوسروں سے زیادہ حق دار ہیں

بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّهِ»،[1] وَ قَالَ: «يُوصِيكُمُ اللّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ»،[2] وَ قَالَ: «إِنْ تَرَكَ خَيْراً الْوَصِيَّةَ لِلْوَالِدَيْنِ وَ الْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقّاً عَلَى الْمُتَّقِينَ».[3]

وَ زَعَمْتُمْ أَنْ لَا حَظْوَةَ لِي، وَ لَا أَرِثُ مِنْ أَبِي، وَ لَا رَحِمَ بَيْنَنَا، أَفَخَصَّكُمُ اللّهُ بِآيَةٍ أَخْرَجَ أَبِي مِنْهَا؟ أَمْ هَلْ تَقُولُونَ: إِنَّ أَهْلَ مِلَّتَيْنِ لَا يَتَوَارَثَانِ؟ أَوَ لَسْتُ أَنَا وَ أَبِي مِنْ أَهْلِ مِلَّةٍ وَاحِدَةٍ؟ أَمْ أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِخُصُوصِ الْقُرْآنِ وَ عُمُومِهِ مِنْ أَبِي وَابْنِ عَمِّي؟ فَدُونَكَهَا مَخْطُومَةً مَرْحُولَةً تَلْقَاكَ يَوْمَ حَشْرِكَ.

فَنِعْمَ الْحَكَمُ اللّهُ، وَ الزَّعِيمُ مُحَمَّدٌ، وَ الْمَوْعِدُ الْقِيَامَةُ، وَعِنْدَ السَّاعَةِ يَخْسِرُ الْمُبْطِلُونَ، وَ لَا يَنْفَعُكُمْ إِذْ تَنْدِمُونَ، وَ لِكُلِّ نَبَإٍ مُسْتَقَرٌّ، وَ لَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ، وَ يَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُقِيمٌ.

ثم رمت بطرفها نحو الانصار، فقالت:

١ ـ الاحزاب: ۶.

٢ ـ النساء: ١١.

٣ ـ البقرة: ١٨٠.

اور اوّلیت رکھتے ہیں۔ (الاحزاب ۶)

ارشاد خداوندی ہے:

اللہ آپ کو وصیت کرتا ہے کہ بیٹوں کو بیٹی سے دوگنا دو۔ (النساء:۱۱)

مزید ارشاد ہے اگر تم سے کوئی مال چھوڑ کر مرے تو تم پر لازم ہے کہ اپنے والدین اور رشتے داروں کیلئے وصیت کرو اور یہ حکم ہے پرہیز گاروں کیلئے۔ (البقرہ:۱۸۰)

اور تم گمان کرتے ہو کہ میرے لئے کوئی حصہ نہیں اور باپ کی میراث سے کوئی حق نہیں رکھتی، کیا خداوند عالم نے کوئی آیت نازل کی ہے جس سے میرے باپ کو خارج کر دیا گیا ہے؟ تم یہ کہتے ہو کہ دو الگ الگ ادیان والے ایک دوسرے سے وراثت نہیں لے سکتے؟ کیا مجھے اور میرے باپ کو ایک دین پر نہیں سمجھتے، یا میرے باپ اور میرے چچا کے بیٹے سے زیادہ قرآن کے عام و خاص سے واقف ہو؟ تم یہ مہار زدہ پلان والا اونٹ پکڑو اور لے چلو، روزِ حساب تم سے ملاقات کروں گی۔

خداوند کریم کیا اچھا داور ہے اور اچھے فریاد رس حضرت محمدؐ ہیں اور قیامت کتنی اچھی وعدہ گاہ ہے، اس گھڑی میں اور اس دن میں اہل باطن ہی نقصان اٹھانے والے ہیں، تو اس وقت کی پشیمانی تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی، ہر بات کا اپنا محل ہوتا ہے، پس ضرور جان لو گے کہ ذلیل و خوار کرنے والا عذاب اور ہمیشہ رہنے والا عذاب کس کے شامل حال ہوتا ہے۔

پھر انصار کی طرف رخ کر کے یوں ارشاد فرمایا:

يا مَعْشَرَ النَّقيبَةِ وَ اَعْضادَ الْمِلَّةِ وَ حَضَنَةَ الْاِسْلامِ! ما هٰذِهِ الْغَميزَةُ في حَقّي وَ السِّنَةُ عَنْ ظُلامَتي؟ اَما كانَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اَبي يَقُولُ: «اَلْمَرْءُ يُحْفَظُ في وُلْدِهِ»، سَرْعانَ ما اَحْدَثْتُمْ وَ عَجْلانَ ذا اِهالَةٍ، وَ لَكُمْ طاقَةٌ بِما اُحاوِلُ، وَ قُوَّةٌ عَلى ما اَطْلُبُ وَ اُزاوِلُ.

اَتَقُولُونَ ماتَ مُحَمَّدٌ؟ فَخَطْبٌ جَليلٌ اِسْتَوْسَعَ وَهْنُهُ، وَاسْتَنْهَرَ فَتْقُهُ، وَانْفَتَقَ رَتْقُهُ، وَ اُظْلِمَتِ الْاَرْضُ لِغَيْبَتِهِ، وَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَانْتَثَرَتِ النُّجُومُ لِمُصيبَتِهِ، وَاَكْدَتِ الْآمالُ، وَ خَشَعَتِ الْجِبالُ، وَاُضيعَ الْحَريمُ، وَ اُزيلَتِ الْحُرْمَةُ عِنْدَ مَماتِهِ.

فَتِلْكَ وَ اللّهِ النّازِلَةُ الْكُبْرى وَ الْمُصيبَةُ الْعُظْمى، لامِثْلُها نازِلَةٌ، وَ لا بائِقَةٌ عاجِلَةٌ اُعْلِنَ بِها، كِتابُ اللّهِ جَلَّ ثَناؤُهُ في اَفْنِيَتِكُمْ، وَ في مُمْساكُمْ وَ مُصْبَحِكُمْ، يَهْتِفُ في اَفْنِيَتِكُمْ هُتافاً وَ صُراخاً وَ تِلاوَةً وَ اَلْحاناً، وَ لَقَبْلَهُ ما حَلَّ بِاَنْبِياءِ اللّهِ وَ رُسُلِهِ، حُكْمٌ فَصْلٌ وَ قَضاءٌ حَتْمٌ.

«وَ ما مُحَمَّدٌ اِلاّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ ماتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلى اَعْقابِكُمْ وَ مَنْ يَنْقَلِبْ عَلى عَقِبَيْهِ

اے نقیبوں کے گروہ اور ملت کے دست و بازوؤ! اے اسلام کے محافظو! میرے حق کے بارے میں یوں کمزوری اور غفلت اور میری دادرسی کرنے میں اس طرح سہل انگاری سے کیوں کام لے رہے ہو؟ کیا میرے باپ حضرت محمدؐ نے فرمایا نہیں ہے کہ ہر ایک کا احترام اس کے فرزندوں سے محفوظ ہوتا ہے کتنی جلدی ان اعمال کے مرتکب ہوئے ہو، اور کتنی جلدی اس لاغر بکرے کے منہ اور دماغ سے پانی بہہ گیا، جبکہ تمہارے پاس میری مدد کرنے کی قوت اور طاقت ہے۔

اب تم کہتے ہو کہ محمدؐ وفات پا چکے ہیں، یہ بہت بڑی اور بہت زیادہ مصیبت ہے اس کا شگاف بہت گہرا ہے اور اس کے سلے ہوئے دھاگے پھٹ گئے ہیں اور زمین اس کی غیبت میں تاریک ہوگئی ہے سورج اور چاند گہنا گئے ہیں اور ستارے بکھر چکے ہیں اور آرزوئیں ناامیدی میں بدل گئی ہیں اور پہاڑوں نے اپنی جگہ چھوڑ دی ہے حرمتیں پامال ہوگئی ہیں اور ان کی وفات کے بعد کسی کیلئے احترام باقی نہیں رہا۔

خدا کی قسم! یہ مصیبت بہت زیادہ اور بہت بڑی آفت ہے کہ آج تک اس جیسی مصیبت نہ تھی اور دنیا میں کوئی بھی آفت اس کے برابر نہیں ہے۔ کتاب خدا نے اس کو آشکار کیا ہے، وہ کتاب خدا جسے اپنے گھروں میں اپنی شب و روز کی محفلوں میں آہستہ اور بلند آواز میں تلاوت کیساتھ پڑھتے ہو۔ یہ ایسی بلا اور مصیبت ہے جو انبیاء ماسلف اور رسولوں پر گزر چکی ہے یہ ایک حتمی حکم ہے اور قضاء قطعی ہے، ارشاد خداوندی ہے:

اور محمدؐ فقط رسول ہیں، ان سے پہلے بھی پیغمبر گزر چکے ہیں، پس اگر وہ وفات پا جائیں یا قتل ہو جائیں تو واپس پلٹ جاؤ گے اور جو واپس لوٹ جائے خدا کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور خدا کا شکر کرنے والوں کو اجر اور صلہ دے گا (آل عمران: ۱۴۴)۔

فَلَنْ يَضُرَّ اللّهَ شَيْئاً وَ سَيَجْزِي اللّهُ الشّاكِرِينَ».[1]

ايهاً بَني قيلَةَ! ءَ اُهْضَمُ تُراثَ اَبي وَ اَنْتُمْ بِمَرْاى مِنّي وَمَسْمَعٍ وَ مُنْتَدىً وَ مَجْمَعٍ، تَلْبَسُكُمُ الدَّعْوَةُ وَ تَشْمَلُكُمُ الْخُبْرَةُ، وَ اَنْتُمْ ذَوُو الْعَدَدِ وَ الْعُدَّةِ وَ الْاَداةِ وَ الْقُوَّةِ، وَ عِنْدَكُمُ السِّلاحُ وَ الْجُنَّةُ، تُوافيكُمُ الدَّعْوَةُ فَلا تُجيبُونَ، وَ تَأْتيكُمُ الصَّرْخَةُ فَلا تُغيثُونَ، وَ اَنْتُمْ مَوْصُوفُونَ بِالْكِفاحِ، مَعْرُوفُونَ بِالْخَيْرِ وَ الصَّلاحِ، وَ النُّخْبَةُ الَّتي انْتُخِبَتْ، وَ الْخِيَرَةُ الَّتِي اخْتيرَتْ لَنا اَهْلَ الْبَيْتِ.

قاتَلْتُمُ الْعَرَبَ، وَ تَحَمَّلْتُمُ الْكَدَّ وَ التَّعَبَ، وَ ناطَحْتُمُ الْأُمَمَ، وَ كافَحْتُمُ الْبُهَمَ، لا نَبْرَحُ اَوْ تَبْرَحُونَ، نَأْمُرُكُمْ فَتَأْتَمِرُونَ، حَتّى إِذا دارَتْ بِنا رَحَى الْاِسْلامِ، وَ دَرَّ حَلَبُ الْاَيّامِ، وَ خَضَعَتْ نُعَرَةُ الشِّرْكِ، وَسَكَنَتْ فَوْرَةُ الْاِفْكِ، وَخَمَدَتْ نيرانُ الْكُفْرِ، وَ هَدَأَتْ دَعْوَةُ الْهَرْجِ، وَ اسْتَوْسَقَ نِظامُ الدّينِ، فَاَنّى حِزْتُمْ بَعْدَ الْبَيانِ، وَاَسْرَرْتُمْ بَعْدَ الْاِعْلانِ، وَنَكَصْتُمْ بَعْدَ الْاِقْدامِ، وَاَشْرَكْتُمْ بَعْدَ الْايمانِ؟

بُؤْساً لِقَوْمٍ نَكَثُوا اَيْمانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ، وَ هَمُّوا

١ ـ آل عمران: ١۴۴.

اے قبلہ کے فرزندو یعنی گروہ انصار! کیا میں اپنے والد کی میراث کے حوالے سے ظلم برداشت کروں جبکہ تم مجھے دیکھ رہے ہو اور میری باتیں سن رہے ہو۔ تم ایک انجمن اور جماعت رکھتے ہو میری دعوت کی آواز سب نے سنی، اور میرے حالات سے آگاہی بھی رکھتے ہو اور پھر تمہاری افرادی قوت اور اجتماعی حیثیت بھی ہے، وسائل اور طاقت بھی رکھتے ہو۔ تمہارے پاس اسلحہ، زرہ اور ڈھال بھی ہے، میری دعوت کی آواز تم تک پہنچ رہی ہے، لیکن تم جواب نہیں دے رہے، میری حق طلبی کی داد و فریاد کو سن رہے ہو، لیکن میری فریادرسی نہیں کر رہے جبکہ تم شجاع اور معروف بہادر ہو اور اچھائی سے تمہیں یاد کیا جاتا ہے، تم برگزیدہ تھے جو انتخاب ہوئے اور تم ہمارے اہل بیتؑ کیلئے منتخب ہوئے ہو۔

عرب سے جنگ و جدال میں تم نے مصیبتیں اور سختیاں برداشت کی ہیں، امتوں سے جنگیں کی ہیں، اور پہلوانوں سے مقابلہ کیلئے اٹھے ہو، ہم ہمیشہ فرماں روا تھے اور تم فرمانبردار، یہاں تک کہ اسلام کی چکی گھومنے لگی اور روزمرہ کے حالات درست ہونا شروع ہوئے، اور شرک آمیز نعرے خاموش ہوئے، اور طمع اور تہمت کی دیگیں ٹھنڈی ہوئیں، اور ہرج و مرج اور بدنظمی کی دعوتیں آرام پا گئیں اور پھر دین کا نظام مکمل طور پر مربوط ہو گیا، پھر کیوں اپنے اقرار کے بعد اپنے ایمان میں حیران و پریشان ہوئے ہو، اور ظاہر ہونے کے بعد خود کو کیوں مخفی کرتے ہو، اور پیش قدمی کے بعد پیچھے کیوں ہٹتے ہو، اور ایمان کے بعد شرک کرتے ہو؟

افسوس ایسے گروہ پر جو قول دینے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پیغمبرؐ اسلام کو عملی میدان سے باہر کردیں، اسی لئے انہوں نے جنگ کا آغاز کیا، کیا تم ان سے

بِاِخْراجِ الرَّسُولِ وَ هُمْ بَدَؤُكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ، اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنينَ.

اَلا، وَ قَدْ أَرى اَنْ قَدْ اَخْلَدْتُمْ اِلَى الْخَفْضِ، وَ اَبْعَدْتُمْ مَنْ هُوَ اَحَقُّ بِالْبَسْطِ وَ الْقَبْضِ، وَ خَلَوْتُمْ بِالدَّعَةِ، وَ نَجَوْتُمْ بِالضّيقِ مِنَ السَّعَةِ، فَمَجَجْتُمْ ما وَعَيْتُمْ، وَ دَسَعْتُمُ الَّذى تَسَوَّغْتُمْ، فَاِنْ تَكْفُرُوا اَنْتُمْ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَميعاً فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَميدٌ.

اَلا، وَ قَدْ قُلْتُ ما قُلْتُ هٰذا عَلى مَعْرِفَةٍ مِنّي بِالْخِذْلَةِ الَّتي خامَرَتْكُمْ، وَ الْغَدْرَةِ الَّتِي اسْتَشْعَرَتْها قُلُوبُكُمْ، وَ لٰكِنَّها فَيْضَةُ النَّفْسِ، وَ نَفْثَةُ الْغَيْظِ، وَ خَوَرُ الْقَناةِ، وَ بَثَّةُ الصَّدْرِ، وَ تَقْدِمَةُ الْحُجَّةِ، فَدُونَكُمُوها فَاحْتَقِبُوها دَبِرَةَ الظَّهْرِ، نَقِبَةَ الْخُفِّ، باقِيَةَ الْعارِ، مَوْسُومَةً بِغَضَبِ الْجَبّارِ وَ شَنارِ الْاَبَدِ، مَوْصُولَةً بِنارِ اللّٰهِ الْمُوقَدَةِ الَّتي تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ.

فَبِعَيْنِ اللّٰهِ ما تَفْعَلُونَ، وَ سَيَعْلَمُ الَّذينَ ظَلَمُوا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ، وَ اَنَا اِبْنَةُ نَذيرٍ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذابٍ شَديدٍ، فَاعْمَلُوا اِنّا عامِلُونَ، وَ انْتَظِرُوا اِنّا مُنْتَظِرُونَ.

فأجابها أبوبكر عبدالله بن عثمان، و قال:

ڈرتے ہو حالانکہ خدا سزاوار ہے کہ اس سے ڈرو اگر مومن ہو تو۔

آگاہ رہو میں دیکھ رہی ہوں کہ ہمیشہ رہنے والی تن آسانی سے دل لگا رکھا ہے اور جو سربراہی کا حق دار تھا اس کو دور کر رکھا ہے، راحت طلبی کے عادی ہو گئے ہو۔ زندگی کی تلخیوں سے گزر کر آسائشوں تک پہنچ گئے ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جس کو یاد کیا تھا بھلا دیا ہے جن کو بھلا دیا ہے ان کو پھر سے یاد کیا ہے (یعنی ایمان کو بھلایا اور شرک کو یاد کیا ہے) پس جان لو کہ اگر تم اور تمام اہل زمین کافر بھی ہو جائیں تو پھر بھی خدائے بزرگ سب سے بے نیاز ہے۔

آگاہ رہو جو کچھ کہا مکمل آگاہی سے کہا تمہارے اخلاق میں سستی پیدا ہو گئی ہے، تمہارے دلوں میں بے فائی اور دھوکہ پیدا ہو گیا ہے، لیکن یہ سب کچھ غمگین دل کا ابال اور غم و غصہ کا ہلکا کرنا ہے اور جو چیز میرے لئے قابل تحمل نہیں ہے، وہ میرے سینے کا ابال اور دلیل برہان کا بیان ہے، پس خلافت کو لے لو، لیکن جان لو کہ اس شتر خلافت کی پشت پر زخم ہے اور اس کے پاؤں میں سوراخ ہے، جلد آبلہ دار ہے، جس پر ننگ و عار کے نشان باقی ہیں اور غضب خدا اور ہمیشہ کی بدنامی نمایاں ہیں۔ جہنم کی آگ کے شعلوں سے جو دلوں پر احاطہ کیے ہیں، متصل ہے۔

جو کچھ کرو گے وہ اللہ شانہٗ کے سامنے ہے اور جنہوں نے ستم کیے ہیں بہت جلد جان جائیں گے۔ کہ کس عدالت میں بلا لئے گئے ہیں اور میں اس کی بیٹی ہوں جس نے تمہیں دردناک عذاب کی خبر دی، پس اب جو چاہتے ہو انجام دو اور ہم بھی اپنا کام کرتے ہیں تم بھی منتظر رہو اور ہم بھی انتظار میں ہیں۔

پھر ابو بکر جواب دیتے ہیں:

يَا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ! لَقَدْ كٰانَ اَبُوكِ بِالْمُؤْمِنِينَ عَطُوفاً كَرِيماً، رَؤُوفاً رَحِيماً، وَ عَلَى الْكٰافِرِينَ عَذٰاباً اَلِيماً وَ عِقٰاباً عَظِيماً، اِنْ عَزَوْنٰاهُ وَجَدْنٰاهُ اَبٰاكِ دُونَ النِّسٰاءِ، وَ اَخٰا اِلْفِكِ دُونَ الْاَخِلّٰاءِ، آثَرَهُ عَلىٰ كُلِّ حَمِيمٍ وَ سٰاعَدَهُ فِي كُلِّ اَمْرٍ جَسِيمٍ، لٰا يُحِبُّكُمْ اِلّٰا سَعِيدٌ، وَ لٰا يُبْغِضُكُمْ اِلّٰا شَقِيٌّ بَعِيدٌ.

فَاَنْتُمْ عِتْرَةُ رَسُولِ اللّٰهِ الطَّيِّبُونَ. الْخِيَرَةُ الْمُنْتَجَبُونَ، عَلَى الْخَيْرِ اَدِلَّتُنٰا وَ اِلَى الْجَنَّةِ مَسٰالِكُنٰا، وَ اَنْتِ يٰا خِيَرَةَ النِّسٰاءِ وَ ابْنَةَ خَيْرِ الْاَنْبِيٰاءِ، صٰادِقَةٌ فِي قَوْلِكِ، سٰابِقَةٌ فِي وُفُورِ عَقْلِكِ، غَيْرَ مَرْدُودَةٍ عَنْ حَقِّكِ، وَ لٰا مَصْدُودَةٍ عَنْ صِدْقِكِ.

وَ اللّٰهِ مٰا عَدَوْتُ رَأْيَ رَسُولِ اللّٰهِ، وَ لٰا عَمِلْتُ اِلّٰا بِاِذْنِهِ، وَ الرّٰائِدُ لٰا يَكْذِبُ اَهْلَهُ، وَ اِنِّي اُشْهِدُ اللّٰهَ وَكَفىٰ بِهِ شَهِيداً، اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ: «نَحْنُ مَعٰاشِرَ الْاَنْبِيٰاءِ لٰا نُوَرِّثُ ذَهَباً وَ لٰا فِضَّةً، وَ لٰا دٰاراً وَ لٰا عِقٰاراً، وَ اِنَّمٰا نُوَرِّثُ الْكِتٰابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ الْعِلْمَ وَ النُّبُوَّةَ، وَ مٰا كٰانَ لَنٰا مِنْ طُعْمَةٍ فَلِوَلِيِّ الْاَمْرِ بَعْدَنٰا اَنْ يَحْكُمَ فِيهِ بِحُكْمِهِ».

اے دختر رسولؐ! آپ کے والد مومنین پر مہربان اور کرم کرنے والے شفیق اور رحیم تھے، اور کافروں کیلئے دردناک عذاب اور عتاب تھے، اگر نبی کو رشتوں کے حوالے سے دیکھیں تو وہ ہماری عورتوں میں آپؑ کے باپ، اور مردوں اور دوستوں میں آپ کے شوہر کے بھائی تھے، جس کی وجہ سے وہ ہم سب سے برتری رکھتے ہیں اور وہ بھی پیغمبرؐ اسلام کے ساتھ ہر بڑے کام میں شریک رہے ہیں، آپ کو دوست نہیں رکھتے مگر نیک لوگ، اور دشمن نہیں رکھتے مگر بدکار لوگ۔

پس آپ خاندانِ پیغمبرؐ ہیں پاک اور برگزیدہ ہیں اور ہمیں بھلائی کی طرف اور بہشت کی طرف راہنمائی فرماتی ہیں اور آپؑ تمام عورتوں سے اور تمام انبیاء کی بیٹیوں سے افضل ہیں پیغمبرؐ اپنے کردار و گفتار میں سچے اور دانائی میں بہت آگے تھے اور آپ کو آپ کے حق سے محروم نہیں کیا جائے گا اور آپ کی سچی باتوں سے کوئی مانع نہیں ہے۔

خدا کی قسم! ہم پیغمبرؐ اسلام کی رائے سے ایک قدم بھی آگے نہیں گئے اور ان کی اجازت کے بغیر کوئی اقدام نہیں کیا، اور قوم کا حاکم ان سے جھوٹ نہیں بولتا اور میں خدا کو گواہ قرار دیتا ہوں اور جو بہترین گواہ ہے، میں نے پیغمبرؐ اسلام سے سنا ہے جو فرما رہے تھے۔

ہم گروہ پیغمبر دینار و درہم اور گھر اور زمین وراثت کے طور پر نہیں چھوڑتے، فقط کتاب، حکمت، علم اور نبوت کو وراثت کے طور پر چھوڑتے ہیں اور جو چیز ہم سے باقی رہ جائے ہم سے بعد والے ولی امر کے اختیار میں ہے جسے وہ جس طرح چاہے انجام دے۔

وَ قَدْ جَعَلْنا ما حاوَلْتِهِ فِي الْكِراعِ وَ السِّلاحِ، يُقاتِلُ بِها الْمُسْلِمُونَ وَ يُجاهِدُونَ الْكُفّارَ، وَ يُجالِدُونَ الْمَرَدَةَ الْفُجّارَ، وَ ذٰلِکَ بِإِجْماعِ الْمُسْلِمِينَ، لَمْ أَنْفَرِدْ بِهِ وَحْدِی، وَ لَمْ أَسْتَبِدْ بِما كانَ الرَّأْیُ عِنْدِی، وَ هٰذِهِ حالِي وَ مالِي، هِيَ لَکِ وَ بَيْنَ يَدَيْکِ، لا تَزْوِی عَنْکِ وَ لا نَدَّخِرُ دُونَکِ، وَ أَنَّکِ، وَ أَنْتِ سَيِّدَةُ أُمَّةِ أَبِيکِ وَ الشَّجَرَةُ الطَّيِّبَةُ لِبَنِيکِ، لا يُدْفَعُ مالَکِ مِنْ فَضْلِکِ، وَ لا يُوضَعُ فِي فَرْعِکِ وَ أَصْلِکِ، حُكْمُکِ نافِذٌ فِيما مَلَكَتْ يَدایَ، فَهَلْ تَرِينَّ أَنْ أُخالِفَ فِي ذاکَ أَباکِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ.

فقالت:

سُبْحانَ اللّٰهِ، ما كانَ أَبِي رَسُولُ اللّٰهِ عَنْ كِتابِ اللّٰهِ صادِفاً، وَ لا لِأَحْكامِهِ مُخالِفاً، بَلْ كانَ يَتْبَعُ أَثَرَهُ، وَ يَقْفُو سُوَرَهُ، أَفَتَجْمَعُونَ إِلَى الْغَدْرِ إِعْتِلالاً عَلَيْهِ بِالزُّورِ، وَ هٰذا بَعْدَ وَفاتِهِ شَبِيهٌ بِما بُغِيَ لَهُ مِنَ الْغَوائِلِ فِي حَياتِهِ، هٰذا كِتابُ اللّٰهِ حُكْماً عَدْلاً وَ ناطِقاً فَصْلاً، يَقُولُ: «يَرِثُنِي وَ يَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ»، وَ يَقُولُ: «وَ وَرِثَ سُلَيْمانُ داوُدَ».

اور ہم چاہتے ہیں کہ گھوڑے اور اسلحہ خریدیں تا کہ مسلمان خود کو آمادہ کر کے کفار سے جہاد کریں اور بدکار سرکشوں سے مقابلہ کریں اور یہ فیصلہ تمام مسلمانوں کی مرضی اور اتفاق رائے سے ہوا اور میں نے الگ سے یہ فیصلہ نہیں کیا اور اپنی شخصی رائے پر عمل نہیں کیا، اب یہ میرا حال ہے اور یہ میرا مال ہے، جو آپ کیلئے اور آپ کے اختیار میں ہے، آپؑ سے کسی چیز سے دریغ نہیں کیا، اور آپؑ کا حق کسی اور کو نہیں دیا گیا اور آپؑ اپنے باپ کی امت کی عورتوں کی سردار ہیں، اور اپنی اولاد کیلئے پاکیزہ ثمر آور درخت ہیں، آپ کے فضائل سے انکار نہیں کیا اور آپ کی بنیادوں اور شاخوں سے چشم پوشی نہیں برتی گئی، جو چیز میرے اختیار میں ہے اس میں آپ کا حکم نافذ ہے، کیا آپؑ پسند فرماتی ہیں کہ آپؑ کے والد کی فرمائش کے مطابق عمل نہ کروں؟

جنابِ فاطمہؑ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ پاک و منزہ ہے، میرے باپؐ نے کتابِ خدا سے منہ نہیں موڑا اور اس کے احکام کی مخالفت نہیں کی، بلکہ وہ اس کے پیروکار اور اس کی آیات پر عمل کرتے تھے، کیا چاہتے ہو کہ دھوکہ اور مکروفریب سے جبراً ان کو ان کی وفات کے بعد، ایسے لگتا ہے کہ یہ چال ان کی زندگی میں ہی تیار کر لی گئی تھی، یہ کتابِ خدا ہے جو ایک عادل حاکم ہے اور بولنے والا حق و باطل کے درمیان جدائی ڈالنے والا ہے، جو فرما رہا ہے۔

ارشاد رب العزت ہے۔ پروردگار! مجھے فرزند دے جو مجھ سے اور یعقوب کے خاندان سے وارث قرار پائے۔ حضرت سلیمان نے حضرت داؤد سے وراثت پائی۔

وَ بَيَّنَ عَزَّوَجَلَّ فِيما وَزَّعَ مِنَ الْأَقْساطِ، وَ شَرَعَ مِنَ الْفَرائِضِ وَالْمِيراثِ، وَ اَباحَ مِنْ حَظِّ الذُّكْرانِ وَالْاِناثِ، ما اَزاحَ بِهِ عِلَّةَ الْمُبْطِلِينَ وَ اَزالَ التَّظَنِّي وَ الشُّبهاتِ فِي الْغابِرِينَ، كَلاَّ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْراً، فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعانُ عَلى ما تَصِفُونَ.

فقال أبوبكر:

صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُولُهُ وَ صَدَقَتْ اِبْنَتُهُ، مَعْدِنُ الْحِكْمَةِ، وَمَوْطِنُ الْهُدى وَ الرَّحْمَةِ، وَ رُكْنُ الدِّينِ، وَ عَيْنُ الْحُجَّةِ، لاَاَبْعَدُ صَوابَكِ وَ لا اُنْكِرُ خِطابَكِ، هٰؤُلاءِ الْمُسْلِمُونَ بَيْنِي وَ بَيْنَكِ قَلَّدُونِي ما تَقَلَّدْتُ، وَ بِاتِّفاقٍ مِنْهُمْ اَخَذْتُ ما اَخَذْتُ،غَيْرَ مُكابِرٍ وَلا مُسْتَبِدٍّ وَ لا مُسْتَأْثِرٍ، وَ هُمْ بِذٰلِكَ شُهُودٌ.

فالتفت فاطمة عليها السلام الى النساء، و قالت:

مَعاشِرَ الْمُسْلِمِينَ الْمُسْرِعَةِ اِلى قِيلِ الْباطِلِ، الْمُغْضِيَةِ عَلَى الْفِعْلِ الْقَبِيحِ الْخاسِرِ، اَفَلا تَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلي قُلُوبٍ اَقْفالُها، كَلاَّ بَلْ رانَ عَلى قُلُوبِكُمْ ما اَسَأْتُمْ مِنْ اَعْمالِكُمْ، فَاَخَذَ بِسَمْعِكُمْ وَ اَبْصارِكُمْ، وَ لَبِئْسَ ما تَأَوَّلْتُمْ،

خداوند کریم نے جو حصے مقرر کیے ہیں اور جو مقدار میراث میں معین فرمائی ہے اور مردوں اور عورتوں کے لئے حصے قرار دیئے ہیں سب کچھ واضح طور پر بیان فرما دیئے ہیں۔ لہٰذا اہل باطل کے بہانوں اور وہم وگمان کو روز قیامت تک زائل کردیا ہے، اس طرح نہیں ہے بلکہ تمہاری خواہشاتِ نفسانیہ نے تمہیں ایک راہ پر لگا دیا ہے اور مجھے صبر زیبا کے علاوہ چارہ بھی نہیں ہے، اور جو کچھ تم ہمارے ساتھ کر رہے ہو۔ اس میں خدا ہمارا مددگار ہے۔

ابوبکر نے کہا:

خدا اور اس کے رسول نے سچ کہا ہے اور ان کی بیٹی بھی جو حکمت کی کان اور ہدایت و رحمت کی جگہ اور دین کا رکن اور حجت و دلیل کا سرچشمہ ہیں، سچ فرما رہی ہیں اور آپؐ کی حق بات کو دور نہیں پھینکا، اور آپ کے ارشادات سے انکار نہیں کیا، یہ مسلمان میرے اور آپ کے درمیان منصف ہیں، انہوں نے یہ حکومت اور خلافت مجھے دی ہے، ان کے فیصلے کے مطابق میں نے یہ منصب قبول کیا ہے، میں نہ متکبر ہوں اور نہ ہی اپنی رائے ٹھونس رہا ہوں اور نہ کسی چیز کو اپنے لئے اٹھایا ہے، یہ سب لوگ گواہ ہیں۔

پھر جنابِ زہراؑ نے عورتوں کی طرف رخ کیا اور فرمایا:

اے مسلمانو! بے ہودہ باتیں سننے کیلئے بڑے بے قرار ہو، جبکہ پست اور گھٹیا کردار سے چشم پوشی کر رہے ہو، کیا قرآن میں غور وخوض نہیں کرتے یا دلوں پر مہریں لگا دی گئی ہیں، یہ ایسے نہیں ہے بلکہ تمہارے برے اعمال نے تمہارے دلوں پر پردہ ڈال رکھا ہے، جس نے تمہارے کانوں اور آنکھوں کو گھیر رکھا ہے، اور بہت برے انداز میں آیات قرآن کی تاویل کرتے ہو۔ اس کو بری راہ دکھائی ہے اور بری چیز کا معاوضہ کیا

وَساءَ ما بِهِ اَشَرْتُمْ، وَ شَرَّ ما مِنْهُ اِعْتَضْتُمْ، لَتَجِدَنَّ وَ اللّٰهِ مَحْمِلَهُ ثَقيلاً، وَ غِبَّهُ وَبيلاً، اِذا كُشِفَ لَكُمُ الْغِطاءُ، وَ بانَ ما وَرائَهُ الضَّرّاءُ، وَ بَدا لَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ ما لَمْ تَكُونُوا تَحْتَسِبُونَ، وَ خَسِرَ هُنالِكَ الْمُبْطِلُونَ.

ثم عطفت على قبر النبيّ صلى الله عليه وآله، و قالت:

قَدْ كانَ بَعْدَكَ اَنْباءٌ وَهَنْبَثَةٌ

لَوْ كُنْتَ شاهِدَها لَمْ تَكْثُرِ الْخُطَبُ

اِنّا فَقَدْناكَ فَقْدَ الْاَرْضِ وابِلَها

وَاخْتَلَّ قَوْمُكَ فَاشْهَدْهُمْ وَلا تَغِبْ

وَ كُلُّ اَهْلٍ لَهُ قُرْبيٰ وَ مَنْزِلَةٌ

عِنْدَ الْاِلٰهِ عَلَي الْاَدْنَيْنِ مُقْتَرِبُ

اَبْدَتْ رِجالٌ لَنا نَجْوىٰ صُدُورِهِمُ

لَمّا مَضَيْتَ وَ حالَتْ دُونَكَ التُّرَبُ

تَجَهَّمَتْنا رِجالٌ وَ اسْتُخِفَّ بِنا

لَمّا فُقِدْتَ وَ كُلُّ الْاِرْثِ مُغْتَصَبُ

وَ كُنْتَ بَدْراً وَ نُوراً يُسْتَضاءُ بِهِ

عَلَيْكَ تُنْزَلُ مِنْ ذِي الْعِزَّةِ الْكُتُبُ

ہے؟ خدا کی قسم اس کا وزن اٹھانا تمہارے لئے سنگین ہوگا اور اس کا انجام اور بوجھ تمہارے لئے وبال جان ہے۔ جب سحاب ہٹائے جائیں گے تو اس کے نقصانات واضح ہوں گے اور جس کی توقع نہیں رکھتے تمہارے لئے آشکار ہوگئی، وہ ایسی جگہ ہے جہاں اہل باطل نقصان اٹھانے والے ہیں۔

پھر جناب سیدۂ پیغمبرؐ اسلام کی قبر کی طرف متوجہ ہوئیں اور چند اشعار بیان فرمائے جن کا ترجمہ درج ذیل ہے:

''آپؐ کے بعد ایسے ایسے مسائل پیدا ہوئے کہ اگر آپؐ ہوتے تو اتنے بڑے دکھائی نہ دیتے''۔

''ہم آپؐ کے بعد گویا بارش سے محروم زمین کی طرح ہیں اور آپ کی امت متفرق ہو گئی ہے۔ آئیں اور دیکھیں کہ کس طرح منحرف ہوگئی ہے''۔

''ہر وہ خاندان جو بارگاہ احدیت میں عزیز و محترم ہو وہ دوسروں کے نزدیک بھی محترم و مکرم ہوتا ہے سوائے ہمارے''۔

''آپ کی امت سے چند لوگوں نے آپ کے جاتے ہی اور تدفین کے بعد سینے کے اندر چھپے رازوں کو آشکار کر دیا ہے''۔

''آپؐ کے جانے بعد مزید لوگوں نے ہم سے منہ موڑ لیا ہے، اور ہمیں اہمیت نہیں دی اور ہماری میراث چھین لی ہے''۔

''آپؐ چودھویں کے چاند اور نور پھیلانے والے چراغ تھے، خدا کی جانب سے آپؐ پر کتاب نازل ہوتی تھی''۔

وَ كانَ جِبْرِيلُ بِالْآياتِ يُؤْنِسُنا

فَقَدْ فُقِدْتَ وَ كُلُّ الْخَيْرِ مُحْتَجِبُ

فَلَيْتَ قَبْلَكَ كانَ الْمَوْتُ صادِفُنا

لَمّا مَضَيْتَ وَ حالَتْ دُونَكَ الْكُتُبُ

ثم انكفأت عليها السلام و امير المؤمنين عليه السلام يتوقّع رجوعها اليه و يتطلّع طلوعها عليه . فلمّا استقرّت بها الدار، قالت لاميرالمؤمنين عليه السلام :

يَابْنَ اَبي طالِبٍ! اِشْتَمَلْتَ شِمْلَةَ الْجَنينِ، وَ قَعَدْتَ حُجْرَةَ الظَّنينِ، نَقَضْتَ قادِمَةَ الْأَجْدَلِ، فَخانَكَ ريشُ الْأَعْزَلِ.

هٰذَا ابْنُ اَبي قُحافَةَ يَبْتَزُّني نِحْلَةَ اَبي وَ بُلْغَةَ ابْنَيَّ! لَقَدْ اَجْهَرَ في خِصامي وَ اَلْفَيْتُهُ اَلَدَّ في كَلامي حَتّٰى حَبَسَتْني قيلَةُ نَصْرَها وَ الْمُهاجِرَةُ وَصْلَها، وَ غَضَّتِ الْجَماعَةُ دُوني طَرْفَها، فَلا دافِعَ وَ لا مانِعَ، خَرَجْتُ كاظِمَةً، وَعُدْتُ راغِمَةً.

اَضْرَعْتَ خَدَّكَ يَوْمَ اَضَعْتَ حَدَّكَ، اِفْتَرَسْتَ الذِّئابَ وَافْتَرَشْتَ التُّرابَ، ما كَفَفْتَ قائِلاً وَ لا اَغْنَيْتَ باطِلاً وَ لا خِيارَ لي، لَيْتَني مِتُّ قَبْلَ هَنيئَتي وَ دُونَ ذِلَّتي، عَذيرِيَ اللّٰهُ مِنْكَ عادِياً وَ مِنْكَ حامِياً.

''حضرت جبرئیل آیاتِ الٰہی کے ساتھ ہمارے مونس تھے، اور آپؐ کے جانے کے بعد تمام اچھائیاں بھی پوشیدہ ہوگئیں''۔

'اے کاش ہم آپؐ سے پہلے مرچکے ہوتے آپ کو تو مٹی نے اپنے اندر چھپالیا ہے'۔

پھر حضرت زہراؑ اپنے گھر لوٹ آئیں، حضرت علیؑ ان کے انتظار میں تھے۔ جناب سیدہؑ جب گھر آ کر ذرا پرسکون ہوئیں تو فرمانے لگیں:

اے ابو طالبؑ کے بیٹے! جس طرح جنین ماں کے پیٹ میں چھپ جاتا ہے، چھپ گئے ہو اور تہمتوں کی کثرت کی وجہ سے زمین گیر ہو گئے ہو۔ ہاں! شاہین کے پر ٹوٹ گئے جبکہ چھوٹے پر بھی آپ کے ساتھ پرواز کے دوران خیانت کریں گے۔

یہ پسر ابی قحافہ ہے۔ جس نے میرے باپ کا ہدیہ اور میرے دو بچوں کی زندگی کا تمام سرمایہ مجھ سے چھین لیا ہے، واضح طور پر مجھ سے دشمنی کی ہے، گفتگو کے دوران میں اس کو بہت جھگڑالو پایا ہے، انصار نے میری حمایت سے ہاتھ اٹھالیا جبکہ مہاجرین نے بھی میری مدد نہیں کی اور لوگوں نے بھی میری مدد سے چشم پوشی کی ہے، نہ کوئی دفاع کرنے والا رکھتی ہوں اور نہ کوئی ایسا آدمی جوان کو یہ کام کرنے سے روکے، میں اس حال میں گھر سے نکلی کہ بہت پریشان تھی اور یونہی خالی ہاتھ واپس آ گئی۔

جس دن سے آپ نے اپنی تلوار زمین پر رکھی اس دن سے خود کو خانہ نشین کرلیا ہے، آپ وہ بہادر تھے جو گیدڑوں کو قتل کرتے تھے، لیکن آج زمین پر آرام کر رہے ہیں، مجھ سے بولنے والے کو کوئی جواب نہیں دیا اور باطل کو بھی مجھ سے دور نہیں کیا جبکہ میں خود سے اختیار نہیں رکھتی، کاش اس کام سے پہلے اور اس طرح ذلیل وخوار ہونے سے قبل ہی مرچکی ہوتی، یہ جو اس طرح گفتگو کر رہی ہوں۔ پروردگار مغفرت چاہتی ہوں جبکہ مدد اور کمک آپ کی جانب سے ہے۔

وَيْلاىَ في كُلِّ شارِقٍ، وَيْلاىَ في كُلِّ غارِبٍ، ماتَ الْعَمَدُ وَ وَهَنَ الْعَضُدُ، شَكْواىَ إِلى اَبي وَ عَدْواىَ إِلى رَبّي، اَللّهُمَّ اِنَّكَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَ حَوْلاً، وَ اَشَدُّ بَأساً وَ تَنْكيلاً.

فقال امير المؤمنين عليه السلام:

لا وَيْلَ لَكِ، بَلِ الْوَيْلُ لِشانِئِكِ، نَهْنِهِي عَنْ وُجْدِكِ، يا اِبْنَةَ الصَّفْوَةِ وَ بَقِيَّةَ النُّبُوَّةِ، فَما وَنَيْتُ عَنْ ديني، وَ لا اَخْطَأْتُ مَقْدُوري، فَاِنْ كُنْتِ تُريدينَ الْبُلْغَةَ فَرِزْقُكِ مَضْمُونٌ، وَكَفيلُكِ مَأمُونٌ، وَ ما اُعِدَّ لَكِ اَفْضَلُ مِمّا قُطِعَ عَنْكِ، فَاحْتَسِبِي اللّهَ.

فقالت: حَسْبِيَ اللّهُ، و أمسكت.

(٢) خطبتها عليها السلام
في مرضها لنساء المهاجرين و الانصار

قال سويد بن غفلة: لمّا مرضت فاطمة عليها السلام المرضة الّتي توفّيت فيها، دخلت عليها نساء المهاجرين والانصار يعدنها، فقلن لها: كيف أصبحت من علّتك يا ابنة رسول اللّه؟

نحمدت اللّه و صلّت على أبيها، ثم قالت:

اس کے بعد ہر صبح و شام میں مجھ پر افسوس ہو، میری پناہ دنیا سے چلی گئی ہے اور میرے بازو بے سکت ہوگئے ہیں، میری شکایت اپنے باپ سے تھی اور خدا سے مدد کی طلب گار ہوں۔ اے پروردگار! تیری قدرت اور توانائی سب سے بڑھ کر تیرا عتاب اور عذاب دردناک ہے۔

پھر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

افسوس آپ کے لئے نہیں بلکہ آپ کا ستم گار دشمن افسوس کا حقدار ہے اے خدا کی برگزیدہ اور نبوت کی نشانی، ظلم اور پریشانی سے چشم پوشی فرمائیں، میں اپنے دین میں سست نہیں ہوا، اور جو کچھ میری طاقت میں ہے اس میں دریغ نہیں برتوں گا، اگر آپ روزی اور رزق سے پریشان ہیں تو جان لو کہ روزی خدا کے پاس محفوظ ہے اور وہ بہترین امین ہے، جو چیز آپ سے لی گئی ہے اس سے جو چیز آگے آپ کیلئے تیار ہے وہ اس سے بہتر ہے۔ پس خدا کیلئے صبر کریں۔

پھر حضرت زہراؑ نے کہا، میرے لئے خدا کافی ہے، پھر خاموش ہوگئیں۔

(بحارالانوار: ج ۸، ص ۱۰۹)

(۲) مہاجرین وانصار کی خواتین کے ایک اجتماع سے خطاب

سوید بن غفلہ کہتے ہیں: جب جناب فاطمہؑ بیمار ہوئیں اور اسی بیماری میں دنیا سے کوچ کر گئیں، مہاجرین وانصار کی عورتیں آپؑ کی عیادت کیلئے آئیں اور کہنے لگیں اے دختر پیغمبرؐ! آپ کی حالت کیسی ہے؟

حضرت زہراؑ نے حمد باری تعالیٰ بجالائی، پھر اپنے باپ پر درود بھیجا اور کہا:

اَصْبَحْتُ وَ اللّهِ عائِفَةً لِدُنْيا كُنَّ، قالِيَةً لِرِجالِكُنَّ، لَفَظْتُهُمْ بَعْدَ اَنْ عَجَمْتُهُمْ، وَ سَئِمْتُهُمْ بَعْدَ اَنْ سَبَرْتُهُمْ، فَقُبْحاً لِفُلُولِ الْحَدِّ وَ اللَّعْبِ بَعْدَ الْجِدِّ، وَ قَرْعِ الصَّفاةِ وَ صَدْعِ الْقَناةِ، وَ خَطَلِ الْآراءِ وَ زَلَلِ الْأَهْواءِ، وَ بِئْسَ ما قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّهُ عَلَيْهِمْ، وَ فِي الْعَذابِ هُمْ خالِدُونَ، لا جَرَمَ لَقَدْ قَلَّدْتُهُمْ رِبْقَتُها وَ حَمَّلْتُهُمْ اَوْقَتُها، وَ شَنَنْتُ عَلَيْهِمْ غارَتُها، فَجِدْعاً وَ عَقْراً وَ بُعْداً لِلْقَوْمِ الظّالِمِينَ.

وَيْحَهُمْ اَنّى زَحْزَحُوها عَنْ رَواسِي الرِّسالَةِ وَ قَواعِدِ النُّبُوَّةِ وَ الدَّلالَةِ، وَ مَهْبِطِ الرُّوحِ الْأَمِينِ وَ الطَّبِيْنِ بِاُمُورِ الدُّنْيا وَ الدِّينِ، اَلا ذلِكَ هُوَ الْخُسْرانُ الْمُبِينُ، وَ مَا الَّذِى نَقِمُوا مِنْ اَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلامُ، نَقِمُوا وَاللّهِ مِنْهُ نَكِيرَ سَيْفِهِ، وَ قِلَّةَ مُبالاتِهِ لِحَتْفِهِ، وَ شِدَّةَ وَ طْأَتِهِ، وَ نَكالَ وَقْعَتِهِ، وَ تَنَمُّرَهُ فِي ذاتِ اللّهِ.

وَ تَا للّهِ لَوْ مالُوا عَنِ الْمَحَجَّةِ اللائِحَةِ، وَ زالُوا عَنْ قَبُولِ الْحُجَّةِ الْواضِحَةِ لَرَدَّهُمْ اِلَيْها وَ حَمَلَهُمْ عَلَيْها، وَ لَسارَ بِهِمْ سَيْراً سُجُحاً، لا يَكْلَمُ خُشاشُهُ، وَ لا يَكِلُّ سائِرُهُ، وَ لا يَمِلُّ راكِبُهُ، وَ لَاَوْرَدَهُمْ مَنْهَلاً نَمِيراً صافِياً رَوِيّاً، تَطْفَحُ ضِفَّتاهُ وَلا يَتَرَنَّقُ جانِباهُ، وَ لَاَصْدَرَهُمْ بِطاناً وَنَصَحَ لَهُمْ سِرّاً وَاِعْلاناً.

خدا کی قسم! اس حال میں صبح کی ہے کہ تمہاری دنیا سے کوئی سروکار نہیں اور تمہارے مردوں سے ناراض ہوں، ان کو خود سے دور کر دیا اور ان کو پہچان لینے کے بعد ان سے ناراض ہوں، پس کس قدر پست ہے تلواروں کا کند ہونا اور کوشش کے بعد سست ہو جانا اور نوک دار پتھر پر اپنا سر پٹخنا اور اپنی صفوں میں شگاف پیدا ہونا، غلط آراء دینا اور اغراض میں منحرف ہونا، کس قدر گھٹیا زادِ راہ کو اپنے لئے آگے روانہ کیا ہے، خداوند کریم ان سے ناراض ہے اور ہمیشہ عذاب میں ہوں گے۔ اس عمل کی مسئولیت اور ذمہ داری انہی کی گردن پر ہے اور اس کا وزن ان کے کندھوں پر ہے اور ننگ و عار ان کے دامن گیر ہوگی، یہ اونٹ ناک کٹا اور زخم خوردہ ہے اور ستم کار لوگ رحمت الٰہی سے دور ہیں۔

ان پر افسوس، ان لوگوں نے خلافت کو اس کے مضبوط مرکز سے جدا کیوں کیا، ان لوگوں نے نبوت اور رہنمائی کی اساس سے خلافت کو کیوں دور کیا؟ ان لوگوں نے خلافت کو اس گھر سے کیوں نکالا جہاں روح الامین اترا کرتے تھے۔ ان لوگوں پر افسوس جنہوں نے دنیا و آخرت کے امور جاننے والوں کو خلافت سے علیحدہ کیا آگاہ رہنا یہ سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔ علی علیہ السلام میں کون سا عیب دیکھا ہے؟ خدا کی قسم فقط ان میں یہ عیب ہے کہ ان کی تلوار کاٹنے والی ہے، وہ موت سے ڈرنے والے نہیں۔ معاملات میں سخت گیر ہیں اور ان کا محاسبہ سخت ہے اور ان کا غضبناک ہونا رضائے الٰہی کے لئے ہے۔

خدا کی قسم! جن امور کی باگ ڈور رسولؐ خدا نے علیؑ کے حوالے کی تھی اگر لوگ ان امور کے سنبھالنے سے باز رہتے تو علیؑ ان کو اچھی طرح سنبھال سکتے تھے۔ علیؑ انہیں بڑی ملائمت سے لیکر چلتے۔ علیؑ خلافت کے شتر کو زخمی کئے بغیر صحیح و سالم منزل پر پہنچا دیتے۔ اس کا سوار رنج و علم نہ اٹھاتا۔ علیؑ لوگوں کو ایسے صاف ستھرے ٹھنڈے میٹھے پانی کے تالاب پر لا کھڑا کرتے جس کا پانی دونوں کناروں سے چھلک رہا ہوتا اور اس کے دونوں اطراف رنگ کدورت سے گدلے نہ ہوتے۔ علیؑ لوگوں کو اس شیریں چشمہ سے سیراب کر کے لوٹاتے۔ علیؑ ظاہر و باطن میں لوگوں کی خیر خواہی کرتے۔

وَلَمْ يَكُنْ يَتَحَلّى مِنَ الدُّنْيا بِطائِلٍ، وَ لا يَحْظي مِنْها بِنائِلٍ، غَيْرَ رَيِّ النّاهِلِ وَ شَبْعَةِ الْكافِلِ، وَ لَبانَ لَهُمُ الزّاهِدُ مِنَ الرّاغِبِ وَ الصّادِقُ مِنَ الْكاذِبِ.

وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرى آمَنُوا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنا عَلَيْهِمْ بَرَكاتٍ مِنَ السَّماءِ وَ الْاَرْضِ وَ لكِنْ كَذَّبُوا فَاَخَذْناهُمْ بِما كانُوا يَكْسِبُونَ، وَ الَّذينَ ظَلَمُوا مِنْ هؤُلاءِ سَيُصيبُهُمْ سَيِّئاتُ ما كَسَبُوا وَ ما هُمْ بِمُعْجِزينَ.

اَلا هَلُمَّ فَاسْمَعْ، وَ ما عِشْتَ اَراكَ الدَّهْرَ عَجَباً، وَ اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ، لَيْتَ شِعْري اِلى اَيِّ سِنادٍ اسْتَنَدُوا، وَ اِلى اَيِّ عِمادٍ اِعْتَمَدُوا، وَ بِاَيَّةِ عُرْوَةٍ تَمَسَّكُوا، وَ عَلي اَيَّةِ ذُرِّيَّةٍ اَقْدَمُوا وَاحْتَنَكُوا؟ لَبِئْسَ الْمَوْلى وَ لَبِئْسَ الْعَشيرُ، وَبِئْسَ لِلظّالِمينَ بَدَلاً.

اِسْتَبْدَلُوا وَ اللهِ الذَّنابِيَ بِالْقَوادِمِ، وَالْعَجُزَ بِالْكاهِلِ، فَرَغْماً لِمُعاطِسِ قَوْمٍ يَحْسَبُونَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعاً، اَلا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَ لكِنْ لا يَشْعُرُونَ، وَيْحَهُمْ اَفَمَنْ يَهْدى اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُتَّبَعَ اَمَّنْ لا يَهِدّى اِلّا اَنْ يُهْدى، فَما لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ.

اگر زمامِ اقدار حضرت علیؑ کے پاس ہوتی تو بیت المال سے زیادہ دولت نہ لیتے۔ اپنی ضرورت سے زیادہ ہر گز نہ لیتے اگر علیؑ احتیاج بھی محسوس کرتے تو بیت المال سے بس اتنا ہی حصہ لیتے جتنا کہ پیاسے کو اپنی پیاس بجھانے کے لئے پانی کی ضرورت ہوتی ہے اور اتنے ہی لقموں پر قناعت کرتے جو کسی بھوکے کی زندگی کا سہارا بن سکیں تب لوگوں کو معلوم ہوتا کہ زاہد کون ہے اور مالِ دنیا کا حریص کون ہے دنیا جان لیتی کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے؟

اگر آبادیوں کے رہنے والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان کے لئے آسمان وزمین کی برکتوں کو کھول دیتے لیکن انہوں نے تکذیب کی اور ہم نے ان کے کردار کی وجہ سے انہیں پکڑ لیا۔

اگر قریہ والے ایمان اور تقویٰ کو اپنا لیتے تو زمین و آسمان کی برکتیں ان پر اتاری جاتیں، لیکن آیات الٰہی کو جھٹلاتے ہیں، ”لہٰذا ہم نے انہیں اپنے اعمال کی زد میں جکڑ لیا ہے اور اس گروہ میں سے زیادتی کرنے والوں کو اپنے کاموں کے نتائج بھگتنا ہوں گے اور وہ کسی صورت میں ہم پر غالب نہیں آسکتے۔“

آگاہ رہو، آؤ اور سنو جب تک زندہ رہوں گی حالات نئی نئی چیزیں تمہیں دکھائیں گے اگر تعجب کرو تو ان کی گفتار تعجب آمیز ہے، اے کاش جان لیتی، انہوں نے کس پناہ گاہ میں پناہ لی ہے اور کس ستون پر تکیہ کیا ہے؟ کس رسی کو تھاما ہے؟ کن فرزندوں پر تجاوز کیا ہے اور کس پر ناجائز قبضہ کیا ہے؟ کس قدر برے انسان کو رہبر اور دوست منتخب کیا ہے، اور ستم گاروں کیلئے بہت برا بدلا ہے۔

خدا کی قسم! بڑے پروں کی بجائے دم کے بالوں کا انتخاب کیا ہے، اور پشت کے بجائے دم کو چن لیا ہے، وہ قوم ذلیل وخوار ہو جاتی ہے جو یہ خیال نہیں کرتی کہ اس طرح کے کام اچھے کام ہیں۔ جان لو کہ یہ فاسد ہیں لیکن جانتے نہیں ہیں، افسوس ہے ان پر، کیا جو ہدایت یافتہ ہے وہ پیروی کا مستحق ہے یا وہ جو ہدایت یافتہ نہیں ہے بلکہ ہدایت کا محتاج ہے، وہ پیروی کے مستحق ہیں؟ افسوس ہو تم پر کہ کس طرح فیصلے کرتے ہو۔

اَما لَعَمْرِی لَقَدْ لَقِحَتْ، فَنَظِرَةٌ رَیْثَما تُنْتِجُ ثُمَّ احْتَلِبُوا مِلْأَ الْقَعْبِ دَماً عَبِیطاً وَ ذِعافاً مُبِیداً، هُنالِکَ یَخْسَرُ الْـمُبْطِلُونَ وَ یَعْرِفُ التّالُونَ غِبَّ ما اَسَّسَ الاَوَّلُونَ، ثُمَّ طِیبُوا عَنْ دُنْیاکُمْ اَنْفُساً وَاطْمَئِنُّوا لِـلْفِتْنَةِ جاشاً، وَاَبْشِرُوا بِسَیْفٍ صارِمٍ وَ سَطْوَةِ مَعْتَدٍ غاشِمٍ، وَ بِـهَرَجٍ شامِلٍ، وَ اسْتِبْدادٍ مِنَ الظّالِمِینَ، یَدَعُ فَیْئَکُمْ زَهِیداً، وَ جَمْعَکُمْ حَصِیداً، فَیا حَسْرَتا لَکُمْ، وَ اَنّی بِکُمْ وَ قَدْ عُمِّیَتْ عَلَیْکُمْ، اَنُلْزِمُکُمُوها وَ اَنْتُمْ لَها کارِهُونَ.

قال سوید بن غفلة: فأعادت النساء قولها علیها السلام علی رجالهن، فجاء الیها قوم من المهاجرین والانصار معتذرین، و قالوا: یا سیدة النساء لو کان أبوالحسن ذکر لنا هذا الامر قبل أن یبرم العهد و یحکم العقد لما عدلنا عنه الی غیره.

فقالت علیها السلام: اِلَیْکُمْ عَنّی، فَلا عُذْرَ بَعْدَ تَعْذِیرِکُمْ، وَ لا اَمْرَ بَعْدَ تَقْصِیرِکُمْ.

مجھے میری جان کی قسم! اس فتنہ کی بنیاد رکھ دی گئی ہے اور اس انتظار میں رہو کہ اس مرض کا فساد معاشرے میں پھیل جائے، تو اس وقت دودھ والی جگہوں سے تازہ خون اور ہلاک کرنے والی زہر نکالا کرو گے، یہی وہ جگہ ہے جب باطل کی راہ چلنے والے نقصان اٹھاتے ہیں، اور آنے والی نسلیں ان کے اعمال کے نقصانات دیکھیں گی، اس وقت آپ کی دنیا ہی آپ کی جان ہوگی اور فتنوں سے آپ کے دلوں کو آرام آئے گا، اور میں خبر دیتی ہوں کہ ہمیشہ تلواروں اور ظلم کرنے والے حملہ آوروں کی زد میں رہو گے اور عمومی طور پر بدنظمی اور طاقتوروں کے استبداد کا شکار رہو گے اور وہ لوگ بہت کم حقوق تمہیں دیں گے اور تلواروں کے زور پر تمہارے اتحاد کو پارہ پارہ کریں گے، اس وقت تم کف افسوس ملو گے کہ معاملات کہاں تک پہنچ چکے ہیں، آیا جس کام سے صرف نظر کر چکے ہو کیا میں اس کام پر تم کو آمادہ کر سکتی ہوں؟

سوید بن غفلہ کہتے ہیں: پس عورتوں نے یہ باتیں اپنے شوہروں کو بتائیں تو مہاجرین اور انصار میں سے بعض لوگ معذرت خواہی کیلئے آ کر کہتے تھے، اے سیدۃ النساء! اگر حضرت علیؑ ابوبکر کی بیعت کرنے سے پہلے ہمیں بتا دیتے تو ہم ان پر کسی اور کو ترجیح نہ دیتے۔

پھر حضرت زہراؑ نے فرمایا: مجھ سے دور رہو، ارتکاب گناہ اور اس سہل انگاری کے بعد بہانہ سازی کا تو کوئی مطلب نہیں بنتا۔

(دلائل الامامۃ: ص ۳۹)

(٣) خطبتها عليها السلام

لقوم غصبوا حق زوجها عليه السلام

روى أن بعد رحلة النبى صلى الله عليه وآله و غصب ولاية وصيه، احتزم عمر بازاره و جعل يطوف بالمدينة و ينادى: ان ابابكر قد بويع له، فهلمّوا الى البيعة، فينثال الناس فيبايعون، حتى اذا مضت أيام أقبل فى جمع كثير الى منزل على عليه السلام فطالبه بالخروج، فأبى، فدعا عمر بحطب و نار و قال: والذي نفس عمر بيده ليخرجن أو لاحرقنه على ما فيه ـ الى ان قال: ـ و خرجت فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله اليهم، فوقفت على الباب ثم قالت:

لاٰ عَهْدَ لي بِقَوْمٍ اَسْوَءَ مَحْضَرٍ مِنْكُمْ، تَرَكْتُمْ رَسُولَ اللّهِ جِنازَةً بَيْنَ اَيْدِينا، وَ قَطَعْتُمْ اَمْرَكُمْ فِيما بَيْنَكُمْ، فَلَمْ تُؤَمِّرُونا وَ لَمْ تَرَوْا لَنا حَقَّنا، كَأَنَّكُمْ لَمْ تَعْلَمُوا ما قالَ يَوْمَ غَديرِ خُمٍّ.

وَ اللّهِ لَقَدْ عَقَدَ لَهُ يَوْمَئِذٍ الْوَلاٰءَ، لِيَقْطَعَ مِنْكُمْ بِذٰلِكَ مِنْها الرَّجاءَ، وَ لٰكِنَّكُمْ قَطَعْتُمُ الْاَسْبابَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ نَبِيِّكُمْ، وَ اللّهُ حَسيبٌ بَيْنَنا وَ بَيْنَكُمْ فِى الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ.

(۳) خلافت غصب کرنے والوں کے بارے میں

روایت ہے پیغمبرؐ اسلام کی وفات کے بعد امیرؑ المومنین سے خلافت غصب کر لینے کے بعد عمر ہمیشہ تلوار اپنی کمر سے لگا کر مدینہ میں چکر لگاتا تھا کہ ابوبکر سے بیعت کرو، اس سے بیعت کرنے میں جلدی کرو، ہر طرف سے لوگ اس کی بیعت کرنے کیلئے آتے تھے، چند دن گزرنے کے بعد عمر کچھ لوگوں کے ہمراہ حضرت علیؑ کے دروازے پر آ کر کہتا ہے کہ علیؑ باہر آئیں۔ جب علیؑ باہر نہیں آئے تو عمر نے لکڑیاں اور آگ منگوا کر کہا اس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، یا گھر سے باہر آؤ یا تمام اہل خانہ کو آگ لگا دوں گا، اس کے بعد حضرت فاطمہؑ دروازے کے پاس آئیں اور کہا:

تمہاری طرح کی ملت میں نے نہیں دیکھی جو بے وفا اور معاملات میں بری ہو، رسولؐ خدا کا جنازہ ہمارے ہاتھوں میں چھوڑ کر اپنے قول و قرار اور وعدوں کو پھاڑ دیا ہے اور بھول گئے ہو ہمیں خلافت سے تو محروم کر ہی دیا گیا ہمارے لئے کسی قسم کے حق کے بھی قائل نہیں ہو گویا غدیر خم والے واقعہ سے آگاہی نہیں رکھتے۔

خدا کی قسم! اس دن پیغمبرؐ اسلام نے امیرؑ المومنین کی ولایت کو نہ فقط بتایا بلکہ لوگوں سے بیعت بھی لی تاکہ تم جیسے موقع پرست لوگوں کی امیدوں کو ختم کریں لیکن تم نے پیغمبرؐ اسلام سے تعلقات کے رشتوں کو پارہ پارہ کر دیا، تو جان لو کہ دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا۔

(امالی، ص ۵۰، بحار: ج ۲۸، ص ۲۰۵)

[illegible]

[illegible] خرجت فاطمة بنت رسول الله ﷺ [illegible]

[illegible]

فصل سوئم (حصہ اول)

ارشاداتِ جنابِ سیدہؑ

- ☆ اللہ کی توصیف میں
- ☆ قرآن کی صفت میں
- ☆ قرآن کی تعریف میں
- ☆ قرآن کا وصف بیان کرتے ہوئے
- ☆ اپنے والد گرامی کی تعریف میں
- ☆ اپنے والد گرامی کی توصیف میں
- ☆ اپنے والد بزرگوار اور شوہر نامدار کی فضیلت میں
- ☆ اپنے والد محترم اور شوہر کے اوصاف بیان کرتے ہوئے
- ☆ اپنے شوہر کی توصیف میں
- ☆ اپنی خلقت کے بیان میں
- ☆ اہل بیتؑ کی تعریف میں
- ☆ شیعہ کی تعریف میں
- ☆ شیعوں کی توصیف میں
- ☆ علمائے شیعہ کی فضیلت میں
- ☆ امت محمدیؐ کی محبت کے بارے میں
- ☆ امام حسینؑ کے قاتلوں کے بارے میں
- ☆ اپنے بیٹے کے قاتلوں کے بارے میں
- ☆ درود بھیجنے کے بارے میں
- ☆ اپنی پسندیدہ چیزوں کے بارے میں
- ☆ بعض سورتوں کی فضیلت کے بارے میں

(١) قولها عليها السلام

في وصف الله جل جلاله

إِبْتَدَعَ الْأَشْيَاءَ لاَ مِنْ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَهَا، وَ أَنْشَأَهَا بِلاَ احْتِذَاءِ أَمْثِلَةٍ اِمْتَثَلَهَا، كَوَّنَهَا بِقُدْرَتِهِ، وَ ذَرَأَهَا بِمَشِيَّتِهِ، مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ مِنْهُ إِلَى تَكْوِينِهَا، وَ لاَ فَائِدَةٍ لَهُ فِي تَصْوِيرِهَا، إِلاَّ تَثْبِيتاً لِحِكْمَتِهِ، وَ تَنْبِيهاً عَلَي طَاعَتِهِ، وَ إِظْهَاراً لِقُدْرَتِهِ، وَ تَعَبُّداً لِبَرِيَّتِهِ، وَ إِعْزَازاً لِدَعْوَتِهِ.

(٢) قولها عليها السلام

في وصف القرآن

بِهِ تُنَالُ حُجَجُ اللّٰهِ الْمُنَوَّرَةُ، وَ عَزَائِمُهُ الْمُفَسَّرَةُ، وَ مَحَارِمُهُ الْمُحَذَّرَةُ، وَ بَيِّنَاتُهُ الْجَالِيَةُ، وَ بَرَاهِينُهُ الْكَافِيَةُ، وَ فَضَائِلُهُ الْمَنْدُوبَةُ، وَ رُخَصُهُ الْمَوْهُوبَةُ، وَ شَرَائِعُهُ الْمَكْتُوبَةُ.

(۱) اللہ تعالیٰ کی توصیف کرتے ہوئے فرمایا

بغیر کسی مادے کے موجودات کو پیدا کیا، اور ان کو بغیر کسی مشابہت سے پیدا کیا، اپنی قدرت سے ان کو پیدا کیا اور اپنے ارادے سے ایجاد کیا، البتہ بغیر اس کے کہ ایجاد اور پیدا کرنے میں کسی کا محتاج ہو اور ان کی تصویریں بنانے میں اسے کوئی فائدہ نہیں ہے، مگر یہ کہ اس کی حکمت ثابت ہو جائے اور اس کی اطاعت کرنے پر آگاہی حاصل ہو جائے اور اپنی قدرت کے اظہار کیلئے اور اپنی عبودیت کی راہ کی شناخت کیلئے اور اپنی دعوت کو متبرک بنانے کے لئے۔

(شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید: ج۱۶،ص۳۱۰)

(۲) قرآن کی توصیف کرتے ہوئے فرمایا

قرآن کے ذریعے سے اللہ کی روشن دلیلوں کو پایا جاتا ہے اور بیان کردہ واجبات کو سمجھا جاتا ہے اور مزید یہ کہ ڈرائے گئے محرمات، براہین، واضح اور دلائل قاطعہ وساطعہ اور بھرپور فضائل اور بخشے گئے جائز امور اور لکھے گئے قوانین روشن ہوتے ہیں۔

(شرح نہج البلاغہ: ج۱۶،ص۳۱۰)

(٣) قولها عليها السلام

في وصف القرآن

اِسْتَخْلَفَ عَلَيْكُمْ كِتابَ اللهِ النّاطِقَ، وَالْقُرْآنَ الصّادِقَ، وَ النُّورَ السّاطِعَ، وَ الضِّياءَ اللاّمِعَ، بَيِّنَةً بَصائِرُهُ، مُنْكَشِفَةً سَرائِرُهُ، مُنْجَلِيَةً ظَواهِرُهُ، مُغْتَبَطَةً بِهِ اَشْياعُهُ، قائِداً اِلَى الرِّضْوانِ اَتْباعَهُ، مُؤَدٍّ اِلَى النَّجاةِ اسْتِماعُهُ.

(٤) قولها عليها السلام

في وصف القرآن

اُمُورُهُ ظاهِرَةٌ، وَ اَحْكامُهُ زاهِرَةٌ، وَ اَعْلامُهُ باهِرَةٌ، وَ زَواجِرُهُ لائِحَةٌ، وَ اَوامِرُهُ واضِحَةٌ.

(٥) قولها عليها السلام

في وصف أبيه صلى الله عليه وآله

اِبْتَعَثَهُ اللهُ اِتْماماً لِاَمْرِهِ، وَ عَزِيمَةً علي اِمْضاءِ حُكْمِهِ، وَ اِنْفاذاً لِمَقادِيرِ رَحْمَتِهِ.

(۳) قرآن کی توصیف کرتے ہوئے فرمایا

آپ کے پاس قرآن، کتابِ ناطق ہے اور وہ سچ بولنے والا ہے اور نمایاں نور والا ہے اور اس کے نور کی شعائیں ہر اس جگہ پر پڑتی ہیں کہ جس کی وجہ سے دلائل و براہین روشن اور اس کے راز آشکار ہیں اور اس کے ظواہر نمایاں ہیں، جس میں اس کی پیروی کرنے والے حیرت زدہ ہیں اور وہ پیروی کرنے والوں کی بہشت کی طرف رہنمائی کرنے والا ہے اور اس کی سماعت راہِ نجات ہے۔ یعنی قرآن کی تلاوت سننا باعث نجات ہے۔

(بلاغات النساء: ص۱۴)

(۴) قرآن کی توصیف میں فرمایا

قرآن کے امور ظاہر ہیں اور اس کے احکام نمایاں اور نورانی ہیں اور اس کی علامتیں روشن ہیں، اور اس کے محرکات واضح ہیں اور اس کے احکام روشن ہیں۔

(دلائل الامامۃ: ص۳۱، شرح نہج البلاغۃ: ج۱۶، ص۲۱۱)

(۵) اپنے والد گرامی کی توصیف میں فرمایا

اللہ تعالٰی نے پیغمبر اسلامؐ کو اپنے دین کی تکمیل کیلئے اور اپنے فرامین کو اختتام تک پہنچانے کیلئے اور اپنی رحمت بے کراں کو مرحلہ ثبوت تک پہنچانے کے لئے مبعوث کیا۔

(دلائل الامامۃ: ص۳۲، شرح نہج البلاغۃ: ج۱۶، ص۲۱۱)

(٦) قولها عليها السلام
في وصف أبيه صلى الله عليه وآله

بَلَّغَ الرِّسالَةَ صادِعاً بِالنِّذارَةِ، مائِلاً عَنْ مَدْرَجَةِ الْمُشْرِكِينَ، ضارِباً ثَبَجَهُمْ، آخِذاً بِأَكْظامِهِمْ، داعِياً إِلى سَبِيلِ رَبِّهِ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، يَجُفُّ الْأَصْنامَ، وَ يَنْكُثُ الْهامَ.

(٧) قولها عليها السلام
في فضل أبيه و بعله عليهما السلام

أَبَوا هٰذِهِ الْأُمَّةِ مُحَمَّدٌ وَ عَلِيٌّ، يُقِيمانِ أَوَدَهُمْ، وَ يُنْقِذانِهِمْ مِنَ الْعَذابِ الْأَلِيمِ إِنْ أَطاعُوهُما، وَ يُبِيحانِهِمُ النَّعِيمَ الدّائِمَ إِنْ وافَقُوهُما.

(٨) قولها عليها السلام
في فضل أبيه و بعله عليهما السلام

أَرْضِي أَبَوَيْ دِينِكِ، مُحَمَّداً وَ عَلِيّاً، بِسَخَطِ أَبَوَيْ نَسَبِكِ، وَ لا تَرْضَى أَبَوَيْ نَسَبِكِ بِسَخَطِ أَبَوَيْ دِينِكِ، فَإِنَّ

(۶) اپنے والد گرامی کی توصیف بیان کرتے ہوئے فرمایا

پیغمبرؐ اسلام نے اپنی رسالت کا آغاز ڈرانے سے کیا، مشرکین کے طریقے سے دوری اختیار کی، مشرکین کے سرداروں سے دشمنی اور جھگڑے سر لئے اور پھر انہیں حکمت اور پند ونصیحت کے انداز میں اپنے پروردگار کی طرف ہدایت کی، بتوں کو سرنگوں کیا اور طاقتوروں کی گردنیں جھکا دیں۔

(دلائل الامامۃ: ص ۳۲، شرح نہج البلاغہ: ج ۱۶، ص ۲۱۱)

(۷) اپنے والدؐ اور شوہرؑ نامدار کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا

محمدؐ وعلیؑ اس امت کے باپ ہیں اگر ان کی پیروی کرو گے تو مشکلات بر طرف اور دردناک عذاب سے نجات ملے گی اور اگر ان کا اتباع کرو گے تو ہمیشہ رہنے والی نعمتیں عطا ہوں گی۔

(بحار الانوار: ج ۲۳، ص ۲۹۵، تفسیر برہان: ج ۳، ص ۲۲۵)

(۸) اپنے والد محترمؐ اور شوہرؑ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا

ہمارے نسبی والدین کی ناراضگی کے باوجود اپنے دینی والدین محمدؐ وعلیؑ کو ہم سے راضی فرما اور محمدؐ وعلیؑ کی ناراضگی سے انہیں راضی نہ فرما کیونکہ اگر نسبی والدین ناراض ہو

اَبَوَیْ نَسَبِكِ اِنْ سَخَطَ اَرْضاهُما مُحَمَّدٌ وَ عَلِيٌّ عليهما السلام بِثَوابِ جُزْءٍ مِنْ اَلْفِ اَلْفِ جُزْءٍ مِنْ ساعَةٍ مِنْ طاعاتِهِما، وَ اِنَّ اَبَوَیْ دِينِكِ اِنْ سَخَطا لَمْ يَقْدِرْ اَبَوَیْ نَسَبِكِ اَنْ يُرْضِياهُما، لِاَنَّ ثَوابَ طاعاتِ اَهْلِ الدُّنْيا كُلِّهِمْ لا يَفِي بِسَخَطِهِما.

(٩) قولها عليها السلام

في فضل زوجها

اِنَّ السَّعِيدَ كُلَّ السَّعِيدِ حَقَّ السَّعِيدِ، مَنْ اَحَبَّ عَلِيّاً فِي حَياتِهِ وَ بَعْدَ مَوْتِهِ.

(١٠) قولها عليها السلام

في كيفية خلقتها

اِنَّ اللّهَ تَعالىٰ خَلَقَ نُورِی، وَكانَ يُسَبِّحُ اللّهَ جَلَّ جَلالُهُ، ثُمَّ اَوْدَعَهُ شَجَرَةً مِنْ شَجَرِ الْجَنَّةِ، فَاَضاءَتْ. فَلَمّا دَخَلَ اَبِي الْجَنَّةَ اَوْحَى اللّهُ تَعالىٰ اِلَيْهِ اِلْهاماً اَنْ اقْتَطِفَ الثَّمَرَةَ مِنْ تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَ اَدِرْها فِي لَهَواتِكَ، فَفَعَلَ، فَاَوْدَعَنِي اللّهُ سُبْحانَهُ صُلْبَ اَبِي، ثُمَّ اَوْدَعَنِي خَدِيجَةَ بِنْتَ

جائیں تو محمدؐ وعلیؑ ہزار، ہزار ثواب سے ایک جز ایک گھنٹہ کی اطاعت کے بدلے میں راضی کر دیتی ہے لیکن اگر تیرے دینی باپ ناراض ہو جائیں تو یہ نسبی باپ انہیں راضی کرنے کی حالت میں نہیں ہیں کیونکہ تمام دنیا کا اجر وثواب ان (محمدؐ وعلیؑ) کی ناراضگی کے برابر نہیں ہے۔

(بحارالانوار: ج ۲۳، ص ۲۶۱)

(۹) اپنے شوہرؑ کی فضیلت میں فرمایا

تحقیق حقیقی سعادت اور نیک بختی بلکہ تمام نیکیوں کا سرچشمہ یہ ہے کہ علی علیہ السلام کو زندگی اور ان کی شہادت کے بعد بھی دوست رکھتا ہو۔

(ینابیع المودۃ: ص ۲۱۳)

(۱۰) اپنی خلقت کے بارے میں

خداوند عالم نے میرا نور خلق کیا، اور میرا نور اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس بجالاتا تھا، پھر میرے نور کو بہشتی درختوں میں سے ایک درخت میں ودیعت کیا اور وہ درخت اس نور کی وجہ سے روشن ہوا، جب میرے والد گرامی جنت میں داخل ہوئے تو خداوند عالم نے انہیں الہام کیا کہ اس درخت سے پھل توڑ کر کھائیں اور میرے والد گرامی نے یہ کام انجام دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو میرے باپ کے صلب میں ودیعت رکھا۔ پھر اسے میری والدہ خدیجہ بنت خویلد کے رحم میں منتقل کیا، یہاں تک کہ میں دنیا میں

خُوَيْلَدَ، فَوَضَعَتْنِي، وَ اَنا مِنْ ذٰلِكَ النُّورِ، اَعْلَمُ ماكانَ وَ ما يَكُونُ وَ ما لَمْ يَكُنْ.

(١١) قولها عليها السلام

في التعريف بأهل البيت

نَحْنُ وَسِيلَتُهُ في خَلْقِهِ، وَ نَحْنُ خاصَّتُهُ، وَ مَحَلُّ قُدْسِهِ، وَ نَحْنُ حُجَّتُهُ في غَيْبِهِ، وَ نَحْنُ وَرَثَةُ اَنْبِيائِهِ.

(١٢) قولها عليها السلام

في وصف الشيعة

اِنْ كُنْتِ تَعْمَلُ بِما اَمَرْناكِ، وَ تَنْتَهِي عَمّا زَجَرْناكِ عَنْهُ، فَاَنْتِ مِنْ شيعَتِنا، وَ اِلاّ فَلا.

(١٣) قولها عليها السلام

في وصف الشيعة

اِنَّ شيعَتَنا مِنْ خِيارِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، كُلُّ مُحِبّينا وَ مَوالِي اَوْلِيائِنا وَ مُعادِى اَعْدائِنا وَالْمُسَلِّمِ بِقَلْبِهِ وَ لِسانِهِ لَنا، لَيْسُوا

آئی۔ میں اسی نور سے ہوں جو کچھ ہو چکا ہے اور آئندہ جو ہوگا، جانتی ہوں۔

(بحار الانوار: ج ۴۳، ص ۸، عوالم العلوم: ج ۱۱، ص ۱۳)

(۱۱) اہل بیتؑ کی تعریف میں فرمایا

ہم اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوقات کے درمیان واسطہ اور وسیلہ ہیں۔ اس کے خاص بندے، اس کی تسبیح کرنے والے، اس کی حجتیں اور اس کے پیغمبروں کے وارث ہیں۔

(شرح نہج البلاغہ، ابی الحدید ج: ۱۶، ص ۲۱۱)

(۱۲) شیعہ کی توصیف میں فرمایا

اگر ہمارے فرامین کے مطابق عمل کریں اور ہمارے منع کردہ افعال سے رکیں، تب تو ہمارے شیعہ ہیں ورنہ ہمارے شیعوں میں شمار نہیں ہو سکتے۔

(بحار الانوار: ج ۶۸، ص ۱۵۴، تفسیر برہان: ج ۴، ص ۲۱)

(۱۳) شیعہ کی توصیف میں فرمایا

بیشک ہمارے شیعہ اہل بہشت کے بہترین لوگوں سے ہیں۔ ہمارے محب اور ہمارے محبوں کے محب بھی (شیعہ شمار ہوتے ہیں) اور ہمارے دشمنوں کے دشمن اور ہمیں دل و

مِنْ شيعَتِنا إِذا خالَفُوا اَوامِرَنا وَ نَواهِينا فِي سائِرِ الْمُوبِقاتِ، وَ هُمْ مَعَ ذٰلِكَ فِي الْجَنَّةِ، وَ لٰكِنْ بَعْدَ ما يَطَّهَّرُونَ مِنْ ذُنُوبِهِمْ بِالْبَلايا وَ الرَّزايا، اَوْ فِي عَرَصاتِ الْقِيامَةِ بِاَنْواعِ شَدائِدِها، اَوْ فِي الطَّبَقِ الْاَعْلَى مِنْ جَهَنَّمَ بِعَذابِها، اِلى اَنْ نَسْتَنْقِذَهُمْ بِحُبِّنا مِنْها، وَ نَنْقُلَهُمْ اِلى حَضْرَتِنا.

(١٤) قولها عليها السلام

فى فضل علماء الشيعة

حضرت امرأة عند الصديقة فاطمة الزهراء عليها السلام فقالت: ان لى والدة ضعيفة و قد لبس عليها في امر صلاتها شيء، و قد بعثتنى اليك اسالك، فاجابتها فاطمة عليها السلام عن ذلك، ثم ثنّت فاجابت، ثم ثلّثت فاجابت، الى ان عشّرت فاجابت، ثم خجلت من الكثرة، فقالت: لااشق عليك يابنت رسول الله، قالت فاطمة عليها السلام: هاتى و سلى عمّا بدا لك ـ الى ان قالت: ـ

سمعت ابى رسول الله صلى الله عليه وآله يقول: ان علماء شيعتنا يحشرون، فيخلع عليهم من خلع الكرامات على قدر كثرة علومهم و جدّهم في ارشاد عباد الله، حتى يخلع على الواحد منهم الف الف خلعة من نور ـ الى ان قالت:

جان اور زبان سے چاہتے ہیں لیکن وہ ہمارے شیعوں میں شمار نہیں ہوتے۔ پر جو ہمارے فرامین کی مخالفت کرتے ہیں اور ہمارے نواہی سے نہیں بچتے، ایسے لوگ اگر جنت میں ہیں، تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تمام تر مشکلات و تکالیف دیکھنے کے بعد پاک ہو کر آئے ہیں، یا قیامت کے مختلف مراحل میں، درد، یا جہنم کے پہلے طبقہ میں عذاب الٰہی میں مبتلا رہے ہوں گے لیکن وہ ہماری محبت کے سبب نجات پا کر ہم تک پہنچ جائیں گے۔

(بحار الانوار: ج ۶۸، ص ۱۵۴، تفسیر برہان: ج ۳، ص ۳۱)

(۱۴) علمائے شیعہ کی فضیلت میں فرمایا

ایک عورت صدیقہ طاہرہ، فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری ضعیفہ ماں کو نماز کے متعلق کچھ سوالات کے جوابات درکار ہیں، انہوں نے مجھے آپؑ کے پاس بھیجا ہے تا کہ آپؑ سے سوالات کروں۔ پھر جنابِ سیدہؑ نے اس کے سوال کا جواب دیا، پھر دوبارہ سوال کیا، اور جواب دیا، پھر تیسری مرتبہ سوال کیا، پھر جواب دیا یہاں تک کہ دس مرتبہ سوال کیا اور ہر مرتبہ جواب دیا۔ وہ عورت کثرت سوال کیوجہ سے شرمندہ ہوئی اور بولی: اے رسولؐ خدا کی بیٹی! مشکل میں مبتلا ہوگئی ہوں، حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: اپنے سوالات بیان کرو، پھر فرمایا:

میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ جو فرما رہے تھے، جب علمائے شیعہ قیامت کے دن میں محشور ہوں گے، تو علوم کی کثرت اور بندگانِ خدا کیلئے وعظ و ارشاد میں ان کی سنجیدگی کے پیش نظر انہیں کرامت کی خلعت پہنائی جائے گی بلکہ بعض علماء پر ہزاروں خلعتیں نور سے ڈالی جائیں گی، پھر فرمایا:

يا اَمَةَ اللهِ اِنَّ سِلْكاً مِنْ تِلْكَ الْخُلَعِ لَاَفْضَلُ مِمّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةً وَ ما فَضُلَ فَاِنَّهُ مَشُوبٌ بِالتَّنْغِيصِ وَ الْكَدِرِ.

(١٥) قولها عليها السلام

في محبتها لامة ابيها

روى انها لَما سمعت بان اباها زوّجها و جعل الدراهم مهراً لها سألت اباها أن يجعل مهرها الشفاعة في عصاة امته، نزل جبرئيل و معه بطاقة من حرير مكتوب فيها: جعل الله مهر فاطمة الزهراء شفاعة المذنبين من امة ابيها. فلّما احتضرت اوصت بان توضع تلك البطاقة صدرها تحت الكفن فوضعت و قالت:

اِذا حُشِرْتُ يَوْمَ الْقِيامَةِ رَفَعْتُ تِلْكَ الْبِطاقَةَ بِيَدَيَّ و شَفَّعْتُ فِي عُصاةِ اُمَّةِ اَبِي.

(١٦) قولها عليها السلام

في قاتل ولدها الحسين عليه السلام

قاتِلُ الْحُسَيْنِ فِى النّارِ.

اے کنیز خدا اور ان کے خلقتوں کا ایک دھاگہ ان تمام چیزوں سے افضل ہے جس پر سورج کی روشنی جاتی ہے۔ یہ فضیلت اس لئے دی گئی ہے کہ انہیں زندگی میں آسودگی میسر نہیں آئی۔

(بحارالانوار: ج۲، ص۳، عوالم العلوم: ج۱۱، ص۶۲۲)

(۱۵) امتِ محمدؐی کی محبت کے بارے میں فرمایا

روایت ہے کہ جب حضرت زہراؑ نے سنا کہ ان کے باپ نے ان کا عقد کر دیا ہے اور حق مہر کچھ (پیسے) قرار دیئے ہیں، اپنے باپ سے چاہا کہ اس کے لئے مہر، اپنی امت کے گناہگاروں کی شفاعت قرار دیں۔ اتنے میں جبرئیل ہاتھ میں ایک کپڑا اٹھائے ہوئے آئے جس پر لکھا تھا کہ خداوند کریم نے فاطمہؑ کا حق مہر اس کے باپ کی امت کے گناہگاروں کی شفاعت قرار دیا ہے پھر جب جناب سیدہؑ کی وفات کا وقت نزدیک آیا تو وصیت کی کہ وہ کپڑا میرے کفن میں، میرے سینہ پر رکھیں، پھر یوں فرمایا: جب قیامت کے دن میں محشور ہوں گی تو اس کپڑے کو بلند کر کے اپنے والد کی امت کے گناہگاروں کی شفاعت کروں گی۔

(وسیلۃ النجاۃ: ص ۲۱۷)

(۱۶) امام حسینؑ کے قاتلوں کے بارے میں فرمایا

امام حسین علیہ السلام کے قاتل جہنمی ہیں۔

(مدینۃ المعاجز: ج۲، ص۲۶۲)

(١٧) قولها عليها السلام

فيمن قتل ولدها عليه السلام

خَابَتْ أُمَّةٌ قَتَلَتْ اِبْنَ بِنْتِ نَبِيِّهَا.

(١٨) قولها عليها السلام

في فضل التسليم عليهم

عن يزيد بن عبدالملك النوفلي، عن ابيه؛ عن جده قال: دخلت على فاطمة بنت رسول الله عليها السلام فبدأتني بالسلام، قال: و قالت: قال ابي، و هو ذا حي: من سلّم علي وعليك ثلاثة ايام فله الجنة، قلت له: ذا في حياته و حياتك او بعد موته و موتك؟ قالت:

فِي حَيَاتِنَا وَ بَعْدَ وَفَاتِنَا.

(١٩) قولها عليها السلام

فيما يحبّها

حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلَاثٌ: تِلَاوَةُ كِتَابِ اللّٰهِ، وَالنَّظَرُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ، وَ الْاِنْفَاقُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

(۱۷) اپنے بیٹے کے قاتلوں کے بارے میں فرمایا

وہ امت زیاں کار ہے جس نے اپنے نبیؐ کی بیٹی کے فرزند کو قتل کیا۔ حسینؑ کے قاتل جہنمی ہیں۔

(مدینۃ المعاجز: ج ۴، ص ۲۵۹)

(۱۸) اہل بیتؑ پر درود بھیجنے کے بارے میں فرمایا

یزید بن عبدالمالک نوفلی اپنے باپ سے اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؑ نے سلام سے ابتدا کی، پھر فرمایا: میرے باپ اپنی زندگی میں فرمارہے تھے کہ جو بھی مجھ پر اور آپ پر تین دن سلام بھیجے وہ جنت میں داخل ہوگا، میں نے عرض کیا، اے بنت رسولؐ اللہ کیا یہ بات آپ کی اور آپ کے والد کی زندگی سے مربوط ہے یا بعد از وفات بھی تعلق رکھتی ہے تو آپ نے فرمایا:

ہماری زندگی اور موت کے بعد بھی۔

(مناقب آل ابی طالب: ج ۳، ص ۳۶۵)

(۱۹) اپنی پسندیدہ چیزوں کے متعلق فرمایا

تمہاری دنیا سے تین چیزیں مجھے پسند ہیں: کتاب خدا کی تلاوت کرنا، پیغمبرؐ اسلام کے چہرے کی زیارت کرنا، راہ حق میں خرچ کرنا۔

(نہج الحیاۃ: ص ۲۷۱)

(٢٠) قولها عليها السلام

في فضائل بعض السور

قَارِىءُ «الْحَدِيدِ» وَ «إِذَا وَقَعَتْ» وَ «سُورَةِ الرَّحْمٰنِ» يُدْعىٰ فِي مَلَكُوتِ السَّمٰاوٰاتِ: سٰاكِنُ الْفِرْدَوْسِ.

(۲۰) بعض سورتوں کی فضیلت میں فرمایا

سورہ حدید، سورہ واقعہ اور سورہ رحمٰن کی تلاوت کرنے والے کو آسمانوں کے ملکوت سے ندادی جائے گی کہ تو جنت الفردوس کا مکین ہے۔

(عوالم العلوم: ج ۱۱ص ۶۲۶)

maablib.org

maablib.org

فصل سوم (حصہ دوئم)

منتخب اقوال

- ☆ غذا کھانے کے بارے میں۔
- ☆ عذاب جہنم کی شدت میں۔
- ☆ مردہ کیلئے دعا کی ترغیب دلاتے ہوئے۔
- ☆ قرآن پاک کی تلاوت، اور نسب دفن میں دعا کی ترغیب دلاتے ہوئے
- ☆ شب قدر کی فضیلت میں۔
- ☆ مہمان کی عزت کرنے کے متعلق۔
- ☆ ہمسایہ کو خود پر مقدم کرتے ہوئے۔
- ☆ ماں کی فضیلت میں۔
- ☆ میاں، بیوی کے فرائض کی حدود کے تعین میں۔
- ☆ اچھے لوگوں کی صفات میں۔
- ☆ اچھی خواتین کی توصیف کرتے ہوئے۔
- ☆ عورت کیلئے بہترین چیز بیان کرتے ہوئے۔
- ☆ حجاب کی اہمیت میں۔
- ☆ روزہ دار کی مسؤلیت میں۔
- ☆ عورت کی اپنے پروردگار سے قربت کی حالت میں۔
- ☆ قبولت دعا کیلئے وقت کے تعین میں۔
- ☆ عمل خالص کے تعین میں۔
- ☆ مؤمنین کی کامیابی پر فرشتوں کا خوشیاں منانا۔
- ☆ مؤمن کی توصیف کرتے ہوئے۔
- ☆ خوش مزاجی کی فضیلت میں۔
- ☆ روزہ دار کی مسؤلیت میں۔

(٢١) قولها عليها السلام

في خصال المائدة

فِي الْمٰائِدَةِ اِثْنَتٰا عَشَرَةَ خَصْلَةً، يَجِبُ عَلىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَعْرِفَهٰا، اَرْبَعٌ فيهٰا فَرْضٌ وَ اَرْبَعٌ فيهٰا سُنَّةٌ، وَ اَرْبَعٌ فيهٰا تَأْديبٌ.

فَاَمّا الْفَرْضُ: فَالْمَعْرِفَةُ وَ الرِّضٰا وَ التَّسْمِيَةُ وَ الشُّكْرُ.

وَ اَمَّاالسُّنَّةُ: فَالْوُضُوءُ قَبْلَ الطَّعٰامِ وَ الْجُلُوسُ عَلَى الْجٰانِبِ الْاَيْسَرِ، وَ الْاَكْلُ بِثَلاٰثِ اَصٰابِعَ.

وَ اَمَّا التَّأْديبُ: فَالْاَكْلُ بِمٰا يَليكَ وَ تَصْغيرُ اللُّقْمَةِ وَ الْمَضْغُ الشَّديدُ، وَ قِلَّةُ النَّظَرِ في وُجُوهِ النّٰاسِ.

(٢٢) قولها عليها السلام

في شدة عذاب النار

اَلْوَيْلُ ثُمَّ الْوَيْلُ لِمَنْ دَخَلَ النّٰارَ.

(۲۱) کھانے کے آداب میں آپؐ کا فرمان

کھانا کھانے میں بارہ آداب ہیں، جنہیں جاننا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ ان میں سے چار آداب واجب ہیں، چار مستحب اور چار آدابِ خوراک ہیں۔

واجب آداب: معرفت، خوشنودی، بسم اللہ پڑھنا اور اس پر شکر کرنا۔

مستحب آداب: کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا، بائیں طرف ہو کر بیٹھنا، تین انگلیوں سے کھانا۔

آدابِ خوراک: اپنے سامنے والے برتن سے غذا کھانا، چھوٹے چھوٹے لقمے لینا، زیادہ دیر لقموں کو چبانا اور لوگوں کے چہروں کی طرف کم نگاہ کرنا۔ (مجالس اللباب: ج ۳، ص ۱۴۴)

(۲۲) عذابِ جہنم کی شدت کے بارے میں فرمایا

اس پر بہت افسوس ہے جو جہنم کی آگ میں داخل ہوگا۔ (بحار الانوار: ج ۴۳، ص ۸۷)

(٢٣) قولها عليها السلام

في التحريض للدعاء للميت

عن علي عليه السلام: مروا اهاليكم بالقول الحسن عند موتاكم، فان فاطمة عليها السلام لمّا قبض ابوها صلى الله عليه وآله اسعدتها بنات هاشم، فقالت:

أُتْرُكْنَ التَّعْدادَ وَ عَلَيْكُنَّ بِالدُّعاءِ.

(٢٤) قولها عليها السلام

في الحثّ على قراءة القرآن والدعاء في ليلة الدفن

روى انها عليها السلام لما احتضرت اوصت عليا عليه السلام فقالت: اذا انا متّ فتولّ انت غسلي ـ الى ان قالت: ـ و اجلس عند رأسي قبالة وجهي

فَاَكْثِرْ مِنْ تِلاوَةِ الْقُرْانِ وَ الدُّعاءِ، فَاِنَّها ساعَةٌ يَحْتاجُ الْمَيِّتُ فيها اِلى اُنْسِ الْاَحْياءِ.

(٢٥) قولها عليها السلام

في فضل ليلة القدر

روى انها عليها السلام لاتدع احداً من اهلها ينام تلك الليلة (ليلة

(۲۳) میت کیلئے دعا کی ترغیب دلاتے ہوئے

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمارہے تھے، اپنے خاندانوں کو حکم دو کہ اپنے مردوں کے متعلق اچھی باتیں کہیں کیونکہ وفات کے وقت پیغمبر اکرم خاندانِ بنی ہاشم کی بیٹیاں حضرت فاطمہؑ کی مدد کر رہی تھیں تو جناب زہراؑ نے فرمایا:

فضائل اور افتخارات چھوڑیں بلکہ دعا فرمائیں۔ (کافی: ج ۳، ص ۲۱۸)

(۲۴) قرآن پاک کی تلاوت اور دفن کی رات میں دعا کرنے کے متعلق

روایت ہے کہ جناب سیدہؑ وقت احتضار میں، حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرماتی ہیں، جب دنیا سے چلی جاؤں تو میرے غسل کی ذمہ داری خود لینا، پھر فرمایا، میرے چہرے کی طرف منہ کر کے میرے سرہانے بیٹھ کر، زیادہ دیر قرآن پڑھنا اور دعا کرنا کیونکہ:

اس گھڑی میں مردہ زندوں کی محبت کا زیادہ محتاج ہوتا ہے۔ (بحارالانوار: ج ۸۲، ص ۲۷)

(۲۵) لیلۃ القدر کی فضیلت میں

روایت میں ہے کہ حضرت زہراؑ اپنے اہل خانہ کو شب قدر میں سونے نہیں دیتی تھیں،

القدر)، وتداويهم بقلة الطعام و تتأهّب لها من النهار، و تقول:

مَحْرُومٌ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهٰا.

(٢٦) قولها عليها السلام

في ايثار الضيف

روى ان رجلاً جاء الى النبى صلى الله عليه وآله ، فشكا اليه الجوع، فقال رسول الله: من لهذا الرجل الليلة؟ فقال على عليه السلام: انا له يا رسول الله، فاتى فاطمة عليها السلام فقال لها: ما عندك يا ابنة رسول الله؟ فقالت:

مٰا عِنْدَنٰا اِلاّٰ قُوتُ الصَّبِيَّةِ، لٰكِنّٰا نُؤْثِرُ بِهِ ضَيْفَنٰا.

(٢٧) قولها عليها السلام

في تقديمها الجار على نفسها

عن الحسن عليه السلام: رأيت امى فاطمة عليها السلام قامت في محرابها ليلة جمعتها، فلم تزل راكعة ساجدة، حتّى اتّضح عمود الصبح، و سمعتها تدعو للمؤمنين و المؤمنات و تسمّيهم و تكثر الدعاء لهم، و لا تدعو لنفسها بشىء، فقلت لها: يا امّاه، لم لا تدعين لنفسك كما تدعين لغيرك؟ قالت:

يا بُنَيَّ! اَلْجارُ ثُمَّ الدّٰارُ.

تھوڑی غذا فراہم کر کے ان کو بیدار رکھتی تھیں، لہٰذا شب بیداری کیلئے دن ہی سے تمام معاملات طے کر لیتی تھیں اور فرماتی تھیں:

محروم اور نقصان اٹھانے والا ہے وہ انسان جو شب قدر سے محروم رہا۔ (بحارالانوار: ج ۹۸، ص ۱۰)

(۲۶) مہمان کے احترام میں فرمایا

روایت ہے کہ ایک آدمی پیغمبر اسلامؐ کی خدمت میں پہنچا، اور بھوک اور تنگدستی کے متعلق شکایت کی، تو رسولؐ خدا نے فرمایا: آج رات کون اس آدمی کو کھانا کھلائے گا، امیر المومنین علیؑ نے کہا: اے رسولؐ خدا یہ سعادت میں لینا چاہتا ہوں، پھر امیر المومنین علیؑ حضرت فاطمہؑ کے پاس آئے اور کہا: اے رسولؐ خدا کی بیٹی! کھانے کیلئے کوئی چیز ہے؟ تو انہوں نے جوابا کہا: ہمارے پاس بچوں کی غذا کے علاوہ کچھ بھی باقی نہیں بچا ہے، لیکن ہم اپنے مہمانوں کو اپنے سے مقدم رکھتے ہیں۔

(امالی الطوسی: ج ۱، ص ۱۸۸، البرہان: ج ۴، ص ۳۱۷)

(۲۷) ہمسائے کو خود پر مقدم رکھنا

امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ میری ماں حضرت فاطمہؑ شب جمعہ کو مسلسل عبادت میں مشغول اور رکوع و سجود بجالا رہی تھیں، یہاں تک طلوع فجر ہوگئی اور میں نے سنا کہ مردوں اور عورتوں کے نام لے لے کر بہت زیادہ ان کے لئے دعا مانگ رہی تھیں لیکن اپنے لئے کوئی دعا نہیں مانگی۔ میں نے عرض کیا: امی جان! جس طرح دوسرے لوگوں کیلئے دعا فرما رہی ہیں، اپنے لئے کیوں نہیں کرتیں، تو فرمایا:

میرے فرزند! پہلے ہمسایہ، پھر اپنا خاندان۔ (بحارالانوار: ج ۴۳، ص ۸۲، ۸۹)

(٢٨) قولها عليها السلام

في فضل مقام الامّ

اَلْزِمْ رِجْلَهٰا فَاِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ اَقْدٰامِهٰا.

(٢٩) قولها عليها السلام

في تحديد خدمة الزوجين

تقاضي عليّ و فاطمة عليها السلام الي رسول الله صلى الله عليه وآله في الخدمة، فقضى على فاطمة بخدمة ما دون الباب، وقضى على عليّ ما خلفه، فقالت فاطمة عليها السلام:

فَلاٰ يَعْلَمُ مٰا دٰاخَلَني مِنَ السُّرُورِ اِلاّٰ اللّٰهُ بِاِكْفٰائي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ تَحَمُّلَ رِقٰابِ الرِّجٰالِ.

(٣٠) قولها عليها السلام

فى توصيف خير الرجال

خِيٰارُكُمْ اَلْيَنُكُمْ مَنٰاكِبُهُ وَ اَكْرَمُهُمْ لِنِسٰائِهِمْ.

(۲۸) ماں کی فضیلت میں

ہمیشہ اپنی ماں کی خدمت میں رہو کیونکہ بہشت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

(کنز العمال: ج۱۶،ص۴۲۶، حدیث:۴۵۴۴۳)

(۲۹) میاں بیوی کے وظائف کے تعین میں فرمایا

امیر المومنین علی علیہ السلام اور حضرت زہراؑ اپنے گھریلو معاملات میں اپنے اپنے وظائف کے تعین میں پیغمبرؐ اسلام سے تقاضا کرتے ہیں۔ پیغمبرؐ اسلام گھر کے اندرونی معاملات اور کاموں کو جناب سیدہؑ کے سپرد کرتے ہیں اور گھر کے باہر کے کام امیر المومنینؑ کے سپرد کرتے ہیں، حضرت فاطمہؑ فرماتی ہیں:

میری خوش حالی اور مسرت سے سوائے ذات خدا کے کوئی واقف نہیں کہ پیغمبرؐ اسلام نے مردوں کے معاملات سے مجھے معاف رکھا۔ (قرب الاسناد: ص۵۲)

(۳۰) بہترین مردوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا

تم میں سے بہتر وہ ہے جس کا اخلاق بہتر ہو اور اپنی بیوی سے مہربانی وشفقت سے پیش آئے۔ (دلائل الامامۃ: ج۸، حدیث:۱۰)

(۳۱) قولها عليها السلام

في وصف خير النساء

روى أنّ أميرالمؤمنين عليه السلام سألها: ما خير النساء؟ قالت:

أَنْ لاٰ يَرَيْنَ الرِّجٰالَ وَ لاٰ يَرُونَهُنَّ.

و في رواية:

لاٰ يَرٰاهُنَّ الرِّجٰالُ.

(۳۲) قولها عليها السلام

في ما هو خير للمرأة

روى أن النبي صلى الله عليه وآله قال لها:اى شئ خير للمرأة؟ قالت:

أَنْ لاٰ تَرىٰ رَجُلاً، وَ لاٰ يَرٰاهٰا رَجُلٌ.

و في رواية:

أَنْ لاٰ تَرىٰ الرِّجٰالَ وَ لاٰ يَرُوهٰا.

(۳۱) بہترین عورتوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا

روایت میں ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام حضرت فاطمہؑ سے سوال کرتے ہیں کہ اچھی عورتیں کون سی ہوتی ہیں؟ تو فرمایا:

جو غیر مردوں کو نہ دیکھیں اور نامحرم مردوں کی نگاہیں ان پر نہ پڑیں۔

دوسری روایت میں یوں ہے:

لوگ انہیں نہ دیکھیں۔ (عدد القویہ۔ ص ۲۲۵)

(۳۲) عورتوں کیلئے بہترین چیز کے متعلق فرمایا

روایت ہے کہ پیغمبرؐ اسلام نے پوچھا، عورتوں کیلئے بہترین چیز کیا ہے، تو فرمایا کہ عورت نامحرم کو نہ دیکھے اور نامحرم اس کو نہ دیکھے۔

ایک اور روایت میں یوں ہے:

وہ کسی نامحرم کو نہ دیکھے اور نہ ہی کوئی نامحرم اسے دیکھے۔ (مناقب آل ابی طالب۔ ج ۳، ص ۱۱۹)

(٣٣) قولها عليها السلام

في اهمية الحجاب

عن علي عليه السلام : استأذن أعمى على فاطمة عليها السلام فحجبته، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله: لم حجبتيه و هو لايراك؟ فقالت:

اِنْ لَمْ يَكُنْ يَرانِي فَاِنّي اَراهُ، وَ هُوَ يَشُمُّ الرِّيحَ.

(٣٤) قولها عليها السلام

في أدنى ما تكون المرأة من ربّها

سأل رسول الله صلى الله عليه وآله عن المرأة متى تكون أدنى من ربّـها؟

قالت:

اَدْنيٰ ما تَكُونُ مِنْ رَبِّها اَنْ تَلْزَمَ قَعْرَ بَيْتِها.

(٣٥) قولها عليها السلام

في تعيين ساعة الاجابة

كانت عليها السلام تقول لغلامها:

اِصْعَدْ عَلَي السَّطْحِ، فَاِنْ رَأَيْتَ عَيْنَ الشَّمْسِ قَدْ تَدَلّٰى لِلْغُرُوبِ فَاَعْلِمْني حَتّىٰ اَدْعُو.

(۳۳) پردے کی اہمیت کے متعلق فرمایا

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص نے حضرت زہراؑ سے اندر آنے کی اجازت چاہی، تو جناب سیدہ نے پردہ کیا، پیغمبرؐ اسلام نے فرمایا، آپ پردہ کیوں کر رہی ہیں جبکہ وہ آپ کو نہیں دیکھ سکتا تو حضرت فاطمہؑ نے فرمایا:

اگر وہ مجھے نہیں دیکھ رہا، میں تو اس کو دیکھ رہی ہوں، اور وہ خوشبو سونگھ سکتا ہے۔

(عدد القویہ: ص۲۲۴، نوادر راوندی: ص۱۴)

(۳۴) پروردگار کے قریب تر عورت کی حالت کے بارے میں فرمایا

پیغمبرؐ اسلام نے سوال کیا، عورت کے لئے اپنے پروردگار سے قریب ترین کون سا وقت ہے؟ تو فرمایا:

اپنے پروردگار کے نزدیک عورت کا وہ وقت ہے جب وہ اپنے گھر میں بیٹھی ہوتی ہے۔

(بحار الانوار: ج ۴۳، ص۹۲، عدد القویہ: ص۲۲۴)

(۳۵) قبولیتِ دعا کا وقت

حضرت فاطمہؑ جمعہ کے دن اپنی کنیز کو فرماتی ہیں: بلندی پر کھڑی ہو جاؤ اور جیسے ہی سورج غروب ہونے لگے، مجھے اطلاع دینا تا کہ دعا مانگوں۔ (معانی الاخبار: ص۱۱۳)

(٣٦) قولها عليها السلام

في فضل العمل الخالص

مَنْ اَصْعَدَ اِلَى اللّٰهِ خٰالِصَ عِبٰادَتِهِ، اَهْبَطَ اللّٰـهُ اِلَـيْهِ اَفْضَلَ مَصْلَحَتِهِ.

(٣٧) قولها عليها السلام

لمن غلب على عدوه

اختصم اليها امرأتان فتنازعتا في شيء من امر الدين: احداهما معاندة و الاخرى مؤمنة، ففتحت على المؤمنة حجّتها فاستظهرت على المعاندة، ففرحت فرحاً شديداً، فقالت عليها السلام:

اِنَّ فَرَحَ الْمَلاٰئِكَةِ بِاسْتِظْهٰارِكِ عَلَيْهٰا اَشَدُّ مِنْ فَرَحَكِ، وَ اِنَّ حُزْنَ الشَّيْطٰانِ وَمَرَدَتِهِ بِحُزْنِهٰا عَنْكِ اَشَدُّ مِنْ حُزْنِهٰا.

(٣٨) قولها عليها السلام

في وصف المؤمن

اَلْمُؤْمِنُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰهِ تَعٰالي.

(۳۶) عملِ خالص کی فضیلت میں

جو بھی خلوصِ دل سے اعمالِ صالح بارگاہِ ایزدی میں بھیجے گا تو خدا بھی اس کے مق..ں بہترین مصلحت لکھے گا۔ (بحار الانوار: ج ۷۰، ص ۲۴۹، عدۃ الداعی: ص ۲۱۸)

(۳۷) مؤمنین کی کامیابی پر فرشتوں کا اظہارِ مسرت

دو عورتیں مسائل دینی میں کسی مسئلہ پر آپس میں بحث کر رہی تھیں، جن میں ایک دشمن تھی اور دوسری مؤمنہ تھی، مؤمنہ عورت کی دلیل غالب ہوتی تو وہ بہت زیادہ خوش ہوتی۔ تو حضرت زہراؑ نے ارشاد فرمایا:

فرشتوں کی خوشی تمہاری خوشی سے کہیں زیادہ ہے اور شیطان اور اس کے حواری تمہارے دشمنوں سے زیادہ پریشان ہیں۔ (عوالم العلوم: ج ۱۱، ص ۶۲۷)

(۳۸) مؤمن کی توصیف کرتے ہوئے فرمایا

مؤمن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ (مستدرک الوسائل: ج ۲، ص ۳۷۵)

(٣٩) قولها عليها السلام

في فضيلة حسن الوجه

اَلْبُشْرُ فِي وَجْهِ الْمُؤْمِنِ يُوجِبُ لِصاحِبِهِ الْجَنَّةَ، الْبُشْرُ فِي وَجْهِ الْمُعادِى يَقِي صاحِبَهُ عَذابَ النَّارِ.

(٤٠) قولها عليها السلام

في ادب الصائم

ما يَصْنَعُ الصَّائِمُ بِصِيامِهِ، اِذا لَمْ يَصُنْ لِسانَهُ وَ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ وَ جَوارِحَهُ.

(۳۹) اچھے انداز میں پیش آنے کے متعلق فرمایا

مومن کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ اس کو جنت کی طرف لے جائے گی اور دشمن کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ اسے عذابِ دوزخ کا نظارہ دکھاتی ہے۔ (بحارالانوار: ج ۴۳، ص ۸)

(۴۰) روزہ دار کے وظائف میں

روزہ دار کے روزے کا کیا فائدہ جبکہ وہ اپنی زبان، کان، آنکھ اور اعضاء کی حفاظت نہ کرے۔ (دعائم الاسلام: ج ۱، ص ۲۷۴)

maablib.org

[illegible] (٥٦)

(٣٩) [illegible]

[illegible]

[illegible]

في وجه [illegible]

[illegible] (٣٦)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

maablib.org

فصل چہارم

جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کی خدمت میں استغاثے

- ☆ دعا اور نماز کے ذریعہ استغاثہ
- ☆ دعا اور نماز کے ذریعہ استغاثہ
- ☆ دعا اور نماز کے ذریعہ استغاثہ
- ☆ دعا کے ساتھ آپؑ کی خدمت میں استغاثہ
- ☆ دعا کے ساتھ آپؑ کی خدمت میں استغاثہ

(١) الاستغاثة اليها عليها السلام

بالصلاة و الدعاء

عن الصادق عليه السلام: اذا كانت لاحدكم استغاثة الى الله تعالى، فليصل ركعتين، ثم يسجد و يقول:

يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، يَا عَلِيُّ يَا سَيِّدَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ، بِكُمَا اَسْتَغِيثُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالَى، يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ اَسْتَغِيثُ بِكُمَا، يَا غَوْثَاهُ بِاللّٰهِ وَ بِمُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ - و تعدّ الائمة عليهم السلام - بِكُمْ اَتَوَسَّلُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالَى.

فانك تغاث من ساعتك ان شاءالله تعالى.

(٢) الاستغاثة اليها عليها السلام

بالصلاة و الدعاء

عن الصادق عليه السلام: اذا كانت لك حاجة الى الله تعالى و تضيق بها ذرعاً، فصلّ ركعتين، فاذا سلّمت كبّر الله ثلاثاً، و سبّح تسبيح فاطمة عليها السلام، ثم اسجد و قل مائة مرة:

يَا مَوْلَاتِي فَاطِمَةُ، اَغِيثِينِي.

(۱) دعا اور نماز کے ذریعے استغاثہ

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ میں سے کوئی اگر بارگاہ ایزدی میں استغاثہ کرنا چاہتا ہو، تو اسے چاہیے کہ دو رکعت نماز پڑھے، پھر سجدہ میں جا کر کہے:

اے محمدؐ، اے رسول اللہؐ، اے علیؑ، اے مومن مردوں اور عورتوں کے آقا اور سردار! آپ کے توسل سے، بارگاہ ایزدی میں مدد کا طلبگار ہوں، اے محمدؐ، اے علیؑ، آپ کے توسل سے، بارگاہ ایزدی میں فریاد کرتا ہوں، اے فریادرسی کرنے والے خدا، محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ اور تمام آئمہ کے توسل سے آپ کی بارگاہ میں استغاثہ کرتا ہوں۔

اسی لحظہ میں انشاء اللہ آپ کی حاجات پوری ہوں گی۔

(مکارم الاخلاق: ج ۲، ص ۱۱۹)

(۲) نماز و دعا کے ذریعے استغاثہ

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے، جب بھی حاجت رکھتے ہو، اور اس حاجت میں سخت محتاج ہو، تو دو رکعت نماز بجا لاؤ، نماز کے بعد تین بار تکبیر پڑھو، پھر سجدہ میں جا کر سو مرتبہ یوں کہو:

اے میری مولا و آقا فاطمہؑ! میری فریادرسی فرمائیں۔

ثم ضع خدّک الأيمن على الارض و قل مثل ذلك، ثم عد الى السجود و قل ذلك مائة مرة و عشر مرّات، و اذكر حاجتك، فان الله يقضيها.

(٣) الاستغاثة اليها عليها السلام
بالصّلاة و الدعاء

تصلّى ركعتين، ثم تسجد و تقول: يٰا فٰاطِمَةُ ـ مائة مرة، ثم تضع خدّک الايمن على الارض و قل مثل ذلك، و تضع خدّک الايسر على الارض و تقول مثله، ثم اسجد و قل ذلك مائة و عشر دفعات، و قل:

يٰا اٰمِناً مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْكَ خٰائِفٌ حَذِرٌ، اَسْأَلُكَ بِاَمْنِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَ خَوْفِ كُلِّ شَيْءٍ مِنْكَ، اَنْ تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تُعْطِيَنِي اَمٰاناً لِنَفْسِي وَ اَهْلِي وَ مٰالِي وَ وَلَدِي، حَتّٰى لاٰ اَخٰافُ اَحَداً وَ لاٰ اَحْذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَبَداً، اِنَّكَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

پھر دائیں طرف سے رخسار کو زمین پر رکھیں اور مذکورہ ذکر سو مرتبہ تکرار کریں۔ پھر دوبارہ سجدہ میں جا کر ایک سو دس (۱۱۰) مرتبہ وہی ذکر پڑھیں پھر اپنی حاجات کا ذکر کریں خداوند متعال آپ کی حاجت کو بر لائے گا۔

(بحار الانوار: ج ۱۰۲، ص ۲۵۴)

(۳) نماز کے ساتھ استغاثہ

اوّلاً دو رکعت نماز بجالائیں، پھر سجدہ میں جائیں اور سو مرتبہ پڑھیں، یا فاطمہؑ، یا فاطمہؑ پھر دائیں رخسار کو زمین پر رکھ کر سو مرتبہ اسی ذکر کو دہرائیں، پھر بائیں رخسار کو زمین پر رکھ کر سو مرتبہ وہی ذکر دہرائیں، پھر سجدہ میں جا کر مذکورہ ذکر ایک سو دس مرتبہ پڑھیں اور پھر کہیں:

اے وہ ذات جو ہر چیز سے محفوظ ہے اور ہر چیز تجھ سے خوف و ہراس میں ہے، میں سوال کرتا ہوں تیرے ہر چیز سے محفوظ ہونے اور ہر چیز کو تیری ذات سے خوف و ہراس کے لاحق ہونے کے ذریعے سے کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود بھیج، اور مجھے میرے خاندان سے میرے اموال، اور میرے فرزندوں کی جانوں کی حفاظت فرما، میں نہ کسی سے ڈروں نہ خوف کھاؤں کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(مکارم الاخلاق: ج ۲، ص ۱۱۸)

(۴) الاستغاثة اليها عليها السلام

بالدعاء

تقول خمسمائة و ثلاثين مرة:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ فاطِمَةَ وَ اَبِيها، وَ بَعْلِها وَ بَنِيها، بِعَدَدِ ما اَحاطَ بِهِ عِلْمُكَ.

(۵) الاستغاثة اليها عليها السلام

بالدعاء

اِلٰهي بِحَقِّ فاطِمَةَ وَ اَبِيها، وَ بَعْلِها وَ بَنِيها، وَ السِّرِّ الْمُسْتَوْدَعِ فِيها.

(۴) دعا کے ساتھ استغاثہ

پانچ سو مرتبہ کہیں اللہ تعالیٰ، فاطمہؑ اور ان کے باپؐ، شوہرؑ اور ان کے فرزندوں پر اپنے علم کے محیط کے مطابق درود بھیج۔

(فاطمة الزهراؑ بهجة قلب المصطفیؐ، ص۲۵۲)

(۵) دعا کے ساتھ استغاثہ

بارالہا! فاطمہؑ اور انؑ کے والد اور شوہرؑ اور بیٹوں اور ان میں امانت رکھے گئے حق کی وساطت سے التجا کرتا ہوں۔

(فاطمة الزهراؑ بهجة قلب المصطفیؐ، ص۲۵۲)

مطبوعات امامیہ پبلیکیشنز

نام کتاب	مصنف / مؤلف	قیمت
☆ احسن المقال نمبر 1	شیخ عباس قمی	200
☆ احسن المقال نمبر 2	شیخ عباس قمی	225
☆ اقتصادنا نمبر 1	آیت اللہ شہید باقر الصدر	150
☆ انتخاب طبری	علامہ سید صفدر حسین نجفی	140
☆ تذکرۃ الاطہار	علامہ شیخ مفید	160
☆ توضیح المسائل	امام خمینی	120
☆ تعقیبات نماز (چھوٹی)		5
☆ تعقیبات نماز (بڑی)		10
☆ تعقیبات نماز (مترجم)		8
☆ [illegible] تشیع	سید حسین [illegible] جعفری	175
☆ حدیث کساء (آرٹ پیپر)		12
☆ دعائے کمیل (آرٹ پیپر)		20
☆ دعائے توسل		15
☆ دعائے کمیل، حدیث کساء، زیارت وارث، دعائے توسل		35
☆ دعائے ندبہ (ایک منظوم ترجمہ میں)		20
☆ دعائے عہد پاکٹ سائز		8
☆ رہنمائے زائرین	سید صفدر حسین رضوی	150
☆ زیارت ناحیہ		20
☆ سیرت امیر المومنین حصہ اول	علامہ مفتی جعفر حسین	200
☆ سیرت امیر المومنین حصہ دوم	علامہ مفتی جعفر حسین	130
☆ سیرت النبی	آقائے جعفر سبحانی	175
☆ سیرت سید الشہداء جلد 1	عماد زادہ اصفہانی	190
☆ سیرت سید الشہداء جلد 2	عماد زادہ اصفہانی	175
☆ سورہ یٰسین (آرٹ پیپر)		12
☆ سورہ یٰسین (آفسٹ)		8
☆ سرچشمہ حکمت مجلد	عبدالواحد آمدی	225
☆ شادی کے مسائل مجلد	علی اکبر [illegible]	150
☆ صحیفہ کاملہ	علامہ مفتی جعفر حسین	175
☆ صحیفہ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام		150
☆ صحیفہ امام رضا علیہ السلام		175
☆ مفاتیح الجنان	شیخ عباس قمی	175
☆ نہج البلاغہ	علامہ مفتی جعفر حسین	225
☆ نماز جعفر طیار		60
☆ نہج القرآن		30
ارشاد القلوب	شیخ ابو محمد حسن دیلمی	80
آئین زندگی	حسین علی منتظری	35
اسلامی اخلاق کا جدید اسلوب	محمد آصف محسنی	60
[illegible]	شیخ محمد جواد مغنیہ	15
انقلاب اسلامی کی فکری بنیادیں	شہید مرتضیٰ مطہری	22
استفتاء	سید علی [illegible]	20
انقلاب مہدی	[illegible]	60

نام کتاب	مصنف / مؤلف	قیمت
[illegible]	علامہ شیخ عباس قمی	30
[illegible] کا تقابلی جائزہ 1	شیخ حسین [illegible]	35
[illegible] کا تقابلی جائزہ 2		35
استعمار اسلامی سرزمین میں	آیت اللہ سید حسن [illegible]	30
اسلام میں عورت کا کردار	[illegible]	20
امام جعفر صادق اور مذاہب اربعہ		40
[illegible]		50
اسلام میں تعلیم و تربیت	شہید مرتضیٰ مطہری	85
امام رضا کی سیاسی زندگی	جعفر مرتضیٰ عاملی	90
آیۂ تطہیر	سید صفدر حسین نجفی	6
[illegible]	شہید مرتضیٰ مطہری	70
پیام فدک	سید محمد جعفر زیدی شہید	30
برصغیر میں علمائے امامیہ کا اسلوب تفسیر	سید مرتضیٰ حسین	20
بچے کی تربیت		30
[illegible]	آقائے تقی فلسفی	30
[illegible] (حضرت امام حسین علیہ السلام) [illegible]		75
تعلیم دین نمبر 1	ابراہیم امینی	35
تعلیم دین نمبر 2	" "	40
توحید اسلامی	محمد آصف محسنی	25
تربیت کے اسلوب	[illegible]	60
تربیت اولاد	آقائے تقی فلسفی	30
تہذیب نفس	علامہ طالب جوہری	70
[illegible]		70
[illegible]	سید مرتضیٰ حسین	35
توبہ	آیت اللہ دستغیب	22
[illegible]		15
[illegible]	[illegible]	20
[illegible]	علی شریعتی	75
چہل حدیث ([illegible])		10
[illegible] کا کردار	علی دوانی	20
حقوق اسلام	علامہ سید صفدر حسین نجفی	22
[illegible]	سید عابد حسین [illegible]	22
حکومت مہدی	آیت اللہ [illegible] شیرازی	6
[illegible]	[illegible]	20
حقیقت کیا ہے	[illegible]	60
[illegible]	محمد [illegible]	30
حکومت اسلامی کی اساس	شہید باقر الصدر	25
[illegible]	سید عابد حسین [illegible]	30
[illegible]		10
[illegible]	علامہ طالب جوہری	30
[illegible]	سید [illegible]	70
زندگی نمبر 1	[illegible]	130
زندگی نمبر 2	[illegible]	130

نام کتاب	مصنف / مؤلف	قیمت
سرچشمہ حکمت غیر مجلد	عبدالواحد آمدی	180
سایۂ آفتاب	محمد حسین [illegible]	45
[illegible]	علامہ شیخ محمد رضا مظفر	50
سیرت حسن مجتبیٰ	خواجہ محمد لطیف انصاری	100
شیعہ کون	ڈاکٹر [illegible]	10
[illegible]	محمد صادق الصدر	50
[illegible]	محمد جوادی	25
عظمت امیر المومنین	علامہ سید علی حسین [illegible]	30
[illegible]	سید علی [illegible]	25
[illegible]	سید [illegible] شرف الدین	90
[illegible]	سید حسین [illegible]	6
[illegible] ہے		50
[illegible]	ڈاکٹر [illegible]	80
[illegible]	[illegible]	20
[illegible]	[illegible]	100
مجالس امام حسین	محمد حسین [illegible]	110
[illegible]	سید [illegible]	20
[illegible]	محمد [illegible]	40
مقام ولایت	شہید مرتضیٰ مطہری	30
[illegible]	علامہ [illegible]	40
[illegible]	[illegible]	60
نوجوان کیا کریں؟	آقائے تقی فلسفی	25
نوجوانوں کے جنسی مسائل	ڈاکٹر [illegible]	60
نظام حیات انسانی	علامہ طالب جوہری	30
[illegible]		55
والدین و اولاد کے حقوق	علامہ [illegible]	25
[illegible] عقل و فطرت کی روشنی میں	شہید باقر الصدر	25
[illegible]		7
[illegible]		15
[illegible] زندگی	شہید مرتضیٰ مطہری	30
[illegible] حسین	[illegible]	30

زیر طبع کتب

[illegible]	صحیفہ امام حسین علیہ السلام
[illegible] علیہ السلام	شیخ [illegible]
[illegible]	

امامیہ پبلی کیشنز اور دیگر اداروں کی کتب
ارزاں قیمت پر حاصل کرنے کیلئے ایک ہی نام

العصر اسلامک بک سنٹر
35۔ حیدر روڈ اسلام پورہ لاہور
فون: 7119027

العصر آڈیو ویڈیو سنٹر: مختلف ذاکرین و علمائے کرام کی تقاریر و مجالس کے آڈیو ویڈیو کیسٹ، دروس، دعائے کمیل، حدیث کساء، توسل وغیرہ [illegible] کے ترانے بھی دستیاب ہیں۔ نوحہ جات اسلامی ڈرامے ایرانی فلمیں اردو ڈبنگ کے ساتھ اور مجالس کی آڈیو ویڈیو سی ڈیز بازار سے بارعایت تھوک و پرچون دستیاب ہیں۔